فتاویٰ مفتی محمود

جلد یازدہم

Fatawa Mufti Mahmood Vol.11

By

Maulana Mufti Mahmood

ISBN : 978-969-8793-74-6

قانونی مشیر سید طارق ہمدانی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

ضابطہ

نام کتاب : فتاویٰ مفتی محمود (جلد یازدہم)

سال اشاعت : نومبر ۲۰۰۹ء

ناشر : محمد ریاض درانی

باہتمام : محمد بلال درانی

سرورق : جمیل حسین

کمپوزنگ : مشتاق حسین

جمعیت کمپوزنگ سنٹر اردو بازار لاہور

مطبع : اشتیاق اے مشتاق پریس لاہور

قیمت : 200/- روپے

فہرست

شعبہ سیاسیات

لڑکوں کو اپنے وفات یافتہ والد کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے

جس شخص کے کپڑے ناپاک تھے لیکن لوگوں نے جبراً نماز کے لیے آگے کر دیا ہو تو اب کیا کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) مسمی ولد ... فوت ہو گیا ہے اور اپنے پیچھے زید اور بکر کو چھوڑا اور یہ دونوں بھائی قربانی کرتے ہیں گوشت کا ایک حصہ اپنے والد کی طرف سے اور ایک ایک حصہ اپنی طرف سے اور تیسرا حصہ گھر میں استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ قربانی ان کے والد کی طرف سے ہو جاتی ہے یا نہیں۔

سائل کی زبانی معلوم ہوا کہ کل تین حصے قربانی کے کرتے ہیں ایک ایک حصہ اپنی طرف سے اور ایک حصہ باپ کی طرف سے قربانی کرتے ہیں۔

(۲) ایک شخص مسمی اللہ دوایا جس کے کپڑے ناپاک ہیں اس کو مجبوراً امامت کے لیے کھڑا کر دیا گیا وہ امامت کرا سکتا ہے یا نہیں۔

عبدالرؤف متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

(۱) اگر اپنی خوشی سے کسی مردہ کو ثواب پہنچانے کے لیے قربانی کرتا ہے تو یہ جائز ہے۔ اور اس کے گوشت میں سے خود کھانا کھلانا بھی حسب منشا درست ہے جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔ قربانی کے گوشت کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کر دے۔ خیرات میں ترقی سے کمی نہ کرے لیکن اگر کسی نے تھوڑا گوشت خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں۔ بہرحال صورت مسئولہ میں یہ طریقہ جائز ہے۔

(۲) ناپاک کپڑوں میں امامت درست نہیں۔ امام کو صاف کہہ دینا چاہیے کہ میرے کپڑے ناپاک ہیں۔ ایسے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ جس کے کپڑے ناپاک ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲ محرم ۱۳۹۲ھ

یزید اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو جہنمی کہنا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کچھ اصحاب کا خیال ہے کہ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان

﴿ج﴾

اولاً درین کراہتش شک شدہ است۔ ثانیاً نجاست وشک مستلزم ناپاکی روغن از روے شرع نشدہ است۔ چنانکہ در کتب فقہ صورت پاک کردن چیزے نجس مذکور است۔ لہٰذا ایں چنیں روغن بلاشک وشبہ باید خورد۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر
۲۰ رجب ۱۳۷۸ھ

کیا عورتوں کو کوٹ پہننا جائز ہے

﴿س﴾

بخدمت جناب مفتی صاحب دام ظلکم۔ سلام مسنون قبول ہو بعد ازیں عرض ہے کہ عورتوں کے واسطے کوٹ پہننا جائز ہے یا نہیں۔ فقط والسلام

حافظ عبدالقیوم مرزی بلڈنگ چنیوٹی حارث آباد لائل پور شہر

﴿ج﴾

اگر کوٹ میں تشبہ بالرجال کی صورت نہ ہو مثلاً عورتوں کا مخصوص کوٹ ہو جس کی وجہ سے وہ مردوں کے کوٹ سے ممتاز ہو سکتا ہے تو اس کا پہننا جائز ہے ورنہ بوجہ تشبہ بالرجال کے جائز نہ ہوگا یہ جاننا ضروری ہے چونکہ آج کل جدید طرز کی فاسقات عورتیں ہی اکثر کوٹ پہنتی ہیں۔ اگرچہ ان کا کوٹ مردوں کے کوٹ سے ممتاز ہوتا ہے لیکن پھر بھی لباس فسق سے اجتناب کرتے ہوئے اس کو نہ پہننا ہی اولیٰ اور اقرب الی التقویٰ ہوگا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ

والد اگرچہ باطل پرست بیٹے کا ساتھ دیتا ہو لیکن دوسرے بیٹے کو باپ کے حقوق میں کمی نہ کرنا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو بھائی ہیں۔ چھوٹا متعصب بریلوی خیالات کا ہے اور علماء دیوبندی بزرگان دین کو کافر کہتا ہے اور بڑا بھائی دیوبندی عقائد کا ہے اور ان کا باپ چھوٹے بھائی کی حمایت کرتا ہے اور اسے اس قسم سے نہیں روکتا۔ بڑا بھائی یہ چاہتا ہے کہ میں باپ سے الگ ہو جاؤں تاکہ اس قسم کے قبیح کلام کی سماعت سے بچ جاؤں اور باپ کی خدمت بدستور کرتا رہوں لیکن باپ الگ ہونے کی اجازت نہیں دیتا تو کیا وہ والد کے تحت اس قسم برے عقائد سے سمع خراشی کرتا رہے اور بھائی و باپ کی عقائد میں

مخالف ہوتا ہے یا نافرمان ہوکر باپ کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کرتا ہے۔ اسے کون سی صورت اختیار کرنی چاہیے۔ بینوا توجروا

المستفتی بندہ محمد بخش شجاع آبادی

﴿ج﴾

اگر باپ چھوٹے بھائی کی مدد کرتا ہے تو بڑے بھائی کو باپ کی اجازت کے بغیر بھی ان سے الگ ہو جانے کی اجازت ہے۔ لیکن وہ باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک میں کوتاہی نہ کرے۔ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق الحدیث۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

پہلا بچہ تین ماہ کا ہو اور دوبارہ حمل ہو جائے کیا اس صورت میں اسقاط حمل جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک عورت کا تین ماہ کا بچہ ہے دوبارہ اسے آثار حمل ہے اس صورت میں اسقاط حمل جائز ہے یا نہیں۔ کیونکہ اس بارے میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر عزیزی میں سورۃ تکویر کی آیت و اذا الموؤدة سئلت میں مقدمہ کے جواز میں تفصیلاً ذکر فرماتے ہیں۔

دوست محمد [illegible] ملتان

﴿ج﴾

بعض روایات کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حمل چار ماہ گزرنے سے پہلے ساقط کر دینا ادویہ سے درست ہے۔ کما فی الحاشیة علی الهدایة ص ۴۹۲ ج ۴ اما فی زماننا یجوز وان استبان الخلق وعلیه الفتوی۔ پس صورت مسئولہ میں اگر ضرورت شدیدہ ہے اور مدت تین ماہ ہے یعنی حمل کو صرف دو ماہ گزرے ہیں تو اس حالت میں ساقط کرنے میں کام نہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد اسحاق غفر اللہ لہ

بحالت مجبوری ڈاکٹر کو ستر دکھانا جائز ہے، عورتوں کے سامان زیب و زینت کی تجارت جائز ہے

جس چیز کی تجارت پر حکومت نے پابندی عائد کی ہو اگرچہ فی نفسہ جائز ہے لیکن بچنا اولیٰ ہے

﴿س﴾

گرامی خدمت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ارشاد فرمائیے کہ ذیل مسئلہ کے

استفتا کی حکومت ضرورت ہے۔ لہٰذا عرض کر رہا ہوں احقر العباد عبد الرؤف متعلم مدرسہ اشرفیہ سنگار پور نمبر ا

استفتاء اس مسئلہ میں علماء دین اور شرع متین کیا فرماتے ہیں کہ

(۱) جب کوئی بواسیر والی بیماری یا اور کوئی ایسی بیماری ہو جو کہ اس کا دوا کرنا سوائے عورت غلیظہ کے دیکھنے کے نہیں ہوتا۔ حکیم کو عورت غلیظہ کے دیکھنے میں اور دوا کرنے میں شرع شریف میں اجازت ہے یا نہیں۔

(۲) تجارت مرغی اور مستورات کے زنانہ والی ولیے والی چیز ہو زنانہ سنگار کی چیزیں ہیں شرع شریف میں یہ تجارت جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) اگر کسی چیز کی تجارت کو حکومت ممنوع قرار دے تو اس چیز کی تجارت کرنا جائز ہوگا یا نہ اور وہ عنداللہ باغی شمار ہوگا یا نہ۔

﴿الجواب﴾

(۱) بحالت مجبوری صرف قدر ضرورت کو حکیم دیکھ سکتا ہے اور بلا ضرورت اس سے تجاوز جائز نہیں۔

(۲) جائز ہے۔

(۳) فی نفسہ اگرچہ جائز ہے لیکن حکومت کے انتظام میں اس کا تعاون کرنا چاہیے اور اپنے نفس کو ذلیل ہونے سے بچانا بھی اس پر فرض ہے۔ اگر پکڑا گیا تو ذلیل ہوگا۔ اس لیے اس سے احتراز کیا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

۱۳ ذی قعدہ ۱۳۷۰ھ

اگر ایک بھائی نے معاملہ میں اپنا وعدہ پورا کیا تو دوسرے پر بھی ایفائے عہد لازم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کی حویلی استحصال اراضی میں بکر نے خالد کے نام کرائی۔ بعد نام کرانے کے عارضی طور پر بکر نے زید سے سات صد روپیہ کی تحریر کروائی اور خرچہ استعمال کا تین صد روپیہ وصول کرلیا۔ اس شرط پر کروائی کہ جب زمین کا قبضہ حکومت نے دیا تو پھر سات سات صد روپیہ ادا کریں گے اور وعدہ کیا بکر نے زید کے ساتھ اگر خیر رہے پنجہ پارٹ نمبر ۲ تو مربع نمبر ۱۵ کے پہلے قطعہ سے تین کنال کی ۱۰ مرلہ اور باقی زمین چالیس مربع سے پوری کریں گے۔ کل رقبہ زید کا گیارہ کنال گیارہ مرلہ ہے۔ پہلے تو بکر نے زید سے یہ دھوکہ کیا کہ مربعہ جیسی کہی اسی پلاٹ بتایا۔ دوسرا یہ دھوکہ کیا کہ سات صد والی تحریر کے پیچھے لکیر کھینچ کر تین صد روپیہ مشین کیڑے والی کی خود بکر نے تحریر لکھ دی۔ تیسرا یہ دھوکہ کیا کہ کیے ہوئے وعدہ سے پھر گیا۔ یہ زید بکر وغیرہ

حقیقی بھائی ہیں۔ اگر بکر زید کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو توڑے تو ان پر شرعی مواخذہ ہوگا یا نہ۔ بکر کے توڑتے ہوئے عہد پر جو علی الاعلان لکھی پڑھی ہے اس سے انکار کر جائے۔ تو ان پر شرعاً مواخذہ ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا

عبدالصمد ساکن کوٹ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

الجواب

زید بکر اور خالد کا آپس میں جو معاہدہ رضامندی سے طے ہوا تھا اس کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔ اگر بکر معاہدہ کے مطابق زید کو اپنا حق نہیں دیتا تو زید اپنا حق وصول کرنے کا شرعاً مجاز ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ

وصیت کی مذکورہ صورت میں وارثوں پر ایک درہم صدقہ کرنا واجب ہے

السؤال

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ زید مثلاً بمرض موت خود وصیت کرتا ہے کہ میری وفات کے بعد میرے مال سے فی اللہ کچھ مال صدقہ کریں۔ پس زید کی وفات کے بعد زید کی اولاد صغیر موجود ہیں اور مال بھی قرض سے زیادہ ہے۔ کیا وصیت شخص موصوف کی نافذ ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوگی تو کب ہوگی۔

اگر ایک علاقہ جس میں پانچ سو خانہ بدوش رہتے ہیں کیا ان پر صلوٰۃ عیدین و صلوٰۃ جمعہ لازم ہے یا نہیں۔

اسماعیل شاہ محمد بلوچستان

الجواب

علی القول المفتی بہ صورت مسئولہ میں ایک درہم شرعی کا صدقہ کرنا واجب ہے اور بس۔ بحر الرائق ص ۳۰۸ ج ۸ اور عالمگیری ص ۱۰۵ ج ۶۔ جمعہ کی نماز اس قسم کی جگہ میں ادا نہیں ہوتی اور نماز عید بھی۔ بحر الرائق ص ۱۳۹ ج ۲

واللہ اعلم

مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر
۲۴ ذی قعدہ ۱۳۷۷ھ

وکذا لو زرعها بتاویل الخ

وفی البزازیۃ علی ہامش العالمگیریۃ ص ۸۶ ج ۴ (باب المصرف) ولو بلغ المال الخبیث نصاباً لا یجب فیہ الزکاۃ لان الکل واجب التصدق۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) واضح رہے کہ یہ عقد اجارہ کو فاسد ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ ایسی صورت میں پرورش کنندہ کو جانور کا مالک کھانے وغیرہ کی قیمت اور اجر مثل پرورش ادا کرے گا اور جانور سارے کا سارا مالک کو ہوگا اور مالک اس کی بیع ہر وقت کر سکتا ہے اور اس سے خریدنے والے شخص کو اس جانور کی قربانی جائز ہے لیکن اگر یہ پرورش کنندہ اس جانور کو اپنے نام پر لے لے بدیں طور کہ مطابق اجارہ فاسدہ نصف جانور کو اجرت شمار کر کے لے لے اور نصف آخر مالک سے خرید لے اور دونوں ایسا کرنے پر رضامند ہو جائیں تو ایسا کرنا جائز ہے اور جو نصف جانور اس کو اجرت میں دیا گیا ہے وہ اس کا مملوک ملک خبیث کے ساتھ بن جائے گا اور اس کے لیے طیب نہ رہے گا۔ اب اگر کوئی تیسرا شخص اس جانور کو اس شخص سے خرید لے اور اس سے قربانی کرنا چاہے تو اس کے متعلق مولانا تھانوی صاحب اصلاح الرسوم کے آخر میں نیز بہشتی زیور ص ۳۵ ج ۳ پر اور مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب نے فتاویٰ دار العلوم ص ۱۶۷-۱۶۸ ج ۱-۲ پر تصریح کر دی ہے کہ اس مشتری کی قربانی اس جانور سے درست نہیں ہے۔ اس کی دلیل بھی ان حضرات نے انہیں مقامات پر ذکر کی ہے وہیں دیکھیں لیکن مجھ ناقص عقل والے کو ان کی دلیل سمجھ میں نہیں آئی۔ میری ناقص سمجھ میں تو آتا ہے کہ صورت مسئولہ میں پرورش کنندہ سے خریدنے والے کی قربانی اس جانور پر درست ہونی چاہیے۔ کیونکہ پرورش کنندہ پورے جانور کا مالک بن گیا ہے۔ نصف حصے کو تو وہ مالک سے خرید چکا ہے اور بقایا نصف اجرت میں لے چکا ہے گو یہ اجارہ فاسدہ ہے اور اس میں اجر مثل اور قیمت کھانے اس کو ملنی چاہیے تھی لیکن جب اجرت وہی دی گئی جو متعین تھی اور مالک نے رضامندی سے وہی کو جائز کیا ہے لیکن پھر بھی اس نصف کا پرورش کنندہ مالک بن جائے گا۔ اگرچہ ملک خبیث کے ساتھ ہو اور ملک خبیث کی صورت میں جیسے کہ بیع فاسد میں ہوتا ہے جب اس کو فروخت کر لیا جائے تو گو فروخت کرنا مکروہ ہے لیکن پھر بھی بتصریح فقہاء کرام مشتری کے لیے اس کا استعمال کرنا طیب اور حلال ہے اور وہ ملک صحیح کے ساتھ اس کا مالک بن جاتا ہے۔ لہذا قربانی درست ہونے میں کون سا امر مانع ہے۔ کما قال فی البحر الرائق ص ۹۵ ج ۶ اعلم ان المشتری فاسداً لا یطیب للمشتری ویطیب لمن انتقل الملک منہ الیہ بکون الثانی ملکہ بعقد صحیح بخلاف المشتری الاول فانہ یحل لہ التصرف فیہ ولا یطیب لہ لانہ ملکہ بعقد فاسد۔

وقال فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۹۸ ج ۵ بخلاف البیع الفاسد فانہ لا

يطلب له لفساد عقده ويطلب للمشتري منه لصحة عقده وقال الشامي تحته بخلاف المشتري شراء فاسدا اذا باعه من غيره بيعا صحيحا فان الثاني لا يؤمر بالرد وان كان البائع مامورا به لان الموجب للرد قد زال ببيعه لان وجوب الرد بفساد البيع حكمه مقصور على ملك المشتري وقد زال ملكه بالبيع من غيره كذا في شرح السير الكبير للسرخسي من الباب الخامس بعد المائة ۔ اجارہ فاسدہ بھی اس حکم میں بیع فاسد جیسا ہے۔ بہرحال معاملہ پیچیدہ ہے۔ محض ہماری ناقص رائے پر اعتماد نہ کر لینا چاہیے دیگر معتمد علماء سے استفسار کر کے عمل کر لینا چاہیے۔ هذا ما عندنا ولعل عند غيرنا احسن من هذا واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

(۴) یہ المعروف کالمشروط کے تحت آتا ہے۔ لہٰذا ناجائز ہے۔ كما هو مصرح في كتاب الاجارة من الشامية والفتاوى الرشيدية وغيرهما فانظره۔

(۵) واضح رہے کہ اگر محض خارش ہوتی ہے کوئی زخم وغیرہ نہیں ہوا ہے یا زخم ہوا ہے لیکن وہ اچھا ہو گیا ہے اور اس کا کوئی نشان باقی نہیں رہ گیا ہے تو ایسی صورت میں صلح کے اندر کوئی مال یا دنبہ وغیرہ لینا ناجائز ہے۔ دنبہ وغیرہ کا اسے مالک پر رد کرنا ضروری ہے اور اس کا کھانا نیز اس سے انتفاع لینا درست نہیں ہے۔

ہاں اگر دنبہ وہ لوگ مانگتے نہیں ہیں اور نہ صلح مقرر ہوئی ہے صرف محبت بڑھانے کی خاطر اگر بطور دعوت یا محبت کے دے دیتے ہیں مشروط نہیں ہے تو درست ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔ كما هو الظاهر

قال في العالمگيرية ص ۲۶۱ ج ۴ جرح رجلا عمدا فصالحه منه لا يخلو اما ان برأ او مات منها فان صالحه من الجراحة او من الضربة او من الشجة او من القطع او من اليد او من الجناية لا غير جاز الصلح ان برأ بحيث بقي له اثر وان برئ بحيث لم يبق له اثر بطل الصلح الخ

(۶) واضح رہے کہ جو چیز مصلح للبدن ہو وہ مفسد تو ضرور ہے لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ بذریعہ منافذ اصلیہ مثلاً منہ، ناک، حلق، کان، دبر، فرج یا بذریعہ منافذ عارضیہ مثلاً جراحت جائفہ جراحت آمہ کے جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچ جائے۔ تب مفسد ہے اگر دوا یا غذا جوف بطن یا جوف دماغ میں بذریعہ مسامات پہنچ جائے تو مفسد نہیں ہے۔ انجکشن گو مصلح ہے لیکن چونکہ اس کے ذریعہ دوا بذریعہ مسامات جوف بطن یا جوف دماغ میں پہنچتی ہے لہٰذا مفسد صوم نہیں ہے۔

(۶) كما قال في البرجندي شرح مختصر الوقاية ص ۲۱۷ ج ۱ او وصل دواء الى

چاہیے اس کی صراحت کسی نے نہیں ہو تو وہ عبارت درکار ہے، ورنہ اس کی علت بھی مل جائے تو بہت فائدہ ہوگا۔

(۳) قربانی کے جانور کو لٹاتے ہوئے اگر ٹانگ ٹوٹ جائے اور یہ واقعہ ذبح کرنے سے متصل پہلے رونما ہو تو اس کی قربانی جائز ہوگی اس پر جزئیہ مطلوب ہے۔

(۴) قربانی کا جانور اگر ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش کر لیا جائے تاکہ اسے ذبح کی تکلیف زیادہ محسوس نہ ہو تو بے ہوشی جانور میں عیب شمار ہوگی یا نہیں۔ اس پر جزئیہ مطلوب ہے۔

(۵) قرآن پاک کو تلاوت سے پہلے چومنا کیسا ہے۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل بھی نقل کیا ہے۔ اس کی اصل عبارت اور بحر شامی یا بحر الرائق سے اس کی تحقیق درکار ہے۔

(۶) نمازوں میں سورتیں ترتیب سے پڑھی جائیں۔ اس کے لیے فتح القدیر اور شامی وغیرہ کی عبارات اور اس ترتیب کا حکم مع اختلاف مطلوب ہے۔

﴿ذبح﴾

(۱) گوشت کھانا حلال ہے لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اگر دیگر شرائط ذبح سر دے کے سارے موجود ہوں۔ کما قال فی القدوری ومن بلغ بالسکین النخاع او قطع الرأس کرہ لہ ذلک وتوکل ذبیحتہ۔ وفی البدائع ص ۶۰ ج۵ فان نخع او سلخ قبل ان تبرد فلا بأس باکلھا لوجود الذبح بشرائطہ۔

(۲) ذبح کرتے وقت سارا سر یک دم کاٹنا مکروہ ہے۔ نیز حرام مغز تک چھری کا پہنچانا بھی مکروہ ہے۔ حدیث میں اس سے نہی آئی ہے۔ فقہاء نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ بلاضرورت جانور کو اس سے زیادہ تکلیف پہنچتی ہے اور حدیث میں ذبیحہ کے ساتھ احسان کرنے اور اس کو راحت پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کما قال فی البدائع ص ۶۰ ج۵ لان السنۃ فی ذبح الحیوان ما کان اسھل علی الحیوان واقرب الی راحتہ والاصل فیہ مارویناعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ تعالٰی عزشانہ کتب الاحسان علی کل شئی فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ ولیحد احدکم شفرتہ ویرح ذبیحتہ۔

وفیھا ایضاً ص ۶۰ ج۵ (ومنھا) الاکتفاء بقطع الاوداج ولا یبلغ بہ النخاع وھو العرق الابیض الذی یکون فی عظم الرقبۃ ولایبان الرأس ولو فعل ذلک یکرہ لما فیہ من زیادۃ ایلام من غیر حاجۃ الیھا وفی الحدیث الا لا تنخعوا الذبیحۃ والنخع القتل الشدید حتی یبلغ النخاع۔ وھکذا فی العالمگیریہ ص۲۸۶ ج۵

اور جانب طریق ثانی ہے سو اگر ایسا ہے تو یہ فعل حرام ہے۔ اما الطریق الاول فلما فی رد المختار مکروهات الذبائح الی ان قال اور اگر یہ دونوں طریقے نہیں بلکہ کسی مباح طریقہ سے اس جانور کے خاصے کو معطل کر دیا جاتا ہے تو وہ بھی دو وجہ سے ناجائز ہے۔ اول اس وجہ سے کہ

(۵) قرآن پاک کا چومنا جائز ہے۔ طحطاوی ہمارے پاس نہیں ہے تاکہ اس کی عبارت نقل کی جائے۔ ہاں در مختار و شامی کی عبارت درج کی جاتی ہے۔ قال فی الدر المختار مع شرحه الشامی ص ۳۸۴ ج ۶ وفی القنیة فی باب ما یتعلق بالمقابر تقبیل المصحف قیل بدعة لکن روی عن عمر رضی الله عنه انه کان یاخذ المصحف کل غداة ویقبله ویقول عهد ربی و منشور ربی عزوجل وکان عثمان رضی الله عنه یقبل المصحف ویمسحه علی وجهه وقال الشامی تحت (قوله و منشور ربی) قال فی القاموس المنشور الرجل المنتشر الامر وما کان غیر مختوم من کتب السلطان والمراد کتاب ربی فقیه تجرید عن بعض المعنی اھ

امداد الفتاوی ص ۱۲۶ ج ۴ پر مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ قرآن شریف کو بوسہ دینے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں یہ ارشاد فرماتے ہیں ضروری نہیں لیکن ادب و احترام کا طریق ہے اور جائز ہے۔

(۶) نمازوں میں سورتوں کو پڑھنے کے کئی طریقے ہیں۔ کچھ اولیٰ ہیں کچھ جائز ہیں اور کچھ مکروہ ہیں۔ نہ معلوم آپ کو کون سی صورت کا حکم مع اختلاف دریافت کرنا مقصود ہے۔ ویسے تمام صورتوں کا ذکر کرنا اور ان کو قید تحریر میں ایک وقت لانا بڑا مشکل ہے۔ بعض صورتیں مع احکام لکھی جاتی ہیں۔ دو سورتوں کو ایک ہی رکعت میں پڑھنا خلاف اولیٰ ہے ویسے جائز ہے۔ ان دو سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھنا جن میں ایک یا متعدد سورتیں فاصل ہوں مکروہ ہے۔ دو رکعتوں میں ایسی دو سورتوں کو پڑھنا جن میں ایک صورت فاصل ہو تو مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے اگر ایک سورت طویل فاصل ہو تو مکروہ نہیں ہے اور ایک سورۃ قصیر فاصل ہو تو مکروہ ہے۔ اس سے زائد سورتیں فاصل ہوں تو بالاتفاق مکروہ نہیں ہے۔

کما قال فی فتح القدیر ص ۲۹۹ ج ۱ ولو جمع بین سورتین فی رکعة لا ینبغی ان یفعل ولو فعل لا باس به والانتقال من آیة من سورة الی آیة من سورة اخری او من هذه السورة بینهما آیات مکروه وکذا الجمع بین سورتین بینهما سور او سورة فی رکعة اما فی الرکعتین فان کان بینهما سور او سورتان لا یکره وان کان سورة قیل یکره وقیل ان کانت طویلة لا یکره کما اذا کانت سورتان قصیرتان۔

ایک رکعت میں ایک سورت پڑھی جائے یا ایک ہی رکعت میں دو سورتوں کو کسی طرح پڑھ لیا جائے تو

ہیں یا کہ نہیں۔ کیا دوسری مسجد والے شرعی طور پر مسجد ضرار کے حکم میں ہے کہ نہیں وہ لوگ مجرم ہیں کہ نہیں جو صرف جمعہ کی وجہ سے قوم میں باہمی تفرقہ ڈال رہے ہیں۔

(۳) یہ جو رات کو لوگ شبینہ پڑھتے ہیں اور لاؤڈ اسپیکر استعمال کرتے ہیں جس میں قرآن پڑھنا یا سننا ضروری ہے تو جو لوگ رات کو اپنی بیویوں سے ہم بستری کرتے ہیں وہ ایسی حالت میں بامر مجبوری قرآن پاک سنتے ہیں کیا یہ جرم نہیں ہے اگر ہے تو کیا ان کو روکا جائے یا کہ نہیں۔ اگر روکتے ہیں تو وہ لوگ لڑتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ علماء نے اجازت دی ہے کیا یہ صحیح ہے۔ صبح کو درس قرآن بھی لاؤڈ اسپیکر پر ہوتے ہیں حالانکہ لوگ اس وقت بیت الخلاء میں اکثر جاتے ہیں اور وہ ہیں ان کے کانوں میں قرآن پاک کی آواز آتی ہے تو کیا اس میں پڑھنے والے یا سننے والے کو کوئی گناہ ہے۔

(۴) چونکہ پاؤ ڈاک خانہ میں مدرسہ یا مسجد یا کسی ادارہ کاروباری رقم رکھنا جائز ہے کہ نہیں۔ جبکہ اس رقم سے سودی کاروبار ہوتا ہے جو کہ نص قطعی سے حرام ہے۔

(۵) ایک آدمی جان بوجھ کر تو نہیں کھچواتا لیکن غیر اختیاری اور چپکے سے اس کا فوٹو اتار لیا جاتا ہے باوجود اس کے منع کرنے کے بھی منع نہیں ہوتے جیسا کہ شادی وغیرہ میں ہوتا ہے۔ خاص کر نکاح خواں تو اس میں ضرور پھنستا ہے تو اس صورت میں کیا وہ مجرم ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) متوفی عبدالعزیز کا کل ترکہ بہتر حصے ہو کر تفصیل مذکورہ کے مطابق موجودہ ورثاء میں تقسیم ہوگا۔ عبدالعزیز کا لڑکا جو اس سے پہلے فوت ہو گیا ہے اس کی لڑکی اپنے دادا کے ترکے سے حصہ نہیں پائے گی۔ اسی طرح عبدالعزیز کا بھائی گل محمد جو اس سے پہلے فوت ہو چکا ہے اس کی اولاد بھی اپنے چچا کے ترکہ میں حقدار نہیں ہیں۔ عبدالعزیز کی دوسری گھر والی صرف اپنے حصہ کی حقدار ہے۔ زائد حصہ جو اس کا خاوند اس کو دینا چاہتا ہے وہ لینے کی حقدار نہیں ہے۔ وہ مکان یا اس کی قیمت مندرجہ بالا طریقے کے مطابق تقسیم کی جائے۔

(۲) جمعہ کی نماز بند کرنا امام اور اہل محلہ کی رضامندی پر موقوف ہے۔ جمعہ کی نماز جاری رکھنا چاہیں تو بھی جائز ہے۔ دوسری مسجد کو مسجد ضرار کا حکم دینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔

(۳) شبینہ لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنا اسی طرح درس قرآن بلا ضرورت شدیدہ جبکہ درس دہندہ کی آواز بغیر لاؤڈ اسپیکر کے سنائی دیتی ہو لاؤڈ اسپیکر پر دینا یہ دونوں اعمال زمانہ سلف صالحین میں نہیں ہیں ان دونوں کو بند کر دینا چاہیے۔

(۴) اگر ضرورت شدیدہ سے بنک میں رقم رکھی جائے اور سخت ضرورت کی حالت میں کرنٹ کھاتہ میں رکھنے کی گنجائش ہے۔

(۵) فوٹو کھنچوانا جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

جس زمین کو نہری پانی دیا جائے اس میں عشر واجب ہوگا یا نصف عشر، پیران وغیرہ جو معتبر ہیں ان کو ہاتھ لگانا یا کسی سے مالش کروانا، کیا استاد کا بچوں کو مارنا اور زدوکوب کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) زمین نہری آبپاشی کی پیداوار پر عشر واجب ہے یا بیسواں حصہ ہے۔

(۲) گھٹنوں سے اوپر زیر ناف کو ہاتھ لگانا بہ نیت ثواب کیسا ہے۔ جو کہ ہم بطور تبرک بزرگ زیارت کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ایسا کرتے ہیں یا اکثر صاحب اقتدار لوگ یا علماء وقت کو ہاتھوں پاؤں کی مالش کرتے ہوئے کپڑوں کے اوپر سے واقعہ ہوتا ہوا دیکھا جو کہ عبارت میں ظاہر کیا گیا ہے درست ہے یا نہیں۔

(۳) یہ کہ ہم تو جتنا قادر ہو کوشش میں وہاں تک استاذ کی قدر کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں اب بات یہ ہے کہ کس حد تک استاذ حکمران ہو سکتا ہے۔ مثلاً تربیت بچوں کے لیے زدوکوب و حکمران ہونا از حد ضروری یا دنیاوی جس میں ان بچوں کا فائدہ ہو درست ہے یا نہیں۔

حقیر حافظ محمد مدرس مدرسہ قرآن مجید اوکاڑہ آباد نو ستم (؟) ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

(۱) نہری زمین کی پیداوار پر عشر یا نصف عشر دونوں واجب ہیں۔ یعنی اگر بارش کے پانی سے کھیتی کو سیراب کیا تو دسواں حصہ اور اگر چاہی یا نہری پانی سے سیراب کیا ہے تو بیسواں حصہ عشر واجب ہے۔ کیونکہ نہری پانی کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔

(۲) نابالغ اور بے ریش لڑکوں سے بدن دبوانا جہاں موضع تہمت ہو یا موقع تہمت نہ ہو بلکہ خوف شہوت ہو ہر دو صورتوں میں ناجائز ہے اور جوان آدمی سے بدن دبوانا گھٹنوں تک بلا اختلاف جائز ہے اوپر اختلاف ہے

احتیاط ترک میں ہے۔ عالمگیری ص ۳۷۲ ج ۵ باب الثامن من الکراھیۃ

ضرورت کے وقت دفع شرارت کے لیے قدر مناسب ضرب تادیب کے لیے جائز ہے۔ ان حدود کے خلاف انتقام لینے کے لیے یا سخت غصہ میں مارنا جائز نہیں یا اندازہ سے زائد زدوکوب بھی جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، سودی کاروبار کرنے والے شخص سے تجارت کی غرض سے رقم قرض لینا، نقد اور ادھار کی قیمت میں کمی بیشی کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ

(۱) بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں اور بعض حضرات جائز قرار دیتے ہیں اور جواز دینے کے لیے سبب فقد الخمس بیان کرتے ہیں اور حضرت طحاوی کا قول ہے اور صاحب درمختار کا بھی جواز کا قول ہے اس مسئلے کا جواب تفصیل مع حوالہ جات کتب معتبرہ جواب دیجیے اور اس مسئلہ میں ہمارے علاقہ میں بہت زیادہ فساد کا خطرہ ہے۔

(۲) زید کا کوئی رشتہ دار سود کا کاروبار کرتا ہے اور زید اپنے بھائی سود خوار سے بطور قرض کچھ رقم لے کر تجارت کرتا ہے کیا زید کے لیے یہ رقم جو اپنے بھائی سے بطور قرض لی ہے حرام ہے یا حلال ہے اور کیا زید کو یہ مال کسی طریقہ سے بھی حلال ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۳) ایک چیز ہے جس کی قیمت ایک روپیہ ہے اور اس چیز کو نقد میں ایک روپیہ دیتا ہے اور ادھار پر دو روپیہ کی یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ اس میں کوئی شبہ سود کا تو نہ ہوگا۔

﴿ج﴾

(۱) تفصیل حوالہ جات کی فی الحال فرصت نہیں ہے۔ البتہ قول مفتی بہا اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ زکوٰۃ کا مال اوساخ (میل کچیل) اور گندگی کی قسم سے ہے۔ بنو ہاشم بوجہ قرابت نبویہ کے محترم و مکرم ہیں۔ لہٰذا ان کو ہدایا و تحفہ و تحائف سے امداد کیا جائے۔ حیث قال الشارح مسلم فقیر غیر ھاشمی ولا مولاہ اس میں صاف تصریح ہے کہ زکوٰۃ اس فقیر کو دی جائے جو ہاشمی نہ ہو اور ہاشمی کا آزاد شدہ غلام بھی نہ ہو۔

ان الاسلام يرغب في زيادة النسل وتكثيره لان كثرة النسل تقوي الامة الاسلامية اجتماعيا واقتصاديا وحربيا وتزيدها عزة ومنعة۔ اسلام نے نسل بڑھانے کی ترغیب دی ہے کیونکہ کثرت نسل سے امت اسلامیہ کو اجتماعی، اقتصادی اور جنگی فائدہ ہوتا ہے۔ نیز اس سے امت کی عزت و طاقت بڑھتی ہے۔

اذا كانت هناك ضرورة شخصية تحتم تنظيم النسل فللزوجين ان يتصرفا طبقا لما تقتضيه الضرورة وتقدير هذه الضرورة متروك لضمير الفرد ودينه۔

جب کسی کو شخصی طور پر ضبط ولادت کی سخت ضرورت پیش آجائے تو ایسی صورت میں میاں بیوی بقدر ضرورت یہ تصرف کر سکتے ہیں لیکن اس ضرورت کا معیار اس شخص کا اپنا ضمیر اور اس کا ایمان ہے۔

لا يصح شرعا وضع قوانين تجبر الناس على تحديد النسل باي وجه من الوجوه

شریعت میں ایسے قوانین جاری کرنا جس کے ذریعے لوگوں کو کسی طریقہ پر ضبط ولادت پر مجبور کیا جائے جائز نہیں ہے۔

ویسے آج کل جدید طریقے اور ادویات جس کا بے تحاشا استعمال ہو رہے ہیں ان کے متعلق مختصر تفصیل یہ ہے
اگر کسی قسم کی مانع حمل چیز ہو یا اپریشن وغیرہ ہو جس کی وجہ سے عورت میں حمل ٹھہرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے یا مرد میں حمل ٹھہرانے کی صلاحیت و قابلیت ختم ہو جائے تو یہ بالاتفاق شرعاً حرام ہے جیسا کہ مرد کا خصی کرنا حرام ہے۔ بخاری شریف میں ۵۰۷۳ کی حدیث ہے۔ سمعت سعد بن ابي وقاص يقول رد رسول الله صلى الله عليه وسلم على عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصينا یعنی جناب نبی کریم نے عثمان بن مظعون کو اہل و عیال سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے روکا۔ اگر آپ ان کو اس کی اجازت دے دیتے تو ہم خصی بن جاتے۔ فتح الباری میں اس کی وجہ بتائی گئی ہے کہ خصی بننے سے نسل کم ہو کر مسلمان تھوڑے رہ جاتے اور کافر زیادہ ہو جاتے تو یہ بعثت محمدی علی صاحبہا الف الف تحیہ کے مقصود کے خلاف ہو جاتے۔ كما قال في الفتح والحكمة في منعهم من الاختصاء ارادة تكثير النسل ليقل المسلمون بانقطاعه ويكثر الكفار فهو خلاف المقصود من البعثة المحمدية۔ درمختار کے حاشیہ پر ص ۲۵۱ ج ۵ پر ہے۔ خصاء بني آدم حرام بالاتفاق۔

اور اگر اس قسم کا مانع حمل طریقہ ہو یا دوا ہو جس کے ذریعہ سے نطفہ رحم میں پہنچ جانے کے بعد یا خون جمنے یا گوشت کا لوتھڑا بن جانے کے بعد اس کو ضائع کر دیا جائے اور اس کو ختم کیا جائے تو یہ بلا ضرورت شدیدہ جائز نہیں ہے اور سخت ضرورت کی وجہ سے بھی اس وقت تک جائز ہوتا ہے کہ ابھی حمل پر ایک سو بیس دن نہ گزرے ہوں ورنہ اتنی مدت کے بعد اس کا اسقاط ہرگز جائز نہیں ہے اور وہ سخت ضرورت جس کی وجہ سے

(ج)

مروجہ طریقہ سے ان رسوم کے ساتھ ختنہ کی دعوت کرنا خطوط بھیج کر بلانا اور جمع کرنا بالکل خلاف سنت ہے۔ مسند احمد میں حسن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو کسی نے ختنہ میں بلایا۔ آپ نے تشریف لے جانے سے انکار فرمایا آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی آپ نے جواب دیا کہ ہم لوگ عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کبھی ختنہ میں نہ جاتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت میں جس امر کا اعلان اور اہتمام ضروری نہیں اس کے لیے لوگوں کو جمع کرنا بلانا خلاف سنت ہے۔ اس میں اور بہت سی رسمیں آ گئی ہیں۔ ان کے نیچے لمبے چوڑے اہتمام ہوتے ہیں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اصلاح الرسوم میں ان مفاسد کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ آخر میں لکھتے ہیں کہ غرض ان خرافات ومعاصی کو موقوف کرنا چاہیے۔ جب بچے میں قوت برداشت دیکھی جائے چپکے سے نائی کو بلا کر ختنہ کرا دیں۔ جب اچھا ہو جائے غسل کرا دیں اگر گنجائش ہے اور بار بھی نہ ہو اور پابندی بھی نہ کرے اور شہرت ونمود اور طعن اور بدنامی کا بھی خیال نہ ہو شکریہ میں دو چار اعزہ احباب یا مساکین کو ماحضر کھلا دے۔ اللہ اللہ خیر صلا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سات ماہ کی کمیٹی میرے نام دوسرے ماہ نکل آئی اب زکوٰۃ ساری رقم کی ادا کروں یا واجب الادا رقم منہا کر کے، زکوٰۃ سے متعلق متعدد سوال وجواب، شادی سے متعلق متعدد مسائل، بچوں کے سر پر سے سرخ مرچ اتار کر آگ میں ڈالنا، بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا، بڑا گوشت کھانا

(س)

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) میں نے مبلغ ۲۵ روپے ماہوار کمیٹی ڈالی ہوئی ہے۔ ابھی صرف ۲۰۰ روپیہ ادا کیے ہیں لیکن کمیٹی جو کہ ۷۰۰ روپے کی ہے میرے نام کی نکل آئی ہے یعنی ۷۰۰ روپیہ میں سے میں نے صرف ۲۰۰ روپیہ ادا کیے ہیں اور ۵۰۰ روپے ۲۵ روپے ماہوار کے حساب سے ادا کرنے ہیں لیکن ۷۰۰ روپے وصول کر لیے ہیں کیا مجھے ۲۰۰ روپے پر زکوٰۃ دینی پڑے گی یا پورے ۷۰۰ روپے پر۔

(۲) ایک کمیٹی جو کہ ۲۰۰ روپے کی ہے میں ۱۰ روپے مہینہ کے حساب سے ڈالتا ہوں ابھی صرف دس کمیٹیاں ادا کی ہیں یعنی ۱۰۰ روپیہ کمیٹی والوں کے پاس جمع ہوا ہے اور کمیٹی میری نام ابھی تک نہیں نکلی۔ کیا مجھے ۱۰۰

درست نہ ہوگا۔

کما قال فی الدر المختار (باب المصرف) دفع الزکاة الی صبیان اقاربه برسم عید او الی مبشر او مهدی الباکورة جاز الا اذا نص علی التعویض۔

وقال الشامی تحته (او مهدی الباکورة) هی الثمرة التی تدرک اولا قاموس قیده فی التتارخانیة بالتی لا تساوی شیئا و مفهومه انها لو لها قیمة لم یصح عن الزکاة ثم رأیت ط ذکر مثله وزاد الا ان ینزل المهدی منزلة الواهب ای لانه لم یقصد به اخذ العوض وانما جعلها وسیلة للصدقة فهو متبرع بما دفع ولذا لا یعد ما یأخذه عوضا عنها بل صدقة لکن الاحسن لو لم یعطه شیئا لا یرضی بترکها له فلا یحل له اخذها والذی یظهر انه لو نوی بما دفع الزکاة صحت نیته ولا تبقی ذمته مشغولة بقدر قیمتها او اکثر اذا کان لها قیمة لان المهدی وصل الی غرضه من التهدیة سواء کان ما اخذه زکاة او صدقة نافلة ویکون حینئذ اعطی ترک التهدیة فلیتأمل جلد ۲ ص ۹۳ ج ۲) اگر کسی شخص نے اپنے کسی عمل کو حصول زکوٰۃ فطرات چرم قربانی وغیرہ کا ذریعہ بنایا ہو تو اس کو زکوٰۃ فطرات چرم قربانی وغیرہ دیے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کا دینا تو کوئی ان کے ذمہ واجب نہیں ہے۔

(۲) اگر واقف نے کتابوں کی خاطر کچھ حصہ وقف کیا ہو تو کتابیں اس سے خرید سکتے ہیں ورنہ نہیں اور اگر مسجد کی ضروریات کے لیے چندہ کیا گیا ہے تو اس چندہ کی رقم سے با اجازت چندہ دہندگان کتابیں برائے وقف خریدی جا سکتی ہیں۔

(۳) مسجد اگر آباد ہے تو اس کے وقف شدہ مال کو کسی دوسرے کار خیر میں صرف کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر مسجد غیر آباد ہوگئی ہو یا اہل مسجد کے پاس سے چلی گئی ہو تو ایسی صورت میں اس کے اوقاف کسی دوسری مسجد پر خرچ کیے جا سکتے ہیں۔ اس کو بھی کسی دوسرے کار خیر میں صرف نہیں کر سکتے۔

کما قال فی العالمگیریة ص ۴۷۸ ج ۲ سئل شمس الائمة الحلوانی عن مسجد او حوض خرب ولا یحتاج الیه لتفرق الناس هل للقاضی ان یصرف اوقافه الی مسجد آخر او حوض آخر قال نعم ولو لم یتفرق الناس ولکن استغنی الحوض عن العمارة وهناک مسجد محتاج الی العمارة او علی العکس هل یجوز للقاضی صرف وقف ما استغنی عن العمارة الی عمارة ما هو محتاج الی العمارة قال لا کذا فی المحیط۔

(۴) اور اس کی اجرت لینی جائز ہے۔ معلومیت اجرت شرط ہے۔ کذا فی امداد الفتاویٰ ص ۴۹۷ ج ۳۔

(۵) مسجد میں درخت آم کے پھلوں کی قیمت مسجد پر خرچ کی جائے گی۔ مسجد میں لگایا ہوا درخت مسجد پر وقف شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر اس درخت کے بونے والے کی نیت معلوم نہ ہو تو اسکے حاصل بھی بحکم اوقاف مسجد کی طرف مسجد پر ہی صرف کیے جائیں گے۔ کما قال فی العالمگیریۃ ص ۴۷۳ ج ۲ واذا غرس شجرا فی المسجد فالشجر للمسجد۔ وفیہا ایضا ص ۴۷۷ ج ۲ سئل نجم الدین عن رجل غرس تالۃ فی مسجد فکبرت بعد سنین فاراد متولی المسجد ان یصرف ہذہ الشجرۃ الی عمارۃ بئر فی ہذہ السکۃ والغارس یقول ہی لی فانی ما وقفتہا علی المسجد قال الظاہر ان الغارس جعلہا للمسجد فلا یجوز صرفہا الی البئر ولا یجوز للغارس صرفہا الی حاجۃ نفسہ کذا فی المحیط. فی فتاوی سمرقند مسجد فیہ شجرۃ تفاح یباح للقوم ان یفطروا بہذا التفاح قال الصدر الشہید رحمہ اللہ تعالی المختار انہ لا یباح کذا فی الذخیرۃ۔

(۶) جن صورتوں میں اوپر لکھ دیا گیا ہے کہ امام کو اس میں سے دینا جائز ہے ان صورتوں میں دینے والے متولی پر ضمان آتا ہے۔ امام پر یہ قرض شمار ہوگا یا مدرسہ شریف میں کسی دوسرے مصرف پر خرچ کیا گیا ہے تو اس صورت میں بھی متولی خرچ کرنے والے پر اس کا ضمان آئے گا۔ باقی دلالی کی اجرت لینی جائز ہے۔ کما قال فی العالمگیریۃ ص ۴۹۲ ج ۲ ولو اشتری القیم بغلۃ المسجد ثوبا ودفع الی المساکین لا یجوز وعلیہ ضمان ما نقد من مال الوقف کذا فی فتاوی قاضی خان۔

(۷) یہ صورت سمجھ میں نہیں آئی۔

(۸) اگر یہ غنم باقاعدہ پستان رکھتا ہے جس سے دودھ بھی آتا ہے حتی کہ اس کے استعمال کرنے کے متعلق فتوی حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تو اس کو ذکر بکرا کس بنا پر کہہ رہے ہیں اگر یہ خنثی ہو یعنی اس کا آلہ بھی ہو اور فرج بھی ہو اور دیگر علامات سے ذکر و مونث میں سے ایک جانب کو ترجیح حاصل نہ ہوئی ہو تب دودھ آنا بشرطیکہ بکری کے دودھ کے مشابہ ہو اس کے مونث بکری ہونے کی ترجیح ہے اور یہ غنم خنثی مونث کہلائے گا اور اس کا دودھ پینا درست ہوگا ورنہ نہیں۔ کما قال فی الدر المختار فی الرضاع مع شرحہ رد المحتار ص ۲۱۹ ج ۳ لا (لبن رجل) ومشکل الا اذا قال النساء انہ لا یکون علی غزارتہ الا للمرأۃ والا لا (جوہرۃ) وقال فی الدر المختار علی ہامش الشامی ص ۴۲۷ ج ۱ (کتاب الخنثی) وان ظہر لہ ثدی او لبن او حاض او حبل او امکن وطؤہ فامرأۃ الخ

(۹) جن صورتوں کو ناجائز لکھا گیا ہے ان صورتوں میں خاموش نہ رہنا چاہیے کیونکہ منکر کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کما فی الحدیث من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان او کما قال۔

(۱۰) مدرسہ کے لیے وقف شدہ زمین میں میت دفنانا جائز نہیں۔ ہاں اگر واقف نے تصریح کر دی ہو کہ اس میں مدرسہ کے علماء یا طلباء وغیرہ دفن کیے جائیں یا ابتداء سے ہی قبرستان کے لیے مختص کی ہے تو اس میں دفن کرنا درست ہے۔ بدون تصریح واقف مدرسہ کی مجلس شوریٰ کی اجازت سے مدرسہ کے لیے وقف شدہ زمین میں کسی میت کو اگرچہ عالم فاضل ہو بھی دفنانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ جس مصرف کے لیے کوئی زمین وقف ہوئی ہو اس کو کسی دوسری غرض کے لیے استعمال میں لانا درست نہیں ہے۔ مثلاً قبرستان کو مدرسہ بنانا یا بالعکس وغیرہ وغیرہ ولان شرط الواقف کنص الشارع وقال فی العالمگیریۃ ص ۴۷۰ ج ۲ سئل القاضی الامام شمس الائمۃ محمود الاوزجندی عن مسجد لم یبق له قوم وخرب ما حوله واستغنی الناس عنه هل یجوز جعله مقبرة قال لا وسئل هو ایضا عن المقبرة فی القری اذا اندرست ولم یبق فیها اثر الموتی لا العظم ولا غیره هل یجوز زرعها واستغلالها قال لا ولها حکم المقبرة کذا فی المحیط۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

نافرمان بیٹا سخت گناہ گار ہے، باپ کے مال پر سے ناجائز قبضہ ختم کرے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میرا ایک لڑکا میرا سخت مخالف ہے ہر وقت مجھے تنگ کرتا ہے اور میرے مال پر ناجائز قبضہ کر لیا ہے ایسے شخص کا شرعاً کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

بشرط صحت سوال ایسا شخص سخت گنہگار اور عاصی ہے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ والدین کی نافرمانی نہ کرے اور والدین کی مخالفت ترک کر دے۔ والدین کی اطاعت فرض ہے اور نافرمانی کرنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ قرآن مجید میں والدین کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ والد کے مال پر ناجائز قبضہ کرنا جائز نہیں اس شخص پر لازم ہے کہ وہ یہ مال اپنے والد صاحب کو واپس کر دیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بلا ثبوت شرعی کسی کو گناہ میں متہم کرنا بہت بڑا گناہ ہے

مدارس کے عرف کے مطابق مدرس تمام سال کی تنخواہ کا حقدار ہے

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کہ ایک دینی مدرسہ میں ایک حافظ صاحب تقریباً آج سے پونے چار ماہ بغرض تدریس مدرسہ میں آئے۔ مدرسہ کے سابق مدرس چونکہ ماہ کی تعطیل پر چلے گئے تھے تو حافظ صاحب چند دن کے بعد چونکہ مدرسہ کے مہتمم جو کہ عالم ہیں اور تبلیغی جماعت کے فرد ہیں۔ مہتمم صاحب اول کسی کام کے سلسلہ میں کچھ دنوں کے لیے چلے گئے تو حافظ صاحب نے کچھ آدمیوں کو بتلایا کہ بچے کہتے ہیں کہ مہتمم صاحب ہم سے برا فعل کرتے ہیں ان حضرات نے حافظ صاحب کو خاموش رہنے کی تلقین کی کیونکہ اس میں مدرسہ اور دین کا سخت نقصان ہے۔ ہم تحقیق کریں گے مہتمم صاحب کی واپسی پر مہتمم صاحب سے تحقیق کی گئی اور ان حضرات کو تسلی ہوگئی۔ مہتمم نے دلجوئی کے طور پر حافظ صاحب کو کہا آپ نے بلاوجہ ایک بہت بڑے فتنے کو شروع کر دیا۔ میں ٹھیک ہوں یا بدبیہ سب حال کو معلوم ہے آپ نے خواہ مخواہ بیچ میں پڑ کر دین کو نقصان پہنچایا تو حافظ صاحب نے کہا جو ہو لیا سو ہو گیا آئندہ معافی چاہتا ہوں آپ معاف کریں میری طرف سے کسی قسم کی آپ کو شکایت نہ ہوگی۔ ان دنوں مہتمم صاحب اکثر جماعت میں وقت لگانے یا اپنے شیخ کی خدمت میں آتے جاتے رہے۔ ایک دفعہ مدرسہ واپسی ہوئی۔ حافظ صاحب نے شام کی نماز پڑھائی نماز قرأت میں معنوی اول بدل کی وجہ سے فاسد ہوگئی تو کہا گیا نماز لوٹا دو ساتھ ہی یہ مسئلہ بیان ہوا کہ جس آدمی کی نمازیں پانچ سے زیادہ ہوں اور ترتیب قائم ہو تو جب تک وہ قضاء نہ پڑھ لے ادا بھی نہیں ہوتی ہاں اداء کی نماز کا بھی وقت تنگ ہو تو ادا پہلے پھر اس پر حافظ صاحب نے کہا یہ مسئلہ میں نے کبھی نہیں سنا اس کو بہشتی زیور سے مسئلہ دکھایا گیا تو کہا یہ کتابوں میں لکھے ہوئے مسائل پر کون عمل کرے۔ ایسے طور سے مہتمم صاحب پھر کسی کام کو باہر چلے گئے تو حافظ صاحب نے ایک بکری خریدی جو کہ تمام رہائشی والے کمرے تک باندھنا شروع کیا اور عوام سے چارہ مانگنا شروع کیا بھی دودھ مہتمم کو نہ دیا جائے گا اس پر لوگوں نے مہتمم کو شکوہ دیا تمام ماجرا مدرسے کے مہتمم صاحب نے حافظ صاحب کے سامنے تحریری ضوابط پیش کیے تو حافظ صاحب برہم ہو گئے کہ تم نے میرے نکالنے کی سازش کی ہے۔ میں کسی پابندی کو برداشت نہیں کر سکتا مجھے اگر نکالا گیا تو میں وہ طریق اختیار کر سکتا ہوں کہ جیسے مدرسہ کی ایک شہرت ہے اور مدرسہ کو نقصان پہنچے [illegible] بدوں بحران مدرسے نے مدرسہ کو تعطیلات کر دیں اور حافظ صاحب کو فارغ کر دیا۔ حافظ صاحب نے قریب کی بستی میں تعلیم دینا شروع کیا اور اعلانیہ مہتمم صاحب کے بارے میں پروپیگنڈہ شروع کر دیا جو فقرہ حافظ کشیدہ ہے اس کا مطلب یہ تھا پہنچا کہ مہتمم نے میرے سامنے اپنی بدکاری کا خود اقرار کیا ہے۔ مسجد میں بیٹھ کر قسمیں کھا کر کہا کہ واقعی یہ بات سچ ہے

گھر میں پہنچے تو والدین نے بچوں سے تحقیق کی انھوں نے کہا کہ حافظ صاحب جھوٹ بولتے ہیں تو مختلف والدین نے بچوں کو سمجھا کر مختلف جمعہ کے مواقع پر عوام کے سامنے مسجد میں مہتمم کی طرف سے معافی پیش کر دی۔ ایک صاحب جو کہ چار ماہ سے تبلیغ میں گئے ہوئے تھے ان کے بچوں کو بھی غلط طور پر ملزم ٹھہرایا جب وہ واپس آئے تو حافظ صاحب نے ایک شریف عادل آدمی کو بتایا کہ صاحب مذکور جب آئے تو ان سے معلوم ہوا کہ مہتمم نے ان کے بچوں سے ایسا ظلم کیا ہے تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ حالانکہ ان کو جب اس قصہ کی خبر دی تو اس نے اپنے بچوں سے تحقیق کی تو وہ بچوں کو ساتھ لے کر جمعۃ الوداع کے موقع پر عوام کے سامنے مسجد میں مہتمم کی معافی پیش کر دی۔ چند دن قبل ایک شریف عادل آدمی سے حافظ صاحب کہتے ہیں کہ میری تنخواہ ۱۵ روپے ماہوار ہے۔ مہتمم کو لکھو کہ ۷۰ روپے کر دیں اس کے دوسرے دن مہتمم نے حافظ صاحب کو فارغ کر دیا مگر ۲۷ رمضان کو جب اس نائب مہتمم نے مہتمم کی عدم موجودگی میں پچھلے ماہ کا تقریباً حساب سب ایک کر دیا چاہا تو اپنی تنخواہ مقررہ سے چالیس ۲۲ رمضان کو وہاں سے فارغ ہو کر جب اپنی پیدائشی بستی میں آئے تو وہاں مسجد میں قسمیں کھا کر تقریر مہتمم کو مطعون کیا اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے میری رمضان شریف کی تنخواہ باقی ہے میں ہر جگہ مطعون کروں گا اس پر پمفلٹ سے جمعیۃ اور جماعت کی بظاہر کافی بدنامی ہوئی ہے اور ابھی تک دور ہو رہا ہے اور کہا ہے کہ نائب مہتمم نے مجھے چیک لکھ دی تھی کہ آپ کو رمضان شریف کی تنخواہ دیں گے مگر مہتمم انکاری ہے اور حافظ کے پاس چیک موجود نہیں۔ مہتمم اسی قصبہ کا اصل باشندہ ہے اس کی تقریباً ۳۲ سال عمر ہے اس سے کبھی آج تک اس کے بارے میں شک و شبہ والی بات نہیں سنی گئی۔

صورت مذکورہ پر ذیل کے جوابات مرقوم فرمائیں۔

(۱) حافظ الشریف مہتمم کا مجرم ہے اور اس کی کیا سزا ہے۔

(۲) اخبار کتبہ و جلسے سے یہ مہتمم کی طرف سے اپنے جرم کا اعتراف بنتا ہے۔

(۳) کیا حافظ صاحب تہمت کی حد کے سزاوار ہیں اور دورِ حاضر میں شرعی حد قائم نہ ہونے کی وجہ سے اور سزا کی کیا صورت ہے۔

(۴) یہ جو پمفلٹ لکھا ہے یہ جرم ہے اور کیا سزا ہے۔

(۵) اس کا مسجد میں جھوٹی قسمیں کھانا اور عوام کو شبہات میں ڈالنا اس کا کیا حکم ہے۔

(۶) جو اس کی باتیں سن کر ہاں میں ہاں ملاتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔

(۷) عوام مسلمانوں کو حافظ صاحب سے قطع تعلق ضروری ہے یا نہیں اور جو اس کی تحریک کے بازو ہیں ان سے تعلق کیسا رکھنا چاہیے۔

(۸) حافظ صاحب کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنے کے لیے کیا اس کی توبہ ضروری ہے اگر ضروری ہے تو فقط

یہی کافی ہے کہ آئندہ خاموش رہ جائے یا جہاں جہاں وہ آگ لگا چکے ہیں وہاں اقرار کریں کہ میں نے بلا شرعی تحقیق کے پروپیگنڈہ کیا ہے۔

(۹) توبہ معلوم ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی خاموش نہ ہو تو شرعاً کیا کیا جائے۔

(۱۰) رمضان شریف کی تنخواہ کیا حافظ صاحب کو لینی آتی ہے۔

(۱۱) اگر حافظ صاحب اپنی آنکھوں سے یہ کچھ دیکھ بھی لیتے تو کیا ان کے لیے ستر افضل آتا یا افشا۔

(۱۲) بعض احباب کا خیال ہے کہ اگرچہ رمضان شریف کی تنخواہ کا اس کا بالکل حق نہ ہو لیکن مدرسہ کے چندہ کے علاوہ اگر اس کو اپنی جیب سے چندہ کر کے دے دیں تو شاید وہ فتنہ پردازی ترک کر دے تو کیا یہ رقم دینا جائز ہے۔

سائل انجمن مدرسہ عربیہ موضع [illegible] ڈاکخانہ خاص تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

ج

(۱،۲) جب تک شرعی گواہوں سے الزام ثابت نہ ہو مہتمم مدرسہ کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مہتمم کے کنایہ الفاظ کو اقرار و اعتراف جرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(۳،۴،۵) بر تقدیر صحت سوال حافظ صاحب اس فتنہ پردازی کی وجہ سے سخت گنہگار ہیں ان پر توبہ و استغفار لازم ہے۔ جن لوگوں پر غلط الزامات لگائے ہیں اور ان کی اشاعت کی ہے ان سے بھی معافی مانگیں۔ سزا جاری کرنا حکومت کا کام ہے عوام کو کوئی سزا جاری کرنے کا مجاز نہیں۔

(۶) ان لوگوں کو بھی گذشتہ سے استغفار اور آئندہ احتیاط لازم ہے۔

(۷) اگر فتنہ پردازی کے باوجود فہمائش سے باز نہ آئیں تو ان سے قطع تعلق جائز بلکہ ضروری ہے۔

(۸) توبہ اعلانیہ بہتر ہے بلکہ ضروری ہے کہ جہاں جہاں برائی کا افشا کیا ہے اس کی صفائی کریں۔

(۹) اس کے حق میں دعا کی جائے۔

(۱۰) بقاعدہ عرف مدارس عربیہ تمام سال کام کرنے والا رمضان کی تنخواہ کا مستحق ہوتا ہے لیکن دو ماہ چند دن کام کرنے اور پھر ایسی حرکات کے ارتکاب کی بنا پر خارج ہونے والا رمضان کی تنخواہ کا حقدار نہیں۔

(۱۱) ستر

(۱۲) جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ عبد الستار عفی اللہ عنہ نائب مفتی خیر المدارس ملتان
الجواب صحیح محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی قاسم العلوم ملتان
۱۴ شوال ۱۳۹۶ھ
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ
مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

آدمی تشریف لاتے ہیں جو نہایت معزز اور عزت دار قسم کے ہوتے ہیں ان کی والدہ ناجائز حمل کرا چکی ہے تو پھر ہمیں سخت مجبور کیا جاتا ہے بعض دفعہ ہم بھی اس آدمی کی عزت کا لحاظ رکھتے ہوئے دل چاہتا ہے کہ حمل گرا دیں لیکن پھر خدا سے ڈر لگتا ہے۔ حمل گرانے کی سزا کیا ہوگی۔

مولوی سید نکوز نبی پور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

حمل کا اسقاط چار ماہ گزرنے سے پہلے یعنی جب تک روح نہ آئے بحکم قتل نفس میں نہیں لیکن بلا ضرورت مکروہ ہے ورنہ بوقت ضرورت شدیدہ جائز اور بعد نفخ روح حرام و بحکم قتل نفس ہے کما فی الدر المختار ص ۳۲۹ ج ۲ ویکرہ ان تسعی لاسقاط حملها وجاز بعذر حیث لا یتصور۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ

شب معراج، شب برأت وغیرہ میں چراغاں کرنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض حضرات مثلاً شب برات، شب معراج اور لیلۃ القدر وغیرہ میں چراغاں کو ضروری سمجھتے ہیں از روئے شرع مساجد میں ان راتوں کے اندر چراغاں کرنا یا کرانا جائز ہے یا ناجائز۔ مدلل ومفصل بحوالہ کتب تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مولوی محمد سلیمان صاحب مسجد کرم علی محلہ شاہی بازار حیدرآباد سندھ

﴿ج﴾

چراغاں کرنا ان راتوں میں ضروری نہیں بلکہ اسراف اور فضول خرچی ہے اور بدعت ہے احتراز کرنا لازم ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۷ رمضان ۱۳۹۳ھ

خنزیر کے علاوہ دیگر جانوروں کے بال کا استعمال جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کہ زید برش سازی کا کام کرتا ہے جس کے لیے کچھ جانوروں کے بالوں

کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان جانوروں کے بالوں کے علاوہ کسی جانور کے بال کام نہیں دیتے۔ وہ جانوروں کے
نام یہ ہیں: اول چوہا جو کہ بھورے پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ دوسرا گلہری اور تیسرا اونٹ کیا ان جانوروں کے بال
انسان استعمال کر سکتا ہے یا نہیں۔ بعض اوقات قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ تحریر کرنی پڑتی ہیں اس
کے متعلق مستند وضاحت سے بتائیں اور خنزیر کے علاوہ کوئی جانور بتائیں جس کے بال انسان استعمال نہ کر سکے۔

قاری محمد شریف صاحب

﴿ج﴾

انسان کے بال (کرامت بشر انسانی کی وجہ سے) اور خنزیر کے بالوں کے علاوہ دیگر جانوروں کے بالوں کا
استعمال جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

والدین کی نافرمانی اور ان کو گالی دینا فسق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ محمد افضل خان ولد عنایت خان ساکن بستی چک باب تھانہ
چاولی تحصیل دنیاپور ضلع مظفرآباد آزاد کشمیر کا رہنے والا ہے۔
مسمی مذکور سے والد اور چچا حقیقی اور تمام قرابت والے جو ہیں ان کو ناجائز گالیاں ماں بہن دادی وغیرہ کی
دیتا ہے اور ہر وقت نافرمانی اور بداعمالی میں مبتلا رہتا ہے اور ہمیشہ کے واسطے لڑائی کا اپنا معمول بنا رکھا ہے۔
گزشتہ سال مولوی نذیر دین صاحب نے بھی اس شکایت کی تحقیقات کی اور مسمی مذکور کے ساتھ لوگوں کا سلام
کلام بند کر دیا تھا اور معافی تلافی ہوئی مگر مسمی مذکور باز نہیں آتا۔ اس سال پھر مولوی محمد الیاس صاحب فریقی کے
پاس بھی درخواست موجود ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے اور انہوں نے بھی مسمی مذکور کو کافی سمجھایا مگر پھر اسی طرح ناجائز
حرکات پر برقرار ہے۔ اب استدعا ہے کہ ایسے نافرمان انسان کے متعلق صحیح حدیث پاک کے ساتھ لکھ کر واضح
فرمایا جائے تاکہ بستی ہذا کے لوگوں کو بہت برتاؤ سے رکاوٹ ہو سکے اور والدین کے نافرمان کو جو حد شرعی ہو وہ
لگائی جائے۔ وضاحت کے ساتھ۔

محمد شفیع صاحب مقام بستی بلوسیواک تھانہ چاولی تحصیل علی پور ضلع مظفرگڑھ

﴿ج﴾

والدین کی نافرمانی سخت گناہ ہے اور گالی دینا فسق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں والدین کی اطاعت کا

جاتا ہے اور دوسری مرتبہ دوسرا شخص دوسری قسط ادا کرکے بھی دو صد روپیہ دینے کے بعد ایک ہزار روپیہ وصول کرتا
ہے علیٰ ہذا القیاس تو اس آدمی کو صد روپیہ ادا کرنے کے بعد ایک ہزار روپیہ حاصل کرتا ہے اور دوسرے آدمی اپنی
ہی رقم دس ماہ میں ادا کرکے واپس لے لیتا ہے تو اس صورت میں ہر دو اشخاص نے ہر ماہ قسط ادا کرکے زائد رقم
حاصل کی مگر منتظر القرعہ آدمی کو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کیا یہ صورت شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ نیز الشرع بلا دلیل شرع میں
قرض کی ایسی کوئی صورت موجود ہے کہ مستقرض کچھ روپیہ ادا کرکے مقرض سے قرض حاصل کرے اور نیز اس
میں مستقرض اور مقرض قبل از قرعہ اندازی متعین بھی نہ ہو بلکہ ہر شخص ہر ماہ میں حصول رقم کا خواہشمند ہونے کی وجہ
سے مستقرض اور قسط ادا کرنے کی وجہ سے مقرض ہے۔ نیز شرط ثانی سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ مقرض کو قبل از
مدت معینہ روپیہ واپس لینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ حالانکہ شرع میں مقرض کو ہر وقت مطالبہ کا حق حاصل ہے اس
سے کہ قرض میں مدت رکھنا متروک ہے اور شرط ثالث سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مقرض اس شرط پر قرض دیتا ہے
کہ آئندہ اس سے نفع حاصل کرے۔ آیا قرض پر نفع حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔

کمیٹی کی مذکورہ صورت شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو کیا وجہ ہے تو قرآن و حدیث و فقہاء کرام کی
عبارات سے مبرہن فرماویں۔ بینوا توجروا

المستفتی محمد حنیف مقام [illegible] ملتان شہر

﴿ج﴾

کمیٹی بصورت مذکورہ ناجائز ہے بدو وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس کے اندر قرض کی تاجیل کو لازمی قرار دیا جاتا
ہے یعنی اگر کمیٹی کے ارکان میں سے کوئی رکن اپنی ادا کردہ رقم جو کہ قرض ہے مدت معینہ سے قبل وصول کرنا چاہے
تو اس کو حسب اصول کمیٹی مروجہ وہ رقم نہیں دیا جایا کرتی حالانکہ شرعاً تاجیل قرض لازم نہیں ہوا کرتی جب بھی
مقرض واپس کرنا چاہے تو شرعاً واپس لے سکتا ہے۔ اگرچہ اس نے مقرر کر لی ہو۔ تو چونکہ ضوابط کمیٹی مروجہ میں
التزام مالا یلزم شرعاً لازم ہوتا ہے اور اس میں تغییر حکم شرعی ہے اس لیے کمیٹی ناجائز ہوگی۔ کما قال فی التنویر
ولزم تاجیل کل دین الا القرض۔ دوسری یہ کہ کمیٹی مروجہ میں مقرض اس قرض سے نفع مشروط حاصل کرتا
ہے اور کل قرض جر نفعا حرام۔ فقہاء کا فیصلہ ہے۔ کمیٹی مروجہ میں نفع ظاہر ہے کہ مشروط ہے اگرچہ متردد ہے۔
قرعہ نکلنے کی صورت میں نفع یعنی قرضہ اس کو مل جاتا ہے اور نہ نکلنے کی صورت میں نفع نہیں ملتا ہے۔ بہرحال مشروط
ضرور ہے اگرچہ متردد ہے اور جو نفع قرض میں مشروط ہو یا متعارف ہو وہ ناجائز ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا یہ کمیٹی
ناجائز شمار ہوگا۔ کما قال فی الدرالمختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۲۲۱ ج ۵ وفی الخلاصۃ:
القرض بالشرط حرام والشرط لغو بان یقرض علی ان یکتب به الی بلد کذا لیوفی دینه
وفی الاشباه کل قرض جر نفعا حرام فکره للمرتهن سکنی المرهونة باذن الراهن رفیه

وقالوا اذا لم تكن المنفعة مشروطة ولا متعارفة فلا باس (فی الشامية ص ۱۶۳ ج ۲) وفی الخانية رجل استقرض دراهم واسكن المقرض فی داره قالوا يجب اجر المثل علی المقرض لان المستقرض انما اسكنه فی داره ... الی ان يرد عليه الدراهم اه وهذه كثيرة الوقوع۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

قرآنی آیات کو تعویذ میں لکھ کر اس پر اجرت لینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارہ میں کہ ایک آدمی کلام اللہ کو تعویذ کی صورت میں لکھ کر اس پر اجرت لیتا ہے یا دم کر کے اس پر پیسے لیتا ہے کیا یہ جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

شیر علی ضلع ژوب بلوچستان

﴿ج﴾

ایصال ثواب کے لیے اگر قرآن کو پڑھا جائے تو اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ البتہ کسی بیماری کے لیے اگر بطور تعویذ کے پڑھا اور لکھا جائے تو اس پر اجرت لینا جائز ہے۔ ملاحظہ ہو باب ما جاء فی اخذ الاجر علی التعویذ (ترمذی) باب کیف الرقی (ابوداؤد ص ۵۴۳) فقط واللہ اعلم

محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح نائب مفتی بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ قاسم العلوم ملتان
۳ رجب ۱۴۱۸ھ

ریٹائرمنٹ کے وقت پراویڈنٹ فنڈ وصول کرنا

اگر استاد کرسی پر بیٹھا ہو اور درسی کتابیں نیچے پڑی ہوں کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ (۱) ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپل بورڈ کے محکمے کے ملازمین میں سے فی روپیہ بورڈ پراویڈنٹ کاٹتی ہے۔ پھر فی روپیہ اپنی طرف سے دیتی ہے اور یہ رقم اس کے نام سے بورڈ اپنے پاس جمع رکھتی ہے۔ اس رقم کو پھر بورڈ کسی بنک میں یا بصورت ہوم سرٹیفکیٹ یا کسی تجارتی ادارے کو دے دیتی

ہے جس سے سود ملتا ہے اور وہ بھی سال کے بعد اسی رقم میں جمع کر دیا جاتا ہے کیونکہ مبلغ ۲ روپیہ سالانہ ہوتا ہے۔ سائل کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس میں کتنی رقم سود کی ہے کیونکہ سائل کو یہ رقم اس کی ملازمت سے علیحدہ ہونے کے وقت یک دم ملتی ہے اس کے جواز اور عدم جواز کی تصریح فرما دیں۔

(۲) دوسرے مدارس کی درسی کتابوں میں آیات قرآنی یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی کتابوں میں لکھا ہوتا ہے۔ مدرسہ میں ان کرسیوں پر اوپر بیٹھے ہوتے ہیں اس کے متعلق شرعی کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

(۱) یہ رقم لینی جائز ہے بینک سے لینے کے لیے جمع کرانا جائز نہیں ہے۔

(۲) اگرچہ ایسا کرنا خلاف ادب ہے لیکن عرف اور عموم ہونے کی وجہ سے جواز کا حکم دیا جائے گا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی ناجائز بات کی یقین دہانی نہیں کرانی چاہیے اگرچہ وعدہ کیا ہو

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارہ میں کہ ایک دارالحکومت میں اچھے عہدہ پر عرصہ دراز سے سروس کر رہا ہے۔ اب دارا کی مزید ترقی اور عہدہ ملنے کا حق بنتا ہے۔ دارا نے اپنا حق طلب کیا ہے جس کا جواب اس کو ان کے افسران بالا سے یہ ملا کہ دارا اپنی شرط کو ترک کرے تو اسے ترقی کا عہدہ دے دیتے ہیں۔ دارا کی شرط یہ ہے وہ کہتا ہے کہ جہاں رشوت دینے کا کام ہوگا میں یہ کام بالکل نہیں کروں گا۔ یہ کام آپ چاہے کسی اور سے لیں مجھے اس شرط پر عہدہ لینا منظور نہیں۔ اس کے افسران بالا نے جواب دیا کہ یہ کام ہماری اپنی ذات کی بات نہیں یا آپ کی ذات کا نہیں یہ تو اپنے مالکوں کے لیے ہمیں کرنا ہوتا ہے۔ اس کے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ دارا کہتا ہے کہ مجھ سے ناجائز کام کی تصدیق یا یقین دہانی نہ کرائی جائے تو میں ایسا عہدہ ہرگز قبول نہیں کرتا یہ میری آخرت کا معاملہ ہے میں اسے کیسے قبول کروں۔ کیا مجبوری کی بناء پر اسے اپنی شرط ترک کر کے عہدہ سنبھالنا جائز ہے یا نہیں۔

احمد بخش احسان پور تحصیل کوٹ ادو

﴿ج﴾

رشوت لینا دینا جائز نہیں اور کسی ناجائز کام کی یقین دہانی کرانا درست نہیں۔ اگر وعدہ کر دے تو اس کا ایفا کرنا درست نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عارضی طور پر جو مکان دیا گیا ہو اس کا واپس کرنا واجب ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے تھے تو ان بچوں کے دادا نے عارضی طور پر رحم کھاتے ہوئے ان بچوں کو ایک مکان دے دیا۔ آخر کسی تنازع کی وجہ سے اس مالک مکان نے مطالبہ پر اس عورت نے انکار کر دیا۔ آیا اس مکان کا شرعی رو کے اعتبار سے کون حقدار ہو گا۔

(۲) ایک شخص نے کسی سے دو تولہ سونا جبکہ اس کی قیمت ۲۲ روپے فی تولہ تھی قرض لیا اب سونا کی قیمت صد روپیہ تولہ ہے تو آیا اس شخص کو کون سی قیمت لازم ہو گی۔

﴿ج﴾

(۱) عورت کا مکان پر قابض رہنا جائز نہیں۔ مکان مالک کے حوالہ کرنا لازم ہے۔

(۲) اس شخص پر دو تولہ سونا واپس کرنا لازم ہے اس میں کمی و بیشی کا اعتبار نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بیٹے کی نافرمانی کی وجہ سے اُسے جائداد سے عاق و محروم کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اپنی اولاد میں سے بڑے لڑکے کو فسق اور نافرمانی کی وجہ سے اپنی جائیداد سے محروم کرنا شرعاً جائز ہے یا نہ۔

حافظ محمد حنیف معرفت مولانا نذیر احمد خطیب جامع مسجد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

﴿ج﴾

باپ کو یہ اختیار ہے کہ اپنی زندگی میں بحالت صحت کل جائیداد اپنے چھوٹے لڑکے اور لڑکی کو ہبہ کر دے۔ بڑے بیٹے کو کچھ حق وصول نہیں پہنچتا۔ صحت تقسیم کے لیے ہر حصہ کا جدا کرنا اور بالغین کا قبضہ بھی کرا دینا ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ شرعی سے مثلاً نافرمانی و ایذا رسانی و فسق و ظلم وغیرہ سے بڑے لڑکے کو بے حق کیا تو گناہ بھی نہ ہو گا۔ رجل وهب في صحته كل المال للولد جاز في القضاء ويكون آثما فيما صنع. كذا في

فتاوى قاضي خان وان كان في ولده فاسق لا ينبغي ان يعطيه اكثر من قوته كيلا يصير معينا في المعصية كذا في خزانة المفتين ولو كان ولده فاسقا واراد ان يصرف ماله الى وجوه الخير ويحرمه عن الميراث هذا خير من تركه كذا في الخلاصة (عالمگیری ص ۳۹۱ ج ۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۴ شوال ۱۳۹۸ھ

جائز الفاظ سے تعویذ لکھنا اور عمل کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں نے اپنا مکان ایک شخص محمد مراد کو کرایہ پر دیا ہے۔ کافی عرصہ سے مکان خالی کرانے کی کوشش کر رہا ہوں خالی نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ قرآن پاک کی قسم کھا کر کہا کہ میں تین ماہ بعد خالی کر دوں گا لیکن پھر بھی خالی نہیں کیا۔ لہٰذا ایک مولوی صاحب اپنے عمل کلام پاک کے تعویذ سے مکان خالی کرا رہے ہیں۔ کیا شریعت کے اعتبار سے یہ جائز ہے یا نہیں۔

محمد عاشق [illegible] ملتان

﴿ج﴾

جائز الفاظ سے تعویذ لکھنا اور عمل کرنا جبکہ اس شخص کو ضرر پہنچانا مقصود نہ ہو جائز ہے۔ اس طرح اپنے مکان کو خالی کرنے کے لیے عمل کرنا تعویذ لکھنا درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

محکمہ ٹیلیفون کے ملازمین سے مل کر چوری کرنا ملک وملت سے خیانت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے اپنے گھر میں ٹیلیفون لگوا رکھا ہے اور محکمہ ٹیلیفون کے متعلقہ ملازمین سے ساز باز کر کے حکومت کی مقرر کردہ اجرت کے بغیر ٹیلیفون کو استعمال کر کے حکومت پاکستان کی چوری کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو کیا وہ شخص عنداللہ مجرم ہوگا اور آخرت میں حقوق العباد میں خیانت تصور ہوگی اور اگر توبہ کرے تو کیا سابقہ چوری معاف ہو جائے گی۔ جبکہ اس کی ادائیگی کی قدرت رکھتا ہو یا نہ ہو تو جزو

﴿ج﴾

یہ بہت بڑی خیانت ہے۔ وہ ساری سابقہ اجرت بھی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس جرم کی معافی بھی مانگے۔ محض توبہ کر لینا کافی نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بینک سے وصول شدہ سود کی رقم بطور رشوت دے کر اپنا جائز کام کرانا، امام کا سورۃ فاتحہ کا مغرب کی پہلی رکعت میں آہستہ اور تیسری رکعت میں جہراً پڑھنا، گوشت سے اگر کتا کھا گیا ہو تو باقی کیسے صاف کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) بینک سے وصول شدہ سود کی رقم کسی افسر کو بطور رشوت دے کر اپنا جائز کام مثلاً انتقال اراضی خرید کردہ وغیرہ کرا سکتا ہے کیونکہ سود کا روپیہ جائز ضروریات میں تو صرف نہیں ہو سکتا اور حلال کمائی سے رشوت دینا بھی جائز نہیں۔ حرام مد کی راہ حرام پر خرچ ہوگی اور اس سے ایک جائز کام جو رشوت کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا ہو گیا۔

(۲) امام نے مغرب کی پہلی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ سراً پڑھی اور تیسری رکعت میں جہراً پڑھ دی۔ کیا نماز میں کوئی خلل تو نہیں آتا جبکہ سجدہ سہو بھی کر لیا گیا اور اگر دوسری نمازوں میں ایسا ہو جائے تو کیا آخری رکعتوں میں جہراً پڑھنا ضروری ہے یا نہ۔ مثلاً فرض یا واجب۔

(۳) نماز میں جو شخص صرف تشہد میں قبل سلام آ کر شریک ہو تو تکبیرات میں اصل ترتیب باقی رکھے یا بالعکس۔

(۴) گوشت تازہ سے کچھ کتا کھا گیا اور کچھ اٹھا لے گیا بقیہ یا مخلوط ہو گیا کیا ہم استعمال کر سکتے ہیں اور دھونے کی کیا صورت ہوگی۔ ایک بار یا تین بار اور نچوڑنا وغیرہ واضح فرمایا جائے۔

رحیم بخش معلم مرالی مڈل سکول تحصیل و ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

(۱) بینک سے وصول شدہ روپیہ کو فقراء و مساکین میں بلا نیت ثواب کے تقسیم کریں۔ اس سے رشوت دے کر جائز کام نکالنا بھی درست نہیں ہے۔

(۲) اس صورت میں سجدہ سہو ادا کرنے سے نماز ادا ہوگئی۔ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کو جہراً پڑھنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

(۳) یہ سوال سمجھ نہیں آتا۔ تفصیل سے لکھ کر جواب حاصل کریں۔

(۴) اس گوشت کو دھوئے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور تین بار دھونے سے یہ گوشت پاک ہو جائے گا۔ دھونے کی صورت یہ ہے کہ اس پر پانی ڈال دیا جائے اور جب قطرات ختم ہو جائیں پھر دوبارہ پانی اس پر بہایا جائے۔

تین مرتبہ اس طرح کرنے کے بعد یہ گوشت پاک تصور ہوگا۔ ہر مرتبہ میں گوشت کو دباکر پانی کے قطرات ختم کیے جائیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس عطر یا سینٹ میں الکحل ملی ہوئی ہو اس کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ آج کل جو عطر یا سینٹ استعمال کیا جاتا ہے سننے میں آیا ہے کہ ان میں اسپرٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ تو کیا اسپرٹ شرعاً پاک ہے۔ نیز جن خوشبوؤں میں اس کی ملاوٹ ہے یا دوسری چیزوں میں اس کا استعمال تو ان خوشبوؤں اور چیزوں کا شرعاً استعمال جائز ہے یا نہیں۔ دراصل میں نے اکثر افراد سے سنا ہے کہ سینٹ میں شراب ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس کے لگانے سے نماز نہیں ہوگی۔ پہلے تو یقین نہیں آتا تھا لیکن بطور احتیاط اس کا استعمال نہیں کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن گھر میں سینٹ کی کچھ شیشیاں دیکھیں جن میں ایک پر لکھا ہوا تھا فری فرام الکوحل۔ الکوحل شراب کا کیمیائی نام ہے اور اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سینٹ میں ہوتی ہے ورنہ دوسری بوتلوں کی طرح اس پر لکھا ہونا ضروری نہیں تھا لیکن ضروری اس لیے تھا کہ اس میں شراب ملی ہوئی نہیں تھی اور دوسروں میں تھی۔ یہ دوسرا اول کی عبارت ہے جو آپ کے سامنے پیش کر دی اس بارے میں شرعاً کیا حکم ہے۔ بہشتی زیور حصہ نہم ص ۱۰۲ طبع جوہر غیبیہ حاشیہ میں ہے ڈاکٹری کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسپرٹ تیز قسم کی شراب ہے جو شراب کو مقطر کرنے سے تیار ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ ہندوستان میں گھٹیا شرابیں بنتی ہیں۔ مثلاً تاڑی، جو، گیہوں وغیرہ کی اور یورپ میں بڑھیا شرابیں بنتی ہیں مثلاً انگور، سیب، انار، منقی وغیرہ کی الخ اور حاشیہ میں ہے۔ اسپرٹ کی تحقیق یہ ہے کہ اسپرٹ بہت تیز شراب ہے گویا شراب کا جوہر ہے۔ بوجہ تیزی کوئی اس کو پی نہیں سکتا اور اشد ضرورت کے وقت اس کے چند قطرے پانی میں ملا کر پیتے ہیں تو شراب کا کام دیتی ہے۔ مفصل بحث متن اور حاشیہ میں ملاحظہ ہو۔

﴿ج﴾

صحت سے بھی زیادہ اہم قلم کی روشنائی اور اس سے بھی زیادہ قابل توجہ دواؤں کا مسئلہ ہے۔ الکوحل کی دواؤں میں الکحل بکثرت استعمال ہوتا ہے اور ہومیوپیتھی کا تو مدار الکحل پر ہے اس اہمیت کے پیش نظر بندہ نے اس کی طرف خصوصی توجہ کی اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تحقیق کی فرمائش کی۔ تحقیق سے ثابت ہوا کہ عام استعمال ہونے والا الکحل انگور یا کھجور سے نہیں بنتا بلکہ گنے یا چیڑ کی لکڑی سے بنتا ہے۔ علاوہ ازیں گنے سے الکحل بنانے میں تو خمیر اٹھایا جاتا ہے مگر چیڑ کی لکڑی سے کشید کیا جاتا ہے جس میں خمیر نہیں اٹھایا جاتا اور دواؤں میں بھی یہی استعمال ہوتا ہے۔

انگور یا کھجور کی شراب صرف پینے کی غرض سے ممکن ہے کہ بہت اونچے طبقے کے لیے بنائی جاتی ہے یہ بھی محض احتمال کے درجہ میں ہے یقین نہیں البتہ اس کا یقین ہے کہ پینے کے سوا باقی سب ضروریات میں انگور یا کھجور کا الکحل نہیں ہوتا لہٰذا یہ نجس نہیں اور بغرض تداوی قدر مسکر سے کم اس کا استعمال بھی جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد مفتی اشرف المدارس ناظم آباد کراچی

مال مسروقہ کا مصرف شریعت کی نظر میں کیا ہے۔ لڑکی کے رشتے پر روپے لینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک آدمی سارق تھا اب اس نے توبہ کر لی۔ اس کے ہاں کچھ مسروقہ مال ہے تو اس مسروقہ مال کو شریعت محمدیہ اس سارق کو کہاں خرچ کرنے کا حکم فرماتی ہے۔

(۲) ایک آدمی اپنی صاحبزادی کی شادی کر چکا ہے مگر شرط یہ لگاتا ہے کہ اس کے بدلے میں مجھے پانچ ہزار روپیہ دو یا یہ کہتا ہے کہ میری لڑکی کے بدلے میں لینے والا اپنی لڑکی یا بہن بطور تبادل رشتہ ضرور دے۔ اس میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

﴿ج﴾

(۱) مال مسروقہ اور ہر قسم کے مال حرام کا حکم یہ ہے کہ مالک پر رد کیا جائے۔ **قال فی الہدایۃ کتاب الکفالۃ** ص ۱۲۳ ج ۳ **فیکون سبیلہ التصدق فی روایۃ و یردہ فی روایۃ لان الخبث لحقہ**

سندھ کی زمینوں میں عشر ہے یا خراج، عشر مالک اور مزارع دونوں پر ہوتا ہے یا ایک پر، جو زمین ٹھیکے پر دی گئی ہے اس کا عشر کس پر واجب ہوگا، سرکاری آبیانہ وغیرہ دینے سے عشر ادا نہیں ہوتا، عشر کی رقم امام مسجد کو تنخواہ میں دینا، شیعہ سنی کے مخلوط جنازے پڑھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین در یں مسئلہ کہ

(۱) علاقہ سندھ کی زمینیں جو کہ انگریز عملداری میں یا بعد میں حکومت پاکستان سے خریدی گئی ہیں ان زمینوں کی پیداوار میں شرعی طور پر عشر واجب ہے یا نہ۔ کیونکہ قدیم تاریخی واقعات سے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ زمینیں عشری ہیں یا خراجی۔

(۲) اگر یہ زمینیں عشری ہیں تو کیا مالک اور مزارع دونوں پر عشر ہے یا صرف مالک پر۔

(۳) اگر مالک اپنی زمین کسی دوسرے آدمی کو مبلغ پچاس روپے یا کم و بیش فی ایکڑ کے حساب سے ٹھیکہ پر دے دیتا ہے اور اپنی مجموعہ رقم یکمشت یا بصورت قسط وصول کر لیتا ہے ٹھیکہ والی زمین کا عشر مالک زمین پر ہے یا ٹھیکہ لینے والے پر ہے۔ حالانکہ ٹھیکہ لینے والا سرکاری معاملہ اور آبیانہ اور پانی کے کم و بیش کا تاوان بھی ادا کرتا ہے۔ کیا یہ سرکاری معاملہ اور آبیانہ وغیرہ ٹھیکہ لینے والے پر ہے یا مالک زمین پر۔

(۴) جن زمینوں میں عشر ہے تو کیا ان کا سرکاری طور پر معاملہ اور آبیانہ ادا کرنے پر عشر ادا ہو جاتا ہے اور کیا فریضہ ساقط ہو جاتا ہے یا مالک عشر وغیرہ ادا کرنا پڑے گا۔

(۵) اگر عشر واجب ہے تو کیا معاملہ و آبیانہ ادا کرنے کے بعد کی آمدنی میں عشر ہوگا یا مجموعہ آمدنی کا۔

(۶) عشر کی رقم وغیرہ بصورت تنخواہ امام مسجد وغیرہ ادا ہو سکتی ہے یا نہ۔

(۷) سنی یا شیعہ میت کا مخلوط جنازہ جائز ہے یا نہ۔ یا یکے بعد دیگرے الگ الگ فریقین اپنے اپنے امام کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کر سکتے ہیں یا نہ۔ بینوا توجروا

مولوی میاں محمد گوٹھ نیئری ڈاکخانہ ضلع نواب شاہ

﴿ج﴾

(۱) واضح رہے کہ پاکستان کی وہ زمینیں جو اس وقت مسلمانوں کی ملک ہیں اور ان کے پاس مسلمانوں ہی سے پہنچی ہیں ارثاً و شراءً وھلم جرا وہ زمینیں عشری ہیں اور جو درمیان میں کوئی کافر مالک ہو گیا تھا وہ عشری نہ رہی اور جس کا حال کچھ معلوم نہ ہو اور اس وقت مسلمانوں کے پاس ہیں پھر سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں سے حاصل

ہوتی ہے۔ جیسا کہ الاحتساب میں ہے وہ بھی عشری ہوں گی۔ (امداد الفتاویٰ مبوب ج ۲ ص ۵۹) غرض یہ حکم ان زمینوں کا ہے جو عرصہ دراز سے نسلاً بعد نسل مسلمانوں کے قبضہ میں چلی آتی ہیں۔ وہاں کے علاوہ دیگر دو قسم کی اراضی بھی ہیں۔ پاکستان میں غیر مسلموں کی اراضی جو مسلمانوں کو دی گئیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے نہروں کے ذریعہ آباد اراضی جو مسلمانوں کو ملیں۔ حکومت برطانیہ کے وقت مسلمانوں یا ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کو ملنے والی اراضی یہ تینوں قسمیں عشری ہیں۔

قیام پاکستان سے قبل یا بعد مسلمانوں نے حکومت پاکستان کی اجازت سے بذات خود اراضی آباد کی یا پانی مہیا کر کے بنجر اراضی آباد کی لیکن یہ عشری یا خراجی ہونے میں قریب وجوار کی اراضی کے تابع ہوں گی۔ اگر قریب وجوار میں دونوں کی اراضی ہوں تو بھی آباد اراضی عشری ہوں گی۔ (احسن الفتاویٰ ص ۳۱۹)

(۲) والعشر على المؤجر كخراج موظف وقالا على المستأجر كمستعير مسلم وفي الحاوي وبقولهما نأخذ وفي المزارعة ان كان البذر من رب الارض فعليه ولو من العامل فعليهما بالحصة (درمختار ص ۳۳۴ ج ۲)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر زمین اجارہ پر ہے تو بقول مفتی کا شتکار پر ہے اور اگر بٹائی پر ہے تو عشر جنس کا شتکار پر اور زمیندار کا شتکار دونوں پر اپنے حصہ کی قدر ہے۔

(۳) معلوم ہوا کہ زمیندار پوری اجرت لے اور مستاجر کے پاس بہت کم بچے تو عشر موجر کے ذمہ ہوگا اور اگر موجر اجرت کم لے اور مستاجر کے پاس زیادہ بچے تو مستاجر کے ذمہ ہے۔ موجودہ حالات میں عموماً اجرت کم لی جاتی ہے۔ مستاجر کی آمدنی زیادہ ہوتی ہے اس لیے وجوب عشر مستاجر پر ہوگا۔ ہاں اگر کسی جگہ پوری اجرت لی جائے جس میں زمیندار عشر بھی لے تو اس وقت وجوب عشر کا مؤجر پر قوی ہوگا۔ (درمختار)

(۴) صورت مسئولہ میں اجرت اور پیداوار کی نسبت معلوم نہیں اس لیے حکم میں تعیین نہیں کی جاسکتی۔

(۵) سرکاری ٹیکس سے عشر ساقط نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ حکومت کی جانب سے انکم ٹیکس وغیرہ وصول کرنے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی عشر عبادت ہے جس کا ادا کرنا لازمی ہے۔

بلا منہا مصارف کل پیداوار پر عشر واجب ہے۔ قال في شرح التنوير بلا رفع مؤن اي كلف الزرع وبلا اخراج البذر لتصريحهم بالعشر في كل الخارج ص ۳۲۸ ج ۲۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ابتداءً کل پیداوار حاصل میں سے عشر واجب ہے۔ خرچ منہا کر کے باقی سے نہیں۔

(۶) امام مسجد یا مؤذن وغیرہ اگرچہ مستحق ہوں تب بھی اسے تنخواہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں۔ قال في الهندية ولو نوى الزكوة بما يدفع المعلم الى الخليفة ولم يستاجره ان كان الخليفة بحال لو

ثم يدفعه بعد الصبيان ايضا اجرته والافلا. وكذا ما يدفعه الى الخدم من الرجال او النساء في الاعياد وغيرها بنية الزكوة كذا في معراج الدراية ص ۱۹۰ ج ۱۔ وفي الكنز الزكوة هي تمليك المال بغير عوض الخ۔

(۷) شیعہ کا وہ فرقہ جو سب شیخین نہ کرے اور اصحاب کو برا نہ کہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے افک کے قائل نہ ہو اور کوئی عقیدہ کفریہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اگر اہل سنت والجماعت بھی ان کی جنازہ کی نماز پڑھتے ہیں یا پڑھا دیں تو کچھ حرج نہیں ہے لیکن پاکستان کے شیعہ ایسے نہیں ہیں۔ اس لیے مطلقاً سنی اور شیعہ کا جنازہ ضروری ہے کہ جدا و علیحدہ پڑھے جائے۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مدارس اسلامیہ میں زکوۃ صدقات وغیرہ جمع ہوتے ہیں کیا مہمان خانہ پر خرچ کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) آج کل جو مدارس اسلامیہ میں چندہ جمع ہوتا ہے۔ مثلاً زکوۃ، عشر، فطرانہ، صدقات تو کیا اس کا مصرف خاص تعلیم ہے یا جیسے کوئی مہمان مدرسہ میں آ جاتا ہے تو اس کو بھی روٹی دینے کی اجازت ہے۔

(۲) مہتمم مدرسہ کو اجازت ہے کہ مدرسہ کا سامان مثلاً دیگ یا بستر عاریۃً متعلقین میں سے کسی کو دے سکتا ہے یا نہ۔ بلکہ اجرت لینی ضروری ہے۔ اگر مہمان کا حق نہیں ہے اور نہ مدرسہ کے سامان کے عاریۃً دینے کا تو ناظم مدرسہ کو شرعاً اس سے احتیاط کے تدارک کی کیا صورت ہے۔

(۳) دوسرے مدرسہ کا طالب علم مہمان ہو کر مدرسہ میں کچھ وقت رہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ مساجد کے اوقاف کا کیا حکم ہے مثلاً تعمیری سامان جیسے تختے، سیڑھی، لکڑی عاریۃً کسی دوسری مسجد میں یا کسی دوسرے مکان میں استعمال کے طور پر دیا جا سکتا ہے یا نہ۔ پھر اجرت یا غیر اجرت کا فرق ہے یا نہ۔

(۴) کچھ وقت کے لیے مسجد کی چٹائی وغیرہ عیدگاہ کی نماز پڑھنے کے لیے باہر لائی جا سکتی ہے یا نہ۔

(۵) مسجد کی بجلی طالب علم مطالعہ وغیرہ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں یا نہ۔

(۶) مسجد کا پرانا سامان فروخت کر کے اس کی رقم اسی مسجد میں خرچ کی جائے تو کیا یہ فروخت صحیح ہوگی یا نہ۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) زکوۃ اور فطرانہ کا مصرف تو خاص فقراء ہیں۔ اغنیاء کو اس میں سے دینا اگرچہ طالب علم ہی ہو جائز نہیں

ہے۔ ہاں، اگر اس پر حیلہ تملیک کا کیا جائے اور اسی طرح دوسرے صدقات تو جیسا کہ اس کو مدرسہ کی جمیع ضروریات پر خرچ کرنا جائز ہے اسی طرح چندہ دہندگان کی اجازت سے خواہ وہ اجازت صراحۃً ہو یا دلالۃً مدرسہ کے مہمانوں پر بھی اس میں سے خرچ کرنا جائز ہے اور اگر چندہ دہندگان کی نیت یہ ہو یا انہوں نے صراحت کر دی ہو کہ اس مال کو محض مدرسہ کی بنیادی ضروریات تعمیر، خرید کتب، ضروریات طلبہ، تنخواہ مدرسین پر ہی خرچ کیا جائے مہمانوں کی خدمت اس سے ہرگز نہ کی جائے تب مہمانوں پر خرچ کرنا جائز ہوگا اور اگر چندہ دہندگان مدرسہ کے مہتمم یا شوریٰ کی صوابدید پر چھوڑتے ہیں تو جیسے مہتمم یا شوریٰ فیصلہ کرے اسی کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوگا۔ معروف یہ ہے کہ چندہ دہندگان کی طرف سے مدرسہ کے مہمانوں پر بقدر مناسب خرچ کرنے کی اجازت ہوا کرتی ہے۔

اگر کسی نے دیگ یا بستر وغیرہ وقف کیے ہو تب تو اس کی شرط کے مطابق عمل ہوگا۔ اگر اس نے کوئی شرط لگائی ہو ورنہ تو جو عرف ہوگا اسی کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا اور اگر دیگ وغیرہ مدرسہ کے عام چندوں سے خریدے گئے ہیں تب اس میں چندہ دہندگان کی اجازت صراحۃً یا دلالۃً (خواہ یہ اجازت اجارہ پر دینے کی ہو یا عاریۃً پر دینے کی) کے حسب اجازت عمل کرنا جائز ہوگا اور اگر انہوں نے مہتمم مدرسہ کی مجلس شوریٰ کی صوابدید پر چھوڑا ہو تو اس میں ان کے فیصلے کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(۲) جائز و ناجائز کی تفصیل اوپر گزر گئی ناجائز ہونے کی صورت میں ناظم مدرسہ کو بے احتیاطی ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔ عدم احتیاطی کی صورت میں گناہ کے ساتھ ساتھ اس پر نقصان کا ضمان آئے گا۔

(۳) مدرسہ کے مہتمم اور شوریٰ کی اجازت سے اس کو مہمان بنایا جا سکتا ہے۔ اگر واقف نے اسی مدرسہ کی ضروریات کے لیے یا کسی مسجد میں استعمال لانے کے لیے وقف کر دیا ہے یا مسجد کے متفرق چندے سے اسی مسجد میں استعمال لانے کی خاطر یہ سامان خریدا جا چکا ہے تب تو اس کو کسی دوسری مسجد میں یا کسی دوسرے مکان میں استعمال میں لانا نہ عاریۃً جائز ہوگا اور نہ اجارۃً۔ ہاں اگر واقف نے خاص اسی مسجد میں استعمال کے لیے وقف نہیں کیا ہے بلکہ اس طرح کہ اس مسجد کے کام بھی آئے گا اور دوسرے لوگوں کے کام بھی آئے گا اور ان کو عاریۃً دیا یا اجارہ کے ساتھ تو جیسے اس نے شرط لگائی ہوگی اسی کے مطابق عمل کرنا درست ہوگا۔ اسی طرح اگر مسجد کے کسی چندہ سے یہ سامان خریدا گیا ہو تو چندہ دہندگان یا متولی مسجد یا کمیٹی مسجد کی مرضی کے مطابق اس کو استعمال میں لانا درست ہے۔ لقول الفقہاء شرائط الواقف معتبرة اذا لم تخالف الشرع۔

(۴) اگر چٹائی دینے والے نے مسجد میں استعمال کرنے کی غرض سے چٹائی دی ہو تب تو مسجد سے باہر اس کو استعمال میں لانا درست نہ ہوگا ورنہ تو درست ہوگا۔ ظاہر یہ ہے کہ عید نماز پڑھنے کے لیے بیرون مسجد

استعمال کرنے کی اجازت دلالۃً ہوا کرتی ہے اس غرض سے اس کا استعمال جائز ہو جائے گا۔

(۵) اگر اس بجلی کا انتظام نماز پڑھنے اور طالب علموں کے مطالعہ کرنے دونوں کے لیے کیا گیا ہو تب تو طالب علم مسجد کی بجلی ہر وقت استعمال میں لا سکتے ہیں اور اگر بجلی کا انتظام صرف نماز کے لیے ہو تب جب تک وہ بجلی نماز کے لیے جلتی ہو اور عرفاً بجلی نماز کے لیے جلائی رکھی جاتی ہو اس وقت تک طالب علم مطالعہ کر سکتے ہیں اور بجلی کی روشنی سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس وقت کے گزرنے کے بعد بجلی نہیں جلا سکتے ہیں۔ کما قال فی العالمگیریة ص ۴۵۹ ج ۲ وان اراد انسان ان یدرس الکتاب بسراج المسجد ان کان سراج المسجد موضوعا فی المسجد للصلاة قیل لا بأس به وان کان موضوعا فی المسجد لا للصلاة بان فرغ القوم من صلاتهم وذهبوا الی بیوتهم وبقی السراج فی المسجد قالوا لا بأس بان یدرس به الی ثلث اللیل وفیما زاد علی الثلث لا یکون له حق التدریس کذا فی فتاوی قاضی خان۔

(۶) اگر مسجد کو اس سامان کی ضرورت بالکل نہ رہے تب یہ سامان سامان دینے والے کا ملک ہوگا اور اگر وہ فوت ہو گیا ہو تو اس کے وارثوں کا ملک ہو جاتا ہے۔ تب وہ مالکان ان کی اجازت سے وہ رقم اس مسجد پر صرف کی جا سکتی ہے اور اگر سامان دینے والے کا علم نہ ہو تو مسجد والے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت اس مسجد پر خرچ کر سکتے ہیں۔ کما قال فی البحر الرائق ص ۲۵۲ ج ۵ وان بنی ذلک کان له ان یبیع ویشتری بثمنه حصیرا آخر وکذا لو اشتری حشیشا او قندیلا للمسجد فوقع الاستغناء عنه کان ذلک له ان کان حیا ولورثته ان کان میتا وعند ابی یوسف یباع ذلک ویصرف ثمنه الی حوائج المسجد فان استغنی عنه هذا المسجد حول الی مسجد آخر والفتوی علی قول محمد فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جن مہاجرین نے جھوٹے کلیم پاکستان میں داخل کر کے جائیدادیں وصول کی ہیں ان کا کیا حکم ہے

جو شخص غلط بیانی سے کسی اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو گیا ہو کیا اس کی آمدنی سے حج زکوٰۃ جائز ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) اکثر مہاجرین نے یہاں آ کر جھوٹے کلیم داخل کر کے جائیدادیں حاصل کر لی ہیں اور اب ان کا اہل

خدمت میں شمار ہوتا ہے اور وہ اپنی حاصل شدہ آمدنی سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور فریضۂ حج انجام دیتے ہیں یہ ایسے اشخاص پر زکوٰۃ و حج واجب ہے اور ان کی یہ عبادات بارگاہ خداوندی میں قابل قبول ہیں۔

(۲) ایک شخص نے جو کسی اعلیٰ قابلیت کا حامل نہیں ہے پاکستان میں ظاہر کر خود کو اس قابلیت کا حامل کر کے سرکاری ملازمت حاصل کر لی اور اس کی تنخواہ کی رقم سے اتنا اندوختہ کر لیا کہ اب وہ صاحب نصاب ہو گیا کیا یہ شخص اگر اس پس ماندہ رقم سے فریضۂ حج و زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا یہ عمل بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوگا یا مردود۔

﴿الجواب﴾

جبکہ مہاجرین نے اپنے استحقاق سے زیادہ جھوٹے کلیم داخل کر کے جائیدادیں حاصل کر لی ہیں تو گویا انہوں نے حلال و حرام دونوں قسم کے مال کو خلط کیا ہے اور امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ مال حرام کو اپنے مال حلال میں ملا دینے سے کل کی زکوٰۃ واجب ہوگی بشرطیکہ وہ حلال مال اس قدر ہو کہ اس مال حرام کا معاوضہ ادا کر کے باقی بقدر نصاب بچے اور اگر کل مال حرام ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ اس مال حرام کو کل صدقہ کرنا (بصورت عدم مالکوں کو لوٹانے کے) لازم ہے اگر حلال مال اس قدر ہے کہ اس سے حج کر سکتا ہے تو اس کو علیحدہ کر کے اس سے حج کر لے یہ درست ہے ورنہ حدیث شریف سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مال حرام سے کی ہوئی عبادات بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں۔ اگرچہ فریضہ اس سے ساقط ہو جائے گا۔ ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملكه فتجب الزكوة فيه ويورث عنه لان الخلط استهلاك اذا لم يمكن تمييزه عند ابي حنيفة وقوله ارفق اذ قلما يخلو مال عن غصب وهذا اذا كان له مال غير ما استهلكه بالخلط منفصل عنه يوفي دينه والا فلا زكوة كما لو كان الكل خبيثا كما في النهر (درمختار ص ۹۳ ج ۲) في القنية لو كان الخبيث نصابا لا يلزمه الزكوة لان الكل واجب التصدق عليه ولا يفيد ايجاب التصدق ببعضه (ردالمحتار ص ۲۹۱ ج ۲) ويجتهد في تحصيل نفقة حلال فانه لا يقبل بالنفقة الحرام كما ورد في الحديث مع انه يسقط الفرض عنه معها الخ (ردالمحتار ص ۲۵۶ ج ۲ مطلب في من حج بمال حرام)

(۳) یہ شخص اگرچہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا لیکن جب کہ یہ شخص حکومت کا طے شدہ کام پورا کر رہا ہے تو اس کا مال طیب شمار ہوگا اور وہ حج و زکوٰۃ وغیرہ فرائض مالیہ بشرط فرض ہوں گے باقی اس کے اعمال کا بارگاہ الٰہی میں مقبولیت اور عدم مقبولیت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

محمد انور شاہ غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۸ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ

مکان بنوانے کے لیے رقم پر زکوۃ واجب ہوگی یا نہیں
کیا حلال جانور کے کپورے جائز ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان عظام اس مسئلے کے متعلق کہ

(۱) ایک شخص بے روزگار ہے اور اس کا اپنی رہائش کے لیے کوئی مکان نہیں ہے۔ صرف مکان کی زمین ہے اور وہ مکان بنوانے کے لیے پیسے جمع کرتا ہے کیا سال گزرنے پر ان پیسوں پر جو کہ مکان بنوانے کے لیے جمع کیے گئے ہیں زکوۃ واجب ہے یا نہیں۔ آپ بطور فتویٰ جواب مرحمت فرمائیں۔

(۲) کپورے کس حلال جانور کے حلال ہیں یا حرام ہیں۔ یہ ہوٹلوں میں عام پکائے جاتے ہیں اور لوگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ بحوالہ کتب فقہ یا احادیث جواب مرحمت فرمائیں۔

السائل محمد عظیم مریدکے ضلع شیخوپورہ

﴿ج﴾

(۱) مکان تعمیر کرنے کی غرض سے جو رقم جمع کر رہا ہے اگر یہ جمع کی ہوئی رقم بقدر نصاب ہے تو سال گزرنے پر اس رقم کی زکوۃ ادا کرنا واجب ہے۔

(۲) کپورے کا کھانا حرام ہے۔ قال فی الکنز فی مسائل شتی و کرہ (تحریما) من الشاۃ الحیاء والخصیۃ والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ والدم المسفوح والذکر و نخاع الصلب انتہی ص ۴۴۳۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ صفر ۱۴۱۰ھ

جی پی فنڈ وصول کرنے اور اس پر وجوب زکوۃ کی کیا صورت ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) ایک صاحب کو ریٹائرمنٹ کے بعد جی پی فنڈ کی رقم ملی ہے جس میں اس کی اپنی جمع کردہ کے علاوہ تقریباً گیارہ سو روپے سود کے ہیں۔ کیا وہ اس زائد رقم کو اپنے مصرف میں لا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اپنے مصرف

میں نہیں لاسکتا تو اس کا خرچ کرنے کا طریقہ بتادیا جائے تاکہ وہ بری الذمہ ہوجائے۔
(۲) اس جی پی فنڈ کی رقم کی زکوٰۃ اس نے پہلے نہیں دی۔ کیونکہ رقم گورنمنٹ کے پاس تھی۔ اب جب رقم وصول کریگا تو اس کی زکوٰۃ کیسے دے گا۔ اب جب سال گزر جائے یا سالہائے سابقہ کی بھی زکوٰۃ دینی پڑے گی۔ بینوا توجروا

مہتمم دارالسلام مدرسہ [illegible]

﴿ج﴾

(۱) جی پی فنڈ کی صورت میں جو رقم ملتی ہے یعنی تنخواہ کا کوئی جزو وضع کر دیا اور پھر یکمشت وصول کر لینا اگرچہ اس کے ساتھ سود کے نام سے کچھ رقم ملے یہ سب جائز ہے اور سود نہیں ہے۔ اس لیے کہ تنخواہ کا جو جزو وصول نہیں ہوا وہ اس ملازم کی ملک میں داخل نہیں ہوا اور وہ رقم زائد اس کی ملکیت میں سے منتقل ہونے پر نہیں دی گئی بلکہ تبرعاً ابتدائی ہے۔ گو گورنمنٹ اس کو اپنی اصطلاح میں سود کہے کذا فی امداد الفتاوی ص ۴۸ ج ۲ و فتاوی دارالعلوم جدید ص ۳۳ ج ۲
(۲) جی پی فنڈ کی صورت میں جو رقم ملتی ہے اس کی زکوٰۃ گزشتہ برسوں کی واجب نہیں ہوتی۔ قبضہ کے بعد وصول کے جب سال بھر نصاب پر گزر جائے گا اس وقت زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔ وعند البعض مائتين مع حولان الحول بعده ای بعد القبض من دين ضعيف وهو بدل غير مال كمهر ودية وبدل كتابة. الدر المختار مع شرحه رد المحتار باب زكوة المال ص ۳۰۲ ج ۲۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
[illegible] ۱۳۹۰ھ

کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھنا جائز ہے یا نہیں
مدارس میں جو صدقات، زکوٰۃ کی رقم آتی ہے تملیک کی کیا صورت ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین متعدد ذیل مسائل میں کہ
(۱) بینک میں بطور امانت روپیہ رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ مدرسوں میں جو زکوٰۃ اور فطرات کی رقم آتی ہے اس کی تملیک ضروری ہے یا نہیں اور مہتمم صاحب کی حیثیت مدرسہ میں امین کی ہے یا قاضی کی۔
(۲) مہتمم صاحب مدرسہ کی رقم تاجروں کو بطور قرض دے سکتا ہے یا نہیں یا خود اس رقم سے تجارت کر سکتا

ہے یا نہیں جبکہ وہ نفع خود اپنے ذاتی مصارف میں خرچ کرے یا نفع مقرر کرے یا نہ کرے یا دیسے تجارت کے لیے بطور قرض دے یہ ساری صورتیں جائز ہیں یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) اگر کوئی ایسا امین شخص ملتا ہو جس کے پاس رقم کے ضیاع کا خطرہ نہ ہو تو پھر بینک میں رقم رکھنا جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا امین شخص نہیں ہے جس پر پورا پورا بھروسہ کیا جا سکے تو پھر اس صورت کی تحت بینک میں روپیہ رکھنا جائز ہے لیکن اس صورت میں بھی رقم "کرنٹ اکاؤنٹ" میں جمع کر لیں اس لیے کہ اس میں سود نہیں ملتا۔ زکوٰۃ اور دیگر صدقات واجبہ میں تملیک ضروری ہے اور مہتمم کی حیثیت امین کی ہے۔

(۲) مجلس انتظامیہ کے مشورہ اور اجازت سے فوری بھی مدرسہ کے فنڈ سے قرض لے سکتا ہے اور دو ممبروں کو بطور قرض دے سکتا ہے لیکن قرض کی صورت میں نفع مقرر کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی کو مضاربت وغیرہ کے طور پر دے تو نفع مقرر کرنا جائز ہے لیکن وہ نفع مدرسہ کی ملکیت ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مال زکوٰۃ اور بینک سے حاصل شدہ منافع کو مسجد پر خرچ کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) زید نے عمرو کو زکوٰۃ کا مال دیا عمرو نے مال زکوٰۃ کو مسجد کے برآمدے پر صرف کرتا ہے یا برآمدہ پر ایک مکان تعمیر کراتا ہے جہاں کہ وضو کیا جاتا ہے کیا مال زکوٰۃ کا اور برآمدے پر مکان تعمیر کرانا جائز ہے۔

(۲) زید نے تین ہزار روپیہ بینک میں جمع کرایا اس کے منافع وصول کر کے مسجد کے برآمدہ یا ایک مکان بنانے کے لیے وہی رقم صرف کرتا ہے۔ آیا یہی رقم اس مکان پر لگ سکتی ہے یا نہیں لگ سکتی۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ کسی محتاج کو اس کا مالک بنایا جائے۔ اسی وجہ سے فقہاء لکھتے ہیں کہ مسجد کی تعمیر میں بھی زکوٰۃ کا صرف کرنا درست نہیں۔ البتہ اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ پہلے کسی مستحق کو زکوٰۃ کا مالک بنا دیا جائے اور وہ پھر اپنی رقم کو مسجد یا برآمدہ وغیرہ کی تعمیر کے لیے بطور صدقہ دے دے تو پھر اس سے مسجد کا برآمدہ یا مکان وغیرہ بنانا جائز ہے اس لیے کہ وہ روپیہ اب زکوٰۃ کا باقی نہ رہا بلکہ کسی شخص معین کی ملکیت میں داخل ہو گیا۔ زکوٰۃ دینے کے وقت ادا ہو چکی۔ کما فی کتاب الزکوٰۃ ص ۲۷۱ ج

باقی ہے تو تلاوت بھی ہوتا ہے۔ نیز صرف نہیں رہتا تو اس صورت میں بھی جو طریقہ جائز یا ناجائز ہو یا بہتر تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ بینوا توجروا

﴿الجواب﴾

(۱) لفظ نکل جا کنایات طلاق کی پہلی قسم میں سے ہے جس میں احتمال رد و جواب کا ہوتا ہے اور پہلی قسم سے وقوع طلاق تینوں حالتوں رضا، غضب، مذاکرۂ طلاق میں نیت پر موقوف ہوتا ہے۔ نیت کرے تو طلاق واقع شمار ہوتی ہے اور نہ کرے تو واقع شمار نہیں ہوتی اور نیت کرنے نہ کرنے میں مرد کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر وہ حلف اٹھالے کہ میں نے ان الفاظ سے طلاق کی نیت نہیں کی تھی تو طلاق ان الفاظ سے واقع شمار نہ ہوگی۔ ہاں "تجھے طلاق ہے" کے الفاظ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ کما قال في الدر المختار مع شرحه رد المحتار ص ۳۰۰ ج ۲ ففي حالة الرضا اي غير الغضب والمذاكرة (تتوقف الاقسام) الثلاثة تأثيرا (على نية) للاحتمال والقول له بيمينه في عدم النية ويكفي تحليفها له في منزله فان ابى رفعته للحاكم فان نكل فرق بينهما مجتبى (وفي الغضب) توقف (الاولان) ان نوى وقع والا لا۔

(۲) لڑکا چونکہ نابالغ بھی ہے اور دیوانہ بھی ہے لہٰذا اس کے اس فعل کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ ویسے بھی اگر کوئی بالغ کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے تو اس کا دودھ اور گوشت شرعاً حرام نہیں ہو جاتا۔ ہاں اس بدفعلی کی یادگار کو ختم کرنے کے لیے اس جانور کو ذبح کرکے دفنانا مستحب ہوتا ہے اور مرد کو تعزیر دی جاتی ہے۔ صورت مسئولہ میں بھینس کا دودھ پی سکتے ہیں اور اس کے گوشت کو بھی بعد از ذبح کھا سکتے ہیں اور اس کا اقرار کا بھی پتہ نہیں چلتا ہے۔ لہٰذا اس پر تعزیر بھی نہ ہوگی۔ کما قال في الهداية ص ۴۹۷ ج ۲ والذي يروى انه تذبح البهيمة وتحرق فذلك لقطع التحدث به وليس بواجب.

(۳) ایسے متبرک اوراق کو کسی پاک صاف کپڑے میں لپیٹا جائے اور کسی ایسی جگہ جس کے اوپر لوگوں کا گزر نہ ہو مثلاً قبرستان وغیرہ میں لحد کھود کر اس میں دفنائے جائیں۔ یہی طریقہ افضل ہے اور ان کا جلانا نادرست ہے۔ کما قال في العالمگيرية ص ۳۲۳ ج ۵ المصحف اذا صار خلقا لا يقرأ منه ويخاف ان يضيع يجعل في خرقة طاهرة ويدفن ودفنه اولى من وضعه موضعا يخاف ان يقع عليه النجاسة او نحو ذلك ويلحد له لانه لو شق ودفن يحتاج الى اهالة التراب عليه وفي ذلك نوع تحقير الا اذا جعل فوقه سقف بحيث لا يصل التراب اليه فهو حسن ايضا كذا في الغرائب المصحف اذا صار خلقا وتعذرت القراءة منه لا يحرق بالنار اشار الشيباني الى

هذا فی التفسیر الکبیر وبہ ناخذ کذا فی الذخیرۃ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) چونکہ یہ قرآن مجید اور یہ کتب شرعیہ مدرسہ میں وقف کر کے دیے جاتے ہیں لہذا ان کو فروخت کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح مدرسہ میں رہنے والوں کے علاوہ دوسروں کو دینا بھی ناجائز ہے۔ کما قال فی ردالمحتار ص ۳۶۵ ج ۳ لکن فی القنیۃ سبل مصحفا فی مسجد بعینہ للقراءۃ لیس لہ بعد ذلک ان یدفعہ الی آخر من غیر اھل تلک المحلۃ للقراءۃ وھذا یوافق القول الاول لا ما ذکر فی موضع آخر اھ

وفی الدرالمختار مع شرحہ ردالمحتار ص ۳۶۵ ج ۳ فان وقفھا علی مستحقی وقفہ لم یجز نقلھا وان علی طلبۃ العلم وجعل مقرھا فی خزانتہ التی فی مکان کذا ففی جواز النقل تردد تبھر شامی نے اس کے تحت نقل کرنے کے عدم جواز کی تائید ذکر کی ہے۔ فلینظر

(۵) اسی طرح جن کتابوں کی خرید کے لیے متعین کر کے کسی شخص نے رقم دی ہے اس کو اس کی مرضی کے خلاف کسی دوسرے مصرف پر خرچ کرنا اور اسی طرح دوسری کتابیں اس رقم سے اس کی اجازت کے بغیر خریدنا ناجائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مسبوق اگر سجدہ سہو کے کرتے ہوئے امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو کیا حکم ہے

وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ میں کیا فرق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل لکھے ہوئے سوالات کے بارے میں کہ

(۱) ایک مسبوق ہے جو کہ ایک یا دو رکعت امام سے رہ گیا ہو اور امام پر سجدہ سہو واجب ہو گیا ہو۔ اس کے شریک ہونے سے قبل یا بعد میں اب وہ مسبوق امام کے ساتھ سلام سہوا پھیر دیں تو آیا نماز فاسد ہو جاتی ہے یا نہ۔ اور اگر عمداً پھیر دیں تو پھر کیا حکم ہے۔

(۲) قرآن شریف میں ہر جگہ پر اٰتُوا الزَّکٰوۃَ آیا ہے اور ایک جگہ پر اٰتُوا الزَّکٰوۃَ آیا ہے۔ اس میں کیا فرق ہے تحریر فرما دیں۔

﴿ج﴾

(۱) مسبوق اگر سہوا امام کے ساتھ سلام پھیر دے اگر قبل امام یا مع الامام سلام پھیرا ہو تو نماز بلا سجدہ سہو

﴿ج﴾

دیکھنا یہ ہے کہ اگر رجب کے مہینہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کو دیگر مہینوں سے زیادہ موجبِ ثواب خیال کیا جاتا ہے اور یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ اس کے علاوہ دوسرے مہینوں میں وہ افضلیت نہیں پائی جاتی جو اس رجب کے مہینہ میں ہے پھر تو احداث فی الدین اور بدعت ہے اور اگر رجب میں زکوٰۃ ادا کرنا فقط اتفاقی معاملہ ہے یہ عقیدہ قطعاً نہیں کہ دوسرے مہینوں میں ادا کرنا اچھا نہیں یا کم ثواب کا موجب ہے تو یہ بدعت ہرگز نہیں ہے اور عام لوگوں کا یہ تعین دوسری قسم سے ہے جہل سے نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا عورت کی کمزوری کی وجہ سے اسقاطِ حمل جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ عورت نہایت کمزور ہے ایک ماہ سے بچی کو وضع حمل ہے اس کی کمزوری کی بنا پر اسقاطِ حمل کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اس عورت کا تین ماہ کا شیر خوار بچہ بھی ہے۔ علاوہ ازیں میاں بیوی دونوں اسقاط پر رضامند ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی فرما دیجئے کہ تین ماہ سے قبل اسقاط ہو سکتا ہے۔

محمد شریف ولد احمد بخش [illegible] ملتان

﴿ج﴾

اس معاملہ میں ماہر اور دیندار ڈاکٹر سے مشورہ کریں اگر ضرورتِ شدیدہ ہو تو چار ماہ گزرنے سے پہلے اسقاط کرنا اور یہ بے درست ہے۔ کما فی الشامی ص ۴۲۹ ج ۲ قالوا یباح لها ان تعالج فی استنزال الدم مادام الحمل مضغة او علقة ولم یخلق له عضو وقدروا تلک المدة بمائة و عشرین یوماً وجاز لانه لیس بآدمی وفیه صیانة الآدمی خانیه وشامی کتاب الحظر والاباحة۔ ضرورتِ شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ مثلاً حاملہ کی وجہ سے دودھ جاتا رہے گا تو بچہ کے زیادہ کمزور ہو جانے اور مختلف امراض پیدا ہونے کا ظن غالب ہے یا بچے کے باپ دودھ کا انتظام نہ کر سکتا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱۸ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

اگر بیوی نے تماشا دیکھنے سے سچی توبہ کی ہو تو اس کو آباد رکھنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں پیر بھی ہوں۔ خلافت بھی ملی ہوئی ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈھول تماشا سے منع کیا ہوا ہے۔ اب میں نے ان کو باہر نکال دیا اب معافی مانگنا چاہتی ہے بالغرض معافی ہو سکتی ہے۔
سید مختیار احمد

﴿ج﴾

یہ صورت توبہ تائب ہو جائے اور آئندہ کے لیے اس قسم کی مجالس میں ہرگز شریک نہ ہو اس کو گھر میں آباد کرنا درست اور جائز ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له الحدیث۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۴ صفر ۱۳۹۵ھ

جو شخص اپنے گھر سے ۴۰/۵۰ میل دور ہو تو نماز قصر کرے یا پوری پڑھے، کیا قربانی کے لیے خریدی گئی گائے تبدیل کی جا سکتی ہے، بنک سے قرضہ لینے والے کا گواہ بننا، گھر میں جاندار کی تصویر لگانا، چرم قربانی کی رقم لوگوں کو دینا

﴿س﴾

(۱) جبکہ ایک شخص سفر میں ہے اور اپنے گھر سے چالیس پچاس میل دور ہے تو اس کو نماز کیسے ادا کرنی چاہیے۔ نیت نماز کل رکعتیں، پانچ وقت کی الگ الگ یا ایک ساتھ۔ جبکہ اس شخص کا قیام ۱۰/۱۵ یوم کا کسی جگہ ہو تو اس کو اس صورت میں نماز کیسے ادا کرنی چاہیے۔

(۲) ایک شخص نے ایک گائے قربانی کے لیے خریدی۔ بعد میں وہ گائے حاملہ نکلی تو کیا اس گائے کو قربان کرنا چاہیے یا تبدیل کر لی جائے۔

(۳) بنک سے کوئی شخص قرضہ لیتا ہے اس کی تصدیق یا گواہی کرنا گناہ ہے یا نہیں۔

(۴) قربانی والی گائے کا چرم فروخت کر کے اس کی قیمت مختلف آدمیوں کو جو کہ حقدار ہوں دے دی جائے تو گناہ تو نہیں۔

(۵) اپنے گھر میں اپنی تصویر یا دوسری تصویریں نصب ہیں تو اس جگہ نماز ہو سکتی ہے۔
شیخ بشیر احمد علی جان تحصیل و ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

(۱) جو شخص گھر سے اڑتالیس میل یا اس سے دور جانے کے ارادہ سے گھر سے نکلے وہ شرعاً مسافر ہے وہ اس کو چار کی جگہ دو رکعت فرض ادا کرنا چاہیے اور مغرب کی نماز تین رکعت ادا کرے اور نیت میں زبان سے کوئی قید سفر وغیرہ کی لگانا ضروری نہیں۔ دل سے نیت کرے کہ مثلاً دو رکعت ظہر کی ادا کرتا ہوں یہی کافی ہے اگر زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے ضروری نہیں۔ جہاں پندرہ دن قیام کا ارادہ کرے وہ پوری نماز پڑھے۔

(۲) اگر اس شخص پر قربانی واجب ہے تو اس گائے کی قیمت کا اندازہ کر کے اس سے دوسری گائے خرید لے۔ اگر قیمت میں دوسری گائے سے کم ہو تو کمی کی مقدار رقم صدقہ کر دے۔

(۳) سودی کاروبار کی کتابت، تصدیق گواہی سب منع ہے۔

(۴) قیمت چرم قربانی کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے یعنی فقراء کو مالک کر دے۔

(۵) نمازی کے سامنے یا اس کے برابر میں یا اس کے سر کے اوپر اگر تصاویر نصب ہیں تو نماز مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۲ شوال ۱۳۹۴ھ

غلطی سے نکاح پر نکاح پڑھانے والے کے پیچھے نماز کا حکم، ایک درس کا چندہ دوسرے پر خرچ کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک حافظ صاحب کو درس قرآن مجید کے لیے لایا گیا جس کی تنخواہ ساٹھ روپے تجویز بھی مقرر کی گئی۔ نیز مدرسہ کا کچھ فنڈ جمع تھا جس سے اس مدرسہ کا کام چلتا رہا۔ اب صورت مسئلہ یہ ہے کہ اس حافظ صاحب نے ایک نکاح کے اوپر نکاح پڑھا دیا اور اس کو علم تھا کہ اس کے وارثوں نے جعلی پرچہ تنسیخ نکاح کا دکھا کر نکاح پڑھوا لیا اور اس حافظ نے نکاح پڑھ دیا۔ اب آیا اس حافظ صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہ اور یہ باقی ماندہ چندہ سے مدرسہ سے کوئی اور شاخ بن سکتی ہیں یا نہ۔ درس کا چندہ دوسرے مدرسہ پر لگ سکتا ہے یا نہ۔ بینوا توجروا

ھو المصوب

اگر فی الواقع حافظ مذکور نے غیر کی منکوحہ کا نکاح با اتفاق شہر اور جان بوجھ کر دوسرے شخص سے پڑھ دیا ہے تو وہ فاسق ہے۔ مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا ہے لہٰذا نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے اور وہ لائق امامت کے نہیں ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے۔ ویکرہ امامۃ عبد الخ و فاسق (در مختار) فاسق من الفسق وھو

میکے چلے جانے پر مجبور کیا گیا۔ چنانچہ میں اپنے بھائی کے ساتھ دونوں بچوں کو لے کر میکے چلی آئی ہوں جس کو ایک سال ہو گیا ہے اس عرصہ میں نہ مجھے کوئی خرچ بھیجا نہ میری خبر لی۔ میں خدائے واحد پر تمام انبیاء پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بیان کر رہی ہوں۔ چونکہ میں سمجھتی ہوں کہ میرا آبرو اور فاعل کی لواطت کی وجہ سے میرا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔

الجواب

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امرأتہ فی دبرھا رواہ احمد و ابوداؤد و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی یأتی امرأتہ فی دبرھا لا ینظر اللہ الیہ رواہ فی شرح السنۃ مشکوۃ ص ۲۷۶ ان احادیث کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوی سے لواطت کرنے والے پر لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرتے۔ بہرحال اسلام میں کوئی اجازت نہیں بلکہ یہ فعل حرام اور گناہ ہے اور اس فعل سے اگر خاوند باز نہ آئے تو بیوی کے لیے خاوند سے الگ رہنا بھی جائز ہے لیکن لواطت کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں ہوتا پس خاوند پر لازم ہے کہ وہ شرعی حدود کے اندر رہ کر بیوی کو آباد کرے یا طلاق دے دے۔ اگر وہ شرعی طریقہ سے آباد نہ کرے اور طلاق بھی نہ دے تو یہ خاوند متعنت شمار ہوگا اور تعنت کی بناء پر عورت عدالت سے نکاح فسخ کرا کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد [illegible] غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص نے بغیر نکاح گھر میں عورت بٹھا رکھی ہے نکاح نہ کرنے کی صورت میں لوگوں کو اس سے بائیکاٹ کرنا چاہیے

(س)

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو عرصہ تقریباً دس سال سے بغیر نکاح اپنے گھر میں آباد کیا ہے اگر اسے کہا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ نکاح کر لو تو جواب دیتا ہے کہ مجھے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ اسی اثناء میں اس کی والدہ فوت ہو گئی اور اس سے اس کے بڑے بھائی نے اس کے متعلق کہا کہ تو نے یہ عورت بغیر نکاح کے بٹھا رکھی ہے یا تو اس فعل شنیع سے توبہ کر اور اس عورت کو گھر سے نکال دے ورنہ تو جنازہ میں شامل نہ ہو۔ ہم جنازہ پڑھیں گے۔ تو شخص مذکور جس نے عورت بغیر نکاح کے بٹھائی ہوئی تھی۔ چنانچہ بڑے بھائی سے کہا کہ میں تم کافروں کو جنازہ میں شامل نہیں ہونے دوں گا گویا کہ وہ اس جرم کو

جائز سمجھتا ہے اور جو اسے روک ٹوک کرتا ہے اسے دائرہ اسلام سے خارج کہتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق شرعاً کیا فیصلہ ہے اور جو اس کے ساتھ غیرت نہ کرے بلکہ اس کی معاونت کرے تو شرعاً ان دونوں پر کیا سزا ہے۔ بینوا توجروا

حکیم محمد اسماعیل خان تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

﴿ج﴾

اس شخص کے الفاظ اور عمل شرعی لحاظ سے انتہائی سخت ہیں اور کفر کا خوف ہے لیکن مقامی طور پر معتمد علیہ عالم اس کو سمجھائیں کہ وہ عورت کو چھوڑ دے۔ یا شرعی طریقہ سے اس کے ساتھ نکاح کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے توبہ تائب ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

"لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ" کی روشنی میں حضور کی بشریت کا انکار کرنا

﴿س﴾

حضور علیہ السلام بشر ہیں یا نور۔ حضور علیہ السلام کی بشریت سے انکار کرنا کیسا ہے۔ حضور علیہ السلام کے نور ہونے پر لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ کی آیت پیش کرتے ہیں اس کا کیا جواب ہے۔ جواب عقلیہ ونقلیہ قرآن وحدیث واسلاف کے اقوال کی روشنی میں علمی حیثیت سے دیں کیونکہ اس مسئلہ کی بحث کافی طوالت پکڑ چکی ہے۔ آیت بالا کا مفہوم کیا ہے لفظ نور سے کیا مراد ہے۔

المستفتی مولوی محمد حیات وہاڑی منڈی ضلع ملتان

﴿ج﴾

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبد اللہ کے لڑکے تھے اور حضرت آمنہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ خاندان قریش کے معزز رکن تھے۔ آپ کے ابن آدم انسان بشر ہونے میں شبہ نہیں۔ آپ کی بشریت محسوس تھی درحقیقت کفار کا عقیدہ روز اول سے یہی چلا آ رہا تھا کہ وہ بشریت اور نبوت کو آپس میں ضد سمجھتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ دونوں امور ایک محل میں جمع نہیں ہو سکتے اور آسمانی وحی نے روز اول سے اس کی تردید کی ہے اور صاف اعلان کیا ہے کہ یہ دونوں امور ایک شخص میں جمع ہو سکتے ہیں۔ اسی بناء پر قرآن وسنت کا قطعی اور واضح مسئلہ ہے کہ آپ بشر ہیں اور بشری جنس میں سب سے افضل اعلیٰ اور برتر ہیں بلکہ ملائکہ اور دیگر تمام مخلوقات سے اشرف اور اکرم ہیں۔ کفر کے مذکورہ عقیدہ کے تحت انبیاء علیہم السلام کو بشر مان کر ان کی نبوت سے انکار دونوں عقیدے کفر ہیں اسلامی عقیدہ صرف یہ ہے کہ آپ بیک وقت بشر بلکہ سید البشر بھی ہیں اور نبی افضل

الانبیاء بھی ہیں نیز آپ پر بشر کا اطلاق کرنا جائز ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کان بشرا من البشر (ترمذی و شمائل ترمذی) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ السلام کی معرفت کرنے کو قریش سے ملا کر کہتے ہیں۔ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ (صحیح بخاری جلد ۲)

حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ هما المرءان اقتدی بهما (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) بخاری جلد اول ص ۲۰۳ اور رجل کا اطلاق تو بشر ہی پر ہوتا ہے۔ ایک یہودی نے قسم اٹھاتے ہوئے کہا۔ والذی اصطفی موسیٰ علی البشر تو اس وقت ایک صحابی نے لفظ بشر کے عموم و شمول سے یہ سمجھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فوقیت دے رہے ہیں۔ فوراً اس نے یہودی سے پوچھا اے خبیث علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الخ (صحیح بخاری ص ۳۲۵)۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام آپ پر بشر کا اطلاق کیا کرتے تھے۔ البتہ اگر آپ کو بشر مان کر کوئی صرف اطلاق نہیں کرے گا تو باوجودیکہ یہ اطلاق جائز ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے پھر بھی اطلاق نہ کرنے والے کو کافر یا فاسق نہ کہا جائے گا۔ آیت لقد جاءکم کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ بعض اس سے وحی الٰہی اور قرآن مراد لیتے ہیں اور عطف کتاب مبین کو عطف تفسیری کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ اس سے نور ہدایت کا مراد ہے آپ نے تمام عالم ظلمات میں ہدایت کا نور پھیلایا اس لیے آپ پر نور کا اطلاق بلا شبہ جائز ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ حقیقت بشریت سے الگ ہی کسی دوسری جنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لڑکی کے رشتے کا وعدہ کر کے اس سے پھر جانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ عذرا جب پیدا ہوئی تو اس کی پھوپھی نے اس کو روبرو والدین کے گانا بطور علم نشان باندھا کہ یہ میرے لڑکے عبدالرشید کی چیز ہے۔ اس کے ساتھ نکاح کروں گی۔ کچھ عرصہ کے بعد ہندہ مائی نے پھر اپنے بھائی کسی محمد ایوب کو کہا کہ اس کا نکاح کر دو۔ اس نے کہا یہ عبدالرشید کی چیز ہے۔ خود اس کو نکاح کروں گا۔ اس طرح ٹال مٹول کرتا رہا۔ آخر محمد ایوب امام مسجد کے لڑکے کی شادی کے دن معزز ہوئے تو محمد ایوب مذکور نے اپنے بہنوئی محمود کو کہا کہ تم نے شامل شادی ہونا ہے اس نے انکار کر دیا کہ جب تک میرے لڑکے عبدالرشید کا نکاح نہ کرے گا تو ہم شامل نہیں ہوتے۔ تو وہ چک کے دو تین معززین کو لے آیا کہ شادی میں شامل ہو جاؤ بعد میں نکاح کر دوں گا۔ مگر محمود نے انکار کر دیا کہ تم نکاح کر کے نہ دو گے تو اس پر دوبارہ معززین سے کہا کہ ضرور کر دوں گا تو معززین نے کہا کہ یہ ہمارا امام مسجد ہے ہمارے روبرو اقرار کرتا ہے انکار نہیں کرے گا۔ تو اس کی بہنوئی اور ہمشیرہ دونوں شادی میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد محمد ایوب نے عذرا کا

عشر اور کھالوں کی رقم سے مسجد کے لیے لاؤڈ سپیکر اور دیگر اشیاء خریدنا۔

جس چک میں اہل تشیع کا ایک ہی گھر ہو کیا اس گھر کے کسی فرد کی نماز جنازہ سنی امام پڑھا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک شخص اپنی زمین کی پیداوار سے جو عشر ہوتا ہے اپنی زمین کا نکال کر تلاوت کلام پاک اور خطبہ جمعہ کے واسطے مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگواتا ہے اور قربانی کی کھالیں بھی جمع کر کے مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگوانا جائز ہے یا نہیں اور قربانی کی کھالیں مسجد کی کسی ضرورت میں آ سکتی ہیں یا نہیں۔ مثلاً نلکا لگوانا یا بجرا لگوانا۔

(۲) ایک چک میں کہ باز ہم ستر گھر مذہب اہل سنت والجماعت کا ہے اور ایک گھر اہل شیعہ کا ہے اور اہل شیعہ کی نماز جنازہ اہل سنت والجماعت کا امام پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور اہل سنت والجماعت کے تمام کاروبار اہل شیعہ سے ہیں۔ مثلاً خیر خیرات، رسم قل خوانی شادی غمی اچھرہ وغیرہ اور نماز جنازہ دو دفعہ ہوا ہے پہلے سنی مولوی صاحب نے جماعت کرائی اور بعد میں شیعہ نے جماعت کرائی ہے اور شیعہ مذہب والوں نے سنی امام کی اقتداء کی ہے۔ برائے مہربانی مذکورہ بالا مسئلہ کا جواب تفصیل سے دے دیں۔

مولوی احمد بخش امام مسجد چک کرڑ تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

(۱) زکوۃ وعشر وصدقہ وغیرہ صدقات واجبہ میں یہ شرط ہے کہ تملیک فقراء ہو یعنی محتاجوں کو اس کا مالک بنا دیا جائے اور اگر تملیک فقراء نہ ہوئی تو زکوۃ وعشر وغیرہ ادا نہیں ہوتے۔ مسجد اور اس کی جملہ ضروریات وقف ہوتی ہیں کسی کی ملک نہیں ہوتی۔ اس لیے زکوۃ وعشر وغیرہ صدقات واجبہ کو مسجد کی تعمیر ومرمت و دیگر ضروریات میں صرف کرنا درست نہیں اس میں تملیک فقراء ضروری ہے۔ ویشترط ان یکون الصرف تملیکاً لا اباحة ولا یصرف الی بناء نحو مسجد الخ الدر المختار مع شرحه رد المحتار باب المصرف ص ۳۴۴ ج ۲

(۲) شیعہ اگر امور دین میں سے کسی ضروری امر کا منکر نہیں اور عقائد اس کے درست ہیں تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۸ شوال ۱۳۹۳ھ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۱ شوال ۱۳۹۳ھ

دو بھائیوں کا مشترک مال اگر نصاب کو پہنچتا ہو اور علیحدہ علیحدہ نہ پہنچتا ہو تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے

سود سے بچنے کے لیے اپنی رقم کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھنی چاہیے۔

﴿س﴾

( ) کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ کہ

(۱) زید بکر دونوں سگے بھائی ہیں اور دونوں کی بالغ اولاد بھی موجود ہے۔ دونوں کی جائیداد غیر تقسیم شدہ ہے۔ اگر ان دونوں کی جائیداد ایک کی جائیداد تصور کی جائے تو زکوٰۃ واجب ہو سکتی ہے اور اگر موجودہ جائیداد میں سے ہر ایک کو اور ان کی اولاد کو حصہ دیا جائے تو اتنا مال ہر ایک کو نہیں آتا کہ ہر ایک پر زکوٰۃ واجب ہو جائے۔ شرع شریف میں ایسے مال پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔

(۲) زید اپنا مال یعنی روپیہ اور چاندی سونا چوروں کے خوف سے بنک میں داخل کراتا ہے۔ وہ ان کا سود نہیں لیتا لیکن وہ بنک سودی کاروبار پر رہا ہے۔ کیا ایسے بنک میں اپنی رقم وغیرہ حفاظت کی غرض سے جمع کرانی جائز ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

ایسی صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ جبکہ ہر ایک بھائی کی ملکیت مقدار نصاب کو نہیں پہنچتی۔

(۲) زید کو چاہیے کہ اپنا مال کرنٹ اکاؤنٹ یعنی چلت کھاتہ میں جمع کرائیں۔ جس پر سود نہیں ملتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں عید الفطر کے چاند کی رویت کے لیے دو آدمیوں کی شہادت کافی ہے

مدرسہ کا طالب علم اگر مالک نصاب نہ ہو تو مصرف زکوٰۃ ہے۔ رمضان میں ٹیکہ لگوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ

(۱) دو شخصوں نے عید الفطر کا چاند دیکھا جبکہ مطلع آسمان پر تھی۔ کیا دو شخصوں کی شہادت سے اس حالت میں عید کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) ایک مسکین طالب علم ہے۔ خود دینی کتابیں پڑھتا ہے اور دوسرے طلباء کو دینی اور سکولوں کی کتابیں

پڑھاتا ہے۔ کیا یہ طالب علم زکوٰۃ کا مصرف ہے یا نہیں۔

(۳) اگر ڈاکٹر رمضان شریف کے روزہ دار کو ٹیکہ لگائے تو روزہ دار کا روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) ہلال عیدین میں بحالت علت شہادت بشرائطہا ہونا ضروری ہے یعنی کم از کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ایسی ہوں جو دیندار ہوں اور شہر کے حاکم یا جماعت مجاز کے سامنے باقاعدہ شہادت ادا کریں۔ وشرط للفطر مع العلة والعدالة نصاب الشهادة (درمختار) اى على الاموال وهو رجلان او رجل وامرأتان (رد المحتار كتاب الصوم) ص ۳۸۶ ج ۲ پس بحالت علت دو شخصوں کی شہادت سے جو شرعاً معتبر ہوں افطار کرنا اور عید [illegible]

(۲) طالب علم مصرف زکوٰۃ ہے بشرطیکہ [illegible] نصاب نہ ہوں سید نہ ہوں۔ اگر نابالغ ہے تو اس کے والدین صاحب نصاب اور غنی نہ ہوں۔ بالغ کے لئے تو صرف باپ کا غنی ہونا مانع ہے۔ جبکہ وہ خود فقیر ہو۔ مصرف الزكوة الخ هو فقير وهو من له ادنى شئ الخ ومسكين الخ درمختار ولا الى غنى يملك قدر نصاب فارغ عن حاجته الاصلية من اى مال كان الخ ولا الى طفله بخلاف ولده الكبير (درمختار باب المصرف ص ۳۳۹ تا ۳۵۳ ج ۲)

(۳) ٹیکہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ روزہ اس چیز سے ٹوٹ جاتا ہے جو کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے ٹیکہ میں دوا بذریعہ منفذ نہیں پہنچتی بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعہ معدہ میں پہنچتی ہے۔ اس لئے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ قال فى شرح التنوير او اكتحل او دهن او احتجم وان وجد طعمه فى حلقه وفى الشامية لان الموجود فى حلقه اثر داخل من المسام الذى هو خلل البدن والمفطر انما هو الداخل من المنافذ للاتفاق على ان من اغتسل فى ماء فوجد برده فى بطنه انه لا يفطر (شامی باب مايفسد الصوم ص ۳۹۵ ج ۲) وفى بدائع الصنائع وما وصل الى الجوف او الى الدماغ من المخارق الاصلية كالانف والاذن والدبر الخ فسد صومه الخ واما ما وصل الى الجوف او الى الدماغ من غير المخارق الاصلية بان داوى الجائفة والامة فان داواها بدواء يابس لا يفسد لانه لم يصل الى الجوف ولا الى الدماغ اه ص ۹۳ ج ۲ فقط والله تعالى اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۲ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

وجوبِ زکوٰۃ اور مصارفِ زکوٰۃ سے متعلق متعدد مسائل

سوال: زکوٰۃ کے متعلق آپ کی بھیجی ہوئی معلومات بہت اہم ہیں۔ میں نے دوسرے اور تیسرے نصاب کا اس لیے پوچھا تھا کہ اسلامی تعلیمات نامی کتاب کے حصہ ششم میں یہ لکھا ہوا پایا۔ سونے چاندی کے نصاب میں چوتھا یا پانچواں حصہ بڑھے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اگر اس سے کم بڑھے تو اس زیادتی پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ مثلاً چاندی ساڑھے باون تولہ پر ساڑھے دس تولہ بڑھے تو اس پر زکوٰۃ دینی ہوگی، اگر دو، چار یا دس تولہ بڑھے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ معلوم نہیں کس بنا پر لکھا گیا ہے۔

خواجہ محمد انور، ۹۲ مغلپورہ، لاہور

جواب: اسلامی تعلیمات نامی کتاب احقر کی نظر سے نہیں گزری۔ نہ معلوم انہوں نے کس بنا پر لکھا ہے۔ بہرحال مسئلہ یوں ہے کہ ساڑھے باون تولہ پر جو کچھ بڑھ جائے اس میں چالیسواں حصہ واجب ہے۔ یہ نہیں کہ ساڑھے باون کے بعد پانچویں حصے تک کی زیادتی کی زکوٰۃ معاف ہے۔

سوال: محترم! آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ اتنے نصاب پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خط میں واجب کی تحریر دو تین دفعہ ہوئی ہے، کیا زکوٰۃ فرض نہیں ہے؟

جواب: زکوٰۃ کا حکم قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ۳۲ جگہ آیا ہے۔ زکوٰۃ فرض ہے اور اس کی فرضیت ہجرت کے دوسرے سال ہوئی۔ عمل میں فرض اور واجب دونوں برابر ہیں اور دونوں کا کرنا ضروری ہے۔ اس لیے فتوؤں میں فرض کے لیے عام طور پر واجب کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے فرضیت میں شبہ نہ کیا جائے۔

سوال: آپ کے فتویٰ کے مطابق میں نے اپنے کل روپیہ کا حساب رمضان المبارک ختم کرکے زکوٰۃ کی رقم کا تعین کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈال کر مجھے شکریہ کا موقع دیں۔

جس رقم کا میں نے تعین کر لیا ہے، کیا وہ بنک میں پڑی رہے اور میں وقتاً فوقتاً رقم بنک سے نکال کر خرچ کروں، حتیٰ کہ کل رقم بانٹ دی جائے یا ضروری ہے کہ مساوی رقم علیحدہ نکال کر رکھ لی جائے۔ اس رقم کی زکوٰۃ کی نیت کرلی ہے۔

جواب: زکوٰۃ میں تملیک ضروری ہے، یعنی مالک بنانا ایسے شخص کو جو مالکِ نصاب نہ ہو لازم ہے۔ بنک میں تعین کافی نہیں، نکالنے کے بعد وقتِ ادائیگی نیتِ زکوٰۃ ضروری ہے، لیکن اگر بنک سے نکال کر علیحدہ زکوٰۃ کی رقم رکھ دی تو پھر وقتِ ادائیگی نیت ضروری نہ ہوگی۔

﴿س﴾ اس رقم سے کچھ رقم دو تین بیوہ عورتوں کو ہر ماہ دینے کے لیے رکھ لی ہے۔ کچھ دوائیاں خرید لی جائیں یہ ان پر استعمال کر رہا ہوں۔ لگا ہے کام ہے جب ان کو ضرورت ہو اور خرید کر دوں گا۔ کیا یہ شرعی حساب سے صحیح ہے۔

﴿ج﴾ یہ قاعدہ ہر وقت ملحوظ رہے کہ زکوٰۃ میں ایسے شخص کو جو مالک نصاب نہ ہو مالک بنانا ضروری ہے پس اگر دوائی خرید کر ان کی ملکیت کر دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

﴿س﴾ تھوڑی تھوڑی رقم مندرجہ ذیل جگہوں پر بھیجنا چاہتا ہوں۔

ہمارے محلے میں ایک ویلفیئر سوسائٹی ہے جو ایک ہسپتال چلا رہی ہے۔ جہاں غربا کو مفت یا کم قیمت پر دوا دی جاتی ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور، کسی دینی مدرسے میں جہاں دینی علم حاصل کرنے والے طالب علم ہوں، جماعت اسلامی ایک گشتی شفاخانہ چلا رہی ہے اس کو زکوٰۃ بھیجنا مناسب ہے یا نہیں۔ یہ اس لیے پوچھا ہے کہ جماعت اسلامی ایک سیاسی جماعت ہے۔

﴿ج﴾ واضح رہے کہ زکوٰۃ کا مال محتاجوں کی ملک میں بلا کسی معاوضہ کے جانا ضروری ہے۔ پس جو سوسائٹی یا انجمن یا جماعت والے اس کا اہتمام کریں کہ زکوٰۃ کا مال زکوٰۃ کے مصرف میں خرچ کریں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے لیکن اگر اس کا اہتمام نہ ہو جیسے عام طور پر ایسی سوسائٹی، گشتی شفاخانوں میں اس کا لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر متفرق اخراجات بھی زکوٰۃ کے مال سے پورے کرتے ہیں ان کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ اس لیے کہ تنخواہوں، کرایوں اور متفرق اخراجات میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ مدارس اسلامیہ میں جو زکوٰۃ کا روپیہ آتا ہے وہ خاص طلبہ مساکین کی خوراک و پوشاک میں صرف ہوتا ہے۔ کسی مدرس و ملازم کی تنخواہ میں دینا یا تعمیر وغیرہ میں صرف کرنا اس کو درست نہیں ہے۔

﴿س﴾ کیا یہ ضروری ہے کہ جس کو رقم دی جائے اسے بتایا جائے کہ یہ زکوٰۃ کی ہے یا کیا بغیر بتائے بھی دے جا سکتی ہے۔ چونکہ بعض لوگ خوددار اور صابر ہوتے ہیں اور باوجود تنگی کے زکوٰۃ شاید قبول نہ کریں۔ مثلاً ہماری مسجد کے مولانا صاحب کو بہت قلیل تنخواہ ملتی ہے مگر صابر قسم کے آدمی ہیں ان کو نقد یا کپڑے لے کر دیں یہ بتائے بغیر کہ یہ زکوٰۃ کے ہیں تو کیسا رہے گا۔

﴿ج﴾ زکوٰۃ کی اطلاع فقیر مسکین کو دینا ضروری نہیں۔

﴿س﴾ زکوٰۃ کی رقم نقد دینا احسن ہے یا کوئی چیز لے کر دینا جیسے کپڑے، دوائیاں وغیرہ یا پھر عید پر غریب

(۲) ایک شخص زید نے ایک عورت ہندہ کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے زنا کیا پھر اس نے اس عورت ہندہ کی لڑکی شکیلہ کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ اب مطلوب یہ ہے کہ کیا اس عورت ہندہ کی لڑکی اس کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں اور نکاح ٹھیک ہے یا نہیں۔ اگر ٹھیک نہیں تو کیا طلاق کی ضرورت ہوگی یا خود بخود طلاق ہو گی۔ اب اس شخص نے شادی سے پہلے توبہ بھی کر لی تھی۔ اب بھی روتا ہے کہ غلطی ہوگئی ہے۔ بہت ارمانی ہے اس شخص کے عوض ان کی دو ہمشیرگان کا نکاح اس شخص کے طلاق دینے سے ان کی دو ہمشیرگان کو بلا کر طلاق مل جائے گی یا نہ۔ آدمی بڑا پریشان ہے کیا صورت ہونی چاہیے تاکہ باعزت طریقہ سے زندگی بسر کر سکے۔

﴿ج﴾ (۱) اگر خالد نے صندوق توڑ کر پیٹی سے زیورات نکال لیے ہیں اور اٹھا کر لے گیا ہے تب تو اس کا ضامن خالد ہی ہے بکر ضامن نہیں ہوگا کیونکہ (پیٹی وغیرہ) سے اس نے خود زیورات نہیں نکالے ہیں صرف خالد کا ساتھ ہی دیا ہے اور اس سے کسی پر ضمان نہیں آئے گا اور اگر بکر نے صندوق توڑ کر زیورات اٹھائے ہیں تب بکر ضامن ہے اور اگر دونوں نے ہاتھ داخل کر کے زیورات نکالے ہیں تب دونوں ضامن ہیں۔

(۲) مزنیہ کی لڑکی کے ساتھ ہرگز نکاح جائز نہیں ہے۔ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس شخص کے اوپر لازم ہے کہ اس عورت کو اپنے سے فوراً علیحدہ کر دے طلاق دینے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا کہہ دے میں نے اسے جدا کیا یا چھوڑ دیا یا علیحدہ کر دیا ہے وغیرہ اور تب یہ عورت عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکے گی۔ اس کی وجہ سے اگر اس کی دو ہمشیروں کو طلاق ملے یا نہ ملے اس پر اس عورت کو علیحدہ کرنا از حد ضروری ہے۔ فوراً ہی علیحدہ کر دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۹ محرم ۱۳۸۵ھ
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عشر اور زکوٰۃ کے مصارف ایک جیسے ہیں یا کچھ فرق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) عشر کے مصارف بھی مثل زکوٰۃ کے ہیں یا کچھ مختلف اس کے لیے بھی تملیک شرط ہے یا بغیر کسی حیلہ کے مسجد کی تعمیر میں بھی خرچ کیا جا سکتا ہے۔ جواب با حوالہ جات عنایت فرمائیں۔

(۲) ایک شخص کی نماز جنازہ کئی دفعہ پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں یا ایک شخص کی نماز جنازہ ایک جگہ متعدد مرتبہ پڑھنا کیسا ہے۔ مشہور ہے کہ سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ایک جگہ ستر مرتبہ پڑھی گئی۔ اس طرح

وجوب زکوٰۃ کے لیے رقم کی کتنی مقدار شرط ہے، مسجد کی بجلی کوئی پڑوسی استعمال کرسکتا ہے، ٹول ٹیکس اور محصول وغیرہ جائز ہے یا نہیں، امامت وغیرہ پر اجرت، ذخیرہ اندوزی اور شرح منافع سے متعلق متعدد مسائل

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کہ

(۱) بندہ کے پاس اکتوبر ۱۹۷۶ء کی ۸ تاریخ کو تین ہزار روپیہ آیا جس میں سے شادی پر کچھ خرچ ہوا کچھ اور آ گیا اسی طرح سے سال میں خرچ بھی ہوتے رہے اور آتے بھی رہے جب اس وقت سوال ہو رہا ہے۔ میرے پاس کم از کم کتنی رقم ہونی چاہیے جس پر زکوٰۃ فرض ہو۔

(۲) کتنی رقم جمع ہونے پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

(۳) کیا مسجد کی بجلی مسجد کے پڑوسی استعمال کر سکتے ہیں جبکہ وہ بل بھی ادا کرنے پر رضامند ہوں۔

(۴) گورنمنٹ ٹیکس اور محصول چونگی وصول کرتی ہے۔ ٹول ٹیکس وغیرہ شرعاً جائز ہے یا نہ۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے محصول بچالیتا ہے یا ٹیکس سے بچ جاتا ہے تو گناہ تو نہیں۔

(۵) قرآن سنانے یا پڑھنے کے پیسے لینا کیسا ہے

(۶) کیا امامت کی تنخواہ مقرر کر کے امامت کرانا جائز ہے

(۷) کھانے پینے کی اشیاء مثلاً گڑ، تماکو، گندم یا کوئی چیز خرید کر رکھنا اس لیے کہ جب مہنگی ہوں گی تو بیچوں گا جائز ہے یا نہ۔

(۸) شریعت میں منافع کی کیا حد ہے۔ چاہے جتنا لے مثلاً ۵ روپے کی چیز دس میں بیچے یا کوئی حد ہے۔

﴿ج﴾

(۱) ۸ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو آپ صاحب نصاب ہو چکے ہیں۔ ۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو آپ کو اس کی زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔ جتنا آپ کے پاس ۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو بقدر نصاب رقم موجود ہو۔

(۲) نصاب کی مقدار ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت ہے۔ سال کے درمیان کی کمی بیشی کا اعتبار نہیں ہے

(۳) جائز ہے۔

(۴) گناہ نہیں ہوگا۔

(۵) جائز نہیں ہے۔

(۶) امامت کی تنخواہ جائز ہے۔

(۷) جائز ہے۔

(۸) اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ فریقین کی رضامندی پر موقوف ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہٗ نائب مفتی قاسم العلوم ملتان

جو امام قرآن میں مفسد صلوٰۃ غلطیاں کرتا ہو اس کو فوراً الگ کر دیا جائے۔

جس شخص کو عشر و زکوٰۃ وغیرہ تقسیم کرنے کے لیے وکیل بنایا گیا ہو کیا وہ خود استعمال کر سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک امام مسجد جو فن قرأت سے ناواقف اور علم صرف و نحو سے عاری ہے۔ بعض دفعہ غلطیاں کرتا ہے۔ مثلاً مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ کی بجائے مِمَّا رَزَقْنَهُمْ اور فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ کی بجائے فَعَزَّزْنَ بِثَالِثٍ اور لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ کی بجائے لَوْ اَنْزَلْنَ هٰذَا الْقُرْآنَ پڑھتا رہتا ہے۔ یعنی صرف و نحو کی ناواقفیت کی بنا پر صیغہ جمع متکلم کو صیغہ جمع مؤنث غائب پڑھتا ہے اور اس طرح سے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی بجائے رَبُّ الْعٰلَمِیْنُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ پڑھتا ہے۔ یعنی رب العالمین میں "ی" کو نہیں پڑھتا اور "ن" بالتشدید پڑھتا ہے۔ زید ان وجوہ کی بنا پر امام موصوف کی اقتداء نماز میں نہیں کرتا ہے اگر کبھی اقتداء کرنی پڑ جائے تو نماز کا اعادہ کر لیتا ہے اور بوجہ فساد امامت کے اس کا اظہار بھی نہیں کرتا۔ براہ کرم مفصل و مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ جس میں مقتدا اور مقتدی دونوں کے لیے حکم ہو۔

(۲) زید کو کسی نے اپنی زکوٰۃ و عشر کا وکیل بنایا کیا زید بحالت وکالت اس زکوٰۃ و عشر کو اپنے مصرف میں لا سکتا ہے یا اپنے لڑکے کے مصرف میں جو علم دین سیکھ رہا ہے۔ لا سکتا ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) صورت مسئولہ میں جن غلطیوں کا ذکر کیا ہے یہ غلطیاں مفسد معنی ہیں اس میں نماز صحیح نہیں ہوتی۔ اس امام کو فوراً امامت سے الگ کر دیا جائے۔ اس لیے کہ اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اس امام پر پردہ ڈالنا اور لوگوں کو نماز کے فساد سے مطلع نہ کرنا گناہ ہے۔

كره بعض اصحابنا رحمهم الله تعالى الحيلة في اسقاط الزكوة ورخص فيها بعضهم قال الشيخ الامام الاجل شمس الائمة الحلواني رحمه الله تعالى الذي كرهها محمد بن الحسن رحمه الله والذي رخص فيها ابو يوسف رحمه الله تعالى فقد ذكر الخصاف رحمه الله تعالى الحيلة في اسقاط الزكاة واراد به المنع عن الوجوب لا الاسقاط بعد الوجوب و مشائخنا رحمهم الله تعالى اخذوا بقول محمد رحمه الله تعالى دفعاً للضرر عن الفقراء الخ كتاب الحيل فصل في الزكاة لہٰذا ایسا حیلہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

واضح رہے کہ اضحیہ وصدقۂ فطر اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو کسی نصاب یا اس کی مقدار کا مالک ہو اور اس کی حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔ اضحیہ اور صدقۂ فطر کے وجوب کے لیے نصاب کا نامی ہونا ضروری نہیں ہے۔

(۲) صورت مسئولہ میں اگر اس شخص کی زمین اتنی ہے کہ اس کے حاصل سے اس کے سال کے اخراجات بمشکل پورے ہوتے ہیں یا اس سے بھی کم ہے تب تو یہ زمین حاجات اصلیہ میں سے ہے اور شخص اس زمین کی ملکیت کی وجہ سے اس شخص پر اضحیہ اور صدقۂ فطر واجب نہیں ہوگا اور اگر زمین اتنی ہے کہ اس کے اخراجات اس زمین سے کم حاصل سے پورے ہوتے ہیں اور بقایا زمین کی قیمت نصاب کے برابر ہے مثلاً ایک شخص کے پاس ۲۰۰ کنال زمین ہے اس میں ۱۵۰ کنال کے حاصل سے اس کے اخراجات پورے ہو جاتے ہیں اور بقایا ۵۰ کنال کی قیمت نصاب کے برابر ہے تو ایسے شخص پر بھی اس زمین کی ملکیت کی وجہ سے اضحیہ اور صدقۂ فطر واجب ہوگا۔ کما قال في العالمگيرية ص ۱۹۱ ج ۱ (الباب الثامن من صدقة الفطر) وهي واجبة على الحر المسلم المالك لمقدار النصاب فاضلاً عن حوائجه الاصلية كذا في الاختيار شرح المختار ولا يعتبر فيه وصف النماء ويتعلق بهذا النصاب وجوب الاضحية ووجوب نفقة الاقارب هكذا في فتاوی قاضي خان وفيها ايضا ص ۲۳۱ ج ۱ (كتاب المناسك) وان كان صاحب ضيعة ان كان له من الضياع مالو باع مقدار ما يكفي الزاد والراحلة ذاهباً وجائيا ونفقة عياله واولاده ويبقى له من الضيعة قدر ما يعيش بغلة الباقي يفترض عليه الحج والا فلا۔

(۳) اس میں بعض کا قول ہے کہ نہلاتے وقت ایسا رکھا جائے جیسا کہ قبر میں رکھا جاتا ہے یعنی دائیں کروٹ پر لٹا کر قبلہ رو ہو اور بعض کا قول ہے کہ سر مشرق کی طرف اور پاؤں قبلہ کی طرف ہوں جیسا کہ حالت مرض میں نماز اشارہ کے ساتھ پڑھنے کی حالت میں ہوتا ہے لیکن زیادہ صحیح سب سے یہ ہے کہ جیسے سہل ہو ویسے نہلاتے وقت رکھا جائے۔ کما قال في الدر المختار مع شرحه رد المحتار ج ۲ ص ۱۹۵ (ويوضع) كما مات (كما تيسر) في الاصح. وفي العالمگيرية ص ۱۵۸ ج ۱ وكيفية الوضع عند بعض

اختلفوا فقيل احد و عشرون وقيل ثمانية عشر وقيل خمسة عشر والفتوىٰ على الثانى لانه الاوسط وفى المجتبى فتوىٰ ائمة خوارزم على الثالث (ردالمحتار باب صلوٰۃ المسافر ص ۱۲۳ ج ۲)

لہٰذا یہ لوگ اگر ۴۸ میل سے کم مثلاً دس میل کے اندر اندر سفر کرتے ہیں اور پورا سفر ۴۸ میل سے کم ہے تو ان کے لیے قصر کرنا جائز نہیں۔ بلکہ وہ چار رکعت پوری پڑھ لیا کریں۔ بشرطیکہ انہوں نے ایک ایک دفعہ ایک ہی جگہ پندرہ دن قیام کا ارادہ کیا ہو اور اگر سرے سے ۱۵ ایام کا ارادہ ایک جگہ ٹھہرنے کا نہیں کیا تو پھر ہمیشہ مسافر ہوں گے۔

(۲) گھاس میں بلا اختلاف عشر واجب ہے۔ جبکہ گھاس ہی کی غرض سے کاشت کیا گیا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

اگر کسی شخص نے کسی غیر مسلم کا کوئی حق دبایا ہو اور وہ ترک سکونت کر کے چلے گئے ہوں اب ادائیگی کی کیا صورت ہوگی، پاکستانی زمینیں عشری ہیں یا خراجی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) کسی آدمی نے ہندو، مشرک یا کافر شخص کا حق بذریعہ چوری یا خیانت دبایا ہوا ہے۔ وہ لوگ بوجہ ترک سکونت چلے گئے ہیں۔ اس کی زندگی یا رہائش معلوم نہیں ہو سکتی۔ اندریں حالات وہ شخص ادائیگی حقوق العباد کیونکر ادا کر سکے۔ مفصل تحریر فرمادیں کہ کوئی بخشش کی صورت ہو سکے۔

(۲) کیا پاکستانی زمینیں عشری ہیں یا خراجی بموجب فقہ حنفیہ واضح فرمایا جائے۔

حبیب اللہ جھنگ چک نمبر ۴۶ R

﴿ج﴾

(۱) پہلے تو ضروری ہے کہ صاحب حق کو تلاش کرے اور جہاں جہاں سے اس کے معلوم ہونے کی توقع ہو سکے وہاں سے اس کا یا اس کے وارثوں کا پتہ لگایا جائے۔ اگر کوئی پتہ نکل گیا تو صاحب حق کو اس کا حق پہنچا دے یا اس سے معاف کرالیوے اور اگر اس کے ملنے سے مایوس ہو جائے تو اسے بیت المال (سرکاری خزانہ) میں داخل کر دیا جائے۔ جس کو حکومت مسلمانوں کے رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ کرے اور اگر سرکاری طور پر اس قسم کا انتظام موجود نہ ہو تو وہ خود کسی رفاہی کام پر خرچ کر دے اور اللہ تعالیٰ سے معافی بھی مانگے اور توبہ استغفار بھی

کریں۔ کما قال فی العالمگیریة ص ۲۹۰ ج ۲ (کتاب اللقطة) کل لقطة یعلم انها کانت لذمی لا ینبغی ان یتصدق ولکن یصرف الی بیت المال لنوائب المسلمین کذا فی السراجیة وکذا فی العالمگیریة ایضاً ص ۲۳۲ ج ۲ (الفصل الثانی فی دخول الحربی فی دار الاسلام) فان رجع الحربی المستامن الی دار الحرب وترک ودیعة عند مسلم او ذمی او دیناً علیهما حل دمه بالعود الی دار الحرب وما کان فی ایدی المسلمین او الذمیین من ماله فهو باق علی ما کان علیه حرام التناول فان اسر او ظهر علیهم فقتل سقط دینه وصارت ودیعته فیئاً ولو کان له رهن فعند ابی یوسف رحمه الله تعالیٰ یاخذه المرتهن بدینه وقال محمد رحمه الله تعالیٰ یباع ویوفی بثمنه الدین والفضل لبیت المال کذا فی التبیین وان قتل ولم یظهر علی الدار فالقرض والودیعة لورثته وکذا لک اذا مات الخ

(۲) پاکستان کی وہ زمینیں جو اس وقت مسلمانوں کی ملک ہیں اور ان کے پاس مسلمانوں ہی سے پہنچی ہیں ارث یا شراء وغیرہ سے تو وہ زمینیں عشری ہیں اور جو درمیان میں کوئی کافر مالک ہو گیا تو عشری تو رہی اور جس کا حال کچھ معلوم نہ ہو اور اس وقت مسلمانوں کے پاس ہے تو یہ سمجھا جائے گا کہ مسلمانوں ہی سے حاصل ہوئی ہے۔ بحکم الاستصحاب جب وہ بھی عشری ہوگی۔ (امداد الفتاوی ج ۲ ص ۹۵) اگر یہ تحقیق ہو کہ ان زمینوں کا سب قدیم زمانہ سے نسل بعد نسل مسلمانوں ہی کی آتی ہیں۔ اس کے علاوہ بنجر اور قدیم کی اراضی بھی ہیں۔ پاکستان میں غیر مسلموں کی اراضی جو مسلمانوں کو دی گئی ہیں حکومت پاکستان کی طرف سے نہروں کے ذریعے آباد اراضی جو مسلمانوں کو حکومت برطانیہ کے وقت میں مسلمان ریاستوں کی طرف سے مسلمانوں کو ملنے والی اراضی یہ تمام قسمیں عشری ہیں۔

قیام پاکستان سے قبل یا بعد مسلمانوں نے حکومت پاکستان کی اجازت سے بنجر زمین آباد کی یا کر کے جو اراضی آباد کیں یہ عشری یا خراجی ہونے میں قرب و جوار کی اراضی کے تابع ہوں گی۔ اگر قریب و جوار میں دونوں قسم کی اراضی ہوں تو پیداوار یا اراضی عشری ہوں گی الخ (امداد الفتاوی ص ۷۱ ج ۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

احدث لام فهو متصل بهما لا باحدهما للزوم التكرار كما لا يخفى۔

(۲) حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل ہے۔ کما قال تعالٰی و اولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن الآية. (الطلاق پ ۲۸) وفي الدر المختار مع شرحه رد المحتار ص ۵۱۱ ج ۳ كتاب العدة (وفي) حق (الحامل) مطلقا ولو امة او كتابية او من زنا بان تزوج حبلى من زنا ودخل ثم مات او طلقها تعتد بالوضع جواهر الفتاوى (وضع) جميع (حملها) وقال الشامي تحته. (قوله مطلقا) اى سواء كان عن طلاق او وفاة او متاركة او وطئ بشبهة نهر۔

(۳) بکریوں کی قیمت لگا کر سونے چاندی کے ساتھ جمع نہیں کی جائے گی۔ بکریاں خود اگر نصاب (۴۰) تک پہنچیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں اور چاندی سونے میں سے ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ قیمت لگا کر جمع کیا جائے گا۔ اگر دونوں کی قیمت ملا کر چاندی یا سونے کے نصاب تک پہنچ جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔ کما قال في الدر المختار مع شرحه رد المحتار باب زكاة المال ص ۳۰۳ ج ۲ (و) يضم (الذهب الى الفضة) وعكسه بجامع الثمنية (قيمة) وقالا بالاجزاء (ولا تجب) الزكاة عندنا (في نصاب) مشترك (من سائمة) ومال تجارة الخ۔

(۴) اس شخص پر قربانی واجب نہ ہوگی۔ قربانی اس شخص پر واجب ہوتی ہے جو حاجات اصلیہ سے زائد قدر نصاب کا مالک ہو۔ اگر ایک شخص کی زمین سے اتنی آمدنی ہو جو اس کے لیے سال بھر کے لیے کافی نہ ہوتی ہو تو اس پر قربانی واجب نہ ہوگی یا کافی تو ہو جاتی ہو مگر بمشکل تو بھی قربانی واجب نہ ہوگی۔ ہاں اگر یہ شخص باقی جائیداد کا مالک ہو کہ اگر وہ بقدر نصاب اس میں سے فروخت بھی کر دے تب بھی بقایا جائیداد کی آمد اس کو سال بھر کے لیے کافی ہو جاتی ہو تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔

(۵) بہتر تو یہ ہے کہ خریدنے کے وقت شریک ہو جائیں اور سب مل کر اکٹھے خرید لیں یا کسی ایک کو وکیل بنا لیں اور اگر ایک آدمی ہی خریدتا ہے اس نیت سے کہ دوسروں کو اس میں شریک کرے گا۔ تب بھی جائز ہے اور اگر اپنی طرف سے قربانی کی غرض سے خرید لیتا ہے اور پھر دوسروں کو شریک کرتا ہے تو اگر یہ شخص فقیر ہے تب تو دوسروں کو شریک نہیں کر سکتا ہے۔ ہاں اگر ایک قول کے مطابق اگر غنی ہے تو تب دوسروں کو شریک کر سکتا ہے لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اس رقم کو یہ شخص صدقہ کرے۔

كما قال في الدر المختار مع شرحه رد المحتار كتاب الاضحية ص ۳۱۷ ج ۶

(وصح اشتراك ستة في بدنة شريت لاضحية) اى ان نوى وقت الشراء الاشتراك صح استحسانا والا لا (استحسانا وذا) اى الاشتراك (قبل الشراء احب) اضحیہ کی قیمت پہلے ادا

المعمل له والباقي للآخر) فهذه الثلاثة جائزة (وبطلت) في اربعة اوجه (لو كان الارض والبقر لزيد او البقر والبذر له والآخر ان للآخر) او البقر (او البذر له والباقي للآخر)۔

(۱۲) انجکشن یانی بدن والا تو مفسد صوم نہیں ہے رگ والے میں مجھے تردد ہے باقی علماء کرام دونوں کو مفسد صوم نہیں قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ چیز جو بذریعہ مسامات کے جوف بطن یا جوف دماغ تک پہنچے وہ مفسد صوم نہیں ہے اور انجکشن میں دوا بذریعہ مسامات پہنچائی جاتی ہے۔ وقال في الهداية ص ۱۹۷ ج ۱ ولو اكتحل لم يفطر لانه ليس بين العين والدماغ منفذ والدمع يترشح كالعرق والداخل من المسام لاينافي كما لو اغتسل بالماء البارد۔

(۱۳) ٹیوب ویل سے سیراب کردہ زمین کی فصل میں بیسواں حصہ واجب ہوگا کا ریز تو چشمہ کے حکم میں ہوگا غالباً۔

(۱۴) قبلہ، بغلگیر ہونا لمس بالشہوۃ اور اسی طرح نظر الی الفرج الداخل بالشہوۃ سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔ کذا فی التصحیح ص ۲۶ ج ۳۔

(۱۵) یہ بین گھڑت ہے اس کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں۔

(۱۶) سارا گوشت پوست اس کا چھ برابر حصوں میں تقسیم کر دیں یہ ساتواں حصہ فقراء پر تقسیم کرنا کوئی ضروری امر نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲ ذوالحجہ ۱۳۸۰ھ

ختم قرآن پاک کے موقع پر استاذ کو کپڑے یا نقدی تحفہ میں دینا، مالک اپنے حصے کی فصل کا اور مزارع اپنے حصے کا عشر ادا کرے گا، کیا مجسٹریٹ کے فیصلے سے میاں بیوی میں جدائی ہو جائے گی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک حافظ قرآن ہے جس کی باقاعدہ ماہانہ تنخواہ مقرر ہے۔ کوئی طالب علم قرآن مجید ختم کرنے کے بعد اپنے استاد کو ہدیۃً تحفۃً کوئی چیز مثلاً کپڑے یا نقدی یا کوئی بکری گائے دیتا ہے بغیر جبر و اکراہ اور بغیر طلب کیے تو کیا حافظ کے لیے ان اشیاء کا لینا جائز ہے یا نہ۔

(۴) اس میں بڑی تفصیل ہے۔ اجمالاً یہ ہے کہ جو فیصلہ شریعت کے مطابق ہو وہ درست ہے ورنہ غلط اور مردود ہے۔ جو واقعہ آپ کے پاس پیش ہوا ہو اس کی تفصیل اور فیصلہ کی نقل بھیج کر فتویٰ حاصل کریں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۴ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ

پرانی عیدگاہ شہید کر کے دوسری جگہ منتقل کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مولوی بہاؤ الدین تقریباً ۲۵ سال قبل ایک کنال اراضی برائے عید گاہ چاہ بے والا میں وقف کرتا ہے اور باشندگان ماہڑہ اب تک اس عیدگاہ میں نماز عید ادا کرتے رہے ہیں لیکن اب اشتمال اراضی کی وجہ سے عیدگاہ کا رقبہ مولوی بہاؤ الدین کے بھائی مولوی نصیر الدین کے رقبہ سے ملحق ہو جاتا ہے اور موضع ماہڑہ میں حکومت کی طرف سے برائے عیدگاہ قبرستان مدرسہ وغیرہ کے لیے عوام کو ایک پلاٹ دیا گیا ہے۔ چنانچہ چند آدمی مع بہاء الدین کے جدید عیدگاہ کی بنیاد ڈال کر سابقہ عیدگاہ کو گرانا چاہتے ہیں۔ کیا سابقہ عیدگاہ کا گرانا جائز ہے یا نہیں۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل امور بھی قابل غور ہیں۔

(۱) عیدگاہ کا رقبہ اشتمال کی وجہ سے مولوی نصیر الدین کا ملک ہو جائے گا۔

(۲) سابقہ عیدگاہ کے جنوبی مشرقی کونہ میں تعمیر عیدگاہ سے پہلے ایک مسجد تھی جس کا رقبہ ۳×۳ کرم تھا اس میں مستقل جماعت کا انتظام نہ تھا لیکن کبھی کبھی جماعت ہو جاتی تھی۔ اگر بالفرض عیدگاہ گرا دی جائے تو مسجد کا رقبہ مستثنیٰ ہوگا۔ علاوہ ازیں سامان اور اس میں کاشتکاری کر کے اس کی پیداوار سامان عیدگاہ کسی موقوفہ چیز پر خرچ ہو سکتے ہیں۔

(۳) اس ۲۵ سال کے عرصہ میں عیدگاہ کی عمارت بالکل محفوظ رہی ہے اور کبھی اس کے سامان کے ضیاع کا کوئی خطرہ نہیں ہوا۔ کیا پھر بھی خوف ضیاع کا بہانہ ڈھونڈ کر گرانا جائز ہے۔

(۴) باشندگان ماہڑہ اور شرکاء چاہ بے والا اور خصوصاً مولوی نصیر الدین مالک سابقہ عیدگاہ گرانے پر راضی نہیں ہے۔ چنانچہ اس کے دستخط ثبت کیے گئے ہیں۔

(۵) باشندگان ماہڑہ میں سے اگر کوئی شخص سابقہ عیدگاہ کو مدرسہ کی صورت میں آباد کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

ہم واقعی عیدگاہ گرانے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں اور عیدگاہ کی بقاء کے خواہش مند ہیں۔

محمد قاسم نصیر الدین وغلام قادر محمد عبد العزیز

﴿ج﴾

ایک دفعہ جب یہ زمین عیدگاہ کے لیے وقف کر دی گئی اور اس میں کافی عرصہ عید کی نماز پڑھی گئی ہے اور اس کا وقف صحیح ہو چکا ہے تب یہ زمین ہمیشہ تک کے لیے عیدگاہ رہے گی۔ اس کے وقف کو باطل کرنا یا اس کو بیچ کرنا یا تبدیل کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ نیز اس کو گرانا اور اس کی اینٹیں وغیرہ دوسری جگہ خرچ کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عیدگاہ اب بھی عید کی نماز پڑھنے کے لیے استعمال میں لائی جا سکتی ہے اور اس سے بالکلیہ استغناء واقع نہیں ہو چکا۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحه رد المحتار کتاب الوقف ص ۳۳۸ ج ۳ (وعندهما هو حبسها علی) حکم (ملک الله تعالیٰ وصرف منفعتها علی من احب) ولو غنیا فیلزم فلا یجوز له ابطاله ولا یورث عنه وعلیه الفتوی ابن الکمال وابن الشحنة. وقال الشامی تحته (قوله وعلیه الفتوی) ای علی قولهما یلزمه قال فی الفتح والحق ترجیح قول عامة العلماء بلزومه لان الاحادیث والآثار متظاهرة علی ذلک واستمر عمل الصحابة والتابعین ومن بعدهم علی ذلک فلذا ترجح خلاف قوله اه ملخصاً فقط والله تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ شوال ۱۳۸۶ھ

جو رقم لڑکی کے باپ نے داماد سے لی ہے کیا وہ مہر شمار ہو سکتی ہے، کیا مرد کے لیے سونے کا دانت لگوانا جائز ہے، کیا بوقت نکاح لڑکی کی اجازت ضروری ہے جبکہ وہ کپڑے اور زیور پہن چکی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) کیا لڑکی کا مہر جو اس کا باپ نکاح سے پہلے لڑکے کے باپ سے دو یا اڑھائی ہزار روپیہ وصول کر لیتا ہے۔ یہی مہر نکاح خواں مہر باندھ سکتا ہے یا کہ لڑکا اس کے علاوہ دو اور دے۔

(۲) کیا مرد کو ایک سونے کا دانت لگوانا جائز ہے یا نہ۔

(۳) کیا نکاح کرتے وقت نکاح والی عورت کو نکاح خواں ضرور پوچھے یا کہ اس کے باپ کی اجازت سے نکاح باندھ دے۔ جبکہ نکاح والی عورت کو زیور وغیرہ بھی پہنائے ہوئے ہوں۔

معرفت صوفی نور محمد امر گڑھ چنال چوبارہ دوبہ

﴿ج﴾

(۱) لڑکی اگر نابالغہ ہو یا بالغہ ہو مگر باکرہ ہو تو ایسی لڑکی کا مہر اس کا باپ وصول کر سکتا ہے۔ لہٰذا اگر مہر کی رقم لڑکی کے باپ کو پیشگی دی جائے تو نکاح خواں مہر کی رقم کو مہر ادا شدہ لکھ سکتا ہے اور لڑکے کے ذمہ اس کے علاوہ کچھ دینا ضروری نہیں ہے۔ كما في البحر الرائق باب الاولياء ص ۱۱۰ ج ۳ وانما يملك الاب قبض الصداق برضاها دلالة فبرأ الزوج بالدفع اليه ولهذا لا يملك مع نهيها والجد كالاب كما في الخانية الخ

(۲) چاندی کا دانت لگوانا تو بالاتفاق جائز ہے اور سونے کے دانت لگوانے میں اختلاف ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ اس کو ناجائز کہتے ہیں اور صاحبین رحمہما اللہ اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ سونے کا دانت نہ لگوایا جائے۔ كما في الدر المختار مع شرحه رد المحتار كتاب الحظر والاباحة فصل في اللبس ص ۳۶۱ ج ۶ (ولا يشد سنه) المتحرك (بذهب بل بفضة) وجوزهما محمد (ويتخذ انفاً منه) لان الفضة تنتن

اور امداد الفتاوی ص ۱۲۷ ج ۴ پر ہے اختلاف ہے اس لیے گنجائش ہے مگر اولیٰ احتیاط ہے کذا فی الدر المختار۔

(۳) اگر لڑکی نابالغہ ہو تب تو لڑکی سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر لڑکی بالغہ ہے تب اس کی رضامندی سے نکاح ہوگا۔ خواہ نکاح سے قبل اس سے پوچھ لیا جائے اور وہ کسی کو اختیار دے دے اور وہ شخص اس کی طرف سے ایجاب و قبول کر لے یا نکاح کے بعد اس سے پوچھا جائے اور نکاح اس کا باپ پڑھا دے اور اس کو پتہ چل جانے کے بعد وہ اس نکاح کو منظور کر لے یا خاموشی اختیار کر لے تو ان صورتوں میں نکاح ہو جاتا ہے بہرحال اس میں تفصیل ہے جس صورت میں شک ہو تو وہاں کسی معتمد عالم دین سے دریافت کر لیا کریں یا پھر صورت لکھ کر ہمارے پاس دار الافتاء میں بھیج دیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ شوال ۱۳۸۶ھ

ناشزہ عورت کے ہاں غلط طریقہ سے پیدا ہونے والی اولاد اس کے شوہر کی وارث بنے گی

اگر کوئی شخص وارثوں کو محروم کر کے تمام جائیداد ہبہ کر کے مرا ہو اب کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) ہندہ نے عرصہ ۳۵، ۳۶ سال سے شوہر سے نشوز اختیار کر لیا دوسری جگہ اولاد پیدا کرلی رہتی رہی اب اس کے شوہر کو ہر چند کہا گیا طلاق دینے پر آمادہ نہ ہوا اب کوئی عرصہ دو سال سے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے رجوع کر کے طلاق کر دی اور مر گیا اب ورثاء سب اس کے لڑکے کو جو کہ بعد از نشوز دوسرے شخص سے پیدا ہوا ہے اس کی جائیداد سے حصہ نہیں دینا چاہتے لیکن لڑکا اور اس کے حمایتی بحکم الولد للفراش الحدیث اس لڑکے کو محروم نہیں ہونے دیتے... ہاں مطلق نے طلاق نامہ میں نہیں لکھا کہ یہ لڑکا میرا نہیں بلکہ ولد الزنا ہے تو کیا اس کے یہ الفاظ حرمان از ارث کے لیے کوئی حیثیت نہیں اور کیا اس میں بھی قضاء قاضی یا قائم مقام قاضی شرط ہے۔

(۲) زید اپنی جائیداد سارا تملیک و ہبہ کی غیر وارث کر کے مر گیا ہے وارث زندہ موجود ہے مگر اس کو قطعی طور پر محروم کر گیا۔ سو کیا اس کی یہ تملیک جو کہ کاغذات مال میں عمل درآمد بھی کرا دیا گیا ہے صحیح ہے یا نہ اور وارث کو محروم کرنے کا گناہ مرا ہوا کو وارث مذکور کا حق پہنچتا ہے۔

محمد اکرم [illegible]

﴿ج﴾

(۱) شریعت نے قانون مقرر کیا ہے کہ جس شخص سے نکاح ہوا ہے نسب اسی کا حق ہے۔ البتہ اگر وہ خود اس کی نفی کرے یعنی شوہر ہی خود کہے کہ میرا نطفہ نہیں اور دو صورت گواہ زنا ہونے کے عورت بھی اس نفی میں اس کی تصدیق کرے تب اس سے نسب ثابت نہ ہوگا مگر حاکم شرعی کو کسی دلیل قطعی سے خود شوہر کا راست گو ہونا یقینا معلوم نہیں ہو سکتا اس لیے اس کے اقرار کرنے پر حاکم شرع سکوت نہ کرے گا بلکہ مقدمہ قائم کر کے لعان کا قانون نافذ کرے گا جب یہ قاعدہ معلوم ہو چکا جس کی تصریح کتب فقہ میں بنا بر حدیث الولد للفراش وللعاهر الحجر موجود ہے اب صورت مسئولہ میں چونکہ صاحب حق یعنی شوہر نے نسب کی نفی کی ہے لہٰذا ہندہ سے جو اولاد پیدا ہوئی ہے اس کو شوہر کے ترکہ سے حصہ نہیں ملے گا۔ امداد الفتاوی ص ۴۵۴ و ۴۵۵ ج ۴۔

(۲) جو شخص اپنی اولاد کو بوجہ ناراضگی بے تحقیق محروم الارث کردے سو یہ امر شرعاً بے اصل ہے اس سے اولاد کا حق باطل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وراثت ملک اضطراری و حق شرعی ہے بموجب یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الایۃ اور لازم استحقاق کے لیے ہے البتہ محروم الارث کرنے کا طریقہ یہ ممکن ہے کہ اپنی حیات اور صحت میں اپنا کل مال کسی کو ہبہ یا مصرف خیر میں وقف کردے اور اپنی ملک سے خارج کردے اس وقت اس کا بیٹا کسی چیز کا مالک نہیں ہوسکتا۔ تو بنا بریں صورت مسئولہ میں چونکہ زید نے اپنی جائداد کو اپنی ملک سے خارج کردیا ہے اس لیے اس کا بیٹا وارث نہیں ہے۔ ولو کان ولدہ فاسقا واراد ان یصرف مالہ الی وجوہ الخیر ویحرمہ عن المیراث ھذا خیر من ترکہ عالمگیری ص ۶۵ ج ۳ واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

دس من گندم میں سے اگر ایک من صدقہ کرنے کا رواج ہو تو کیا یہ گندم مسجد پر خرچ کی جاسکتی ہے، پیران دے پیر کے نام جو چالیسواں حصہ دیا جاتا ہے اس کو مسجد پر صرف کرنا، نماز جنازہ کی جماعت سے کچھ فاصلہ پر عورتوں کا نماز جنازہ پڑھنا، جب عورت کو روزہ کی حالت میں ماہواری شروع ہو گئی تو روزہ ٹوٹ گیا، اگر کسی جانور کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو جماعت سے نماز پڑھے یا جانور ذبح کرے، ماں اور بیٹی نے دو بھائیوں سے شادیاں کیں اب ان کی اولاد آپس میں رشتے کیسے کرے گی

﴿س﴾

محترمی جناب مفتی صاحب دام اقبالہ

عرض ہے کہ بندہ کو مندرجہ ذیل مسائل کے متعلق کچھ وضاحت کی ضرورت ہے برائے کرم قرآن و حدیث سے مطلع فرمائیں

(۱) ہمارے علاقے میں لوگ ایک خاص طریقے سے خیرات نکالتے ہیں مثلاً ایک آدمی کی دس من گندم ہے وہ اس میں سے ایک من گندم بطور خیرات دیتا ہے۔ اگر یہ ایک من گندم مسجد کی تعمیر یا مرمت میں خرچ کردی جائے تو کیا درست ہے۔

(۲) بعض لوگ پیران پیر صاحب کی ارواح دینے کے لیے اپنی فصل میں سے چالیسواں حصہ نکالتے ہیں

اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا جائز ہے۔ مہربانی فرما کر وضاحت سے سمجھائیں۔ کیا اسے بھی مسجد کی ضرورت میں استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

(۳) جنازہ کے موقع پر جبکہ نماز جنازہ کھڑی ہو عورتیں پانچ قدم کے فاصلہ پر آ کر بیٹھ جاتی ہیں کیا اس طرح کرنا اور اسی فاصلہ پر یہ جنازہ پڑھیں تو درست ہے۔

(۴) ایک عورت نے روزہ رکھا ہے۔ ماہ رمضان کا مہینہ ہے اسے ماہواری جاری ہو گئی کیا یہ روزہ توڑ سکتی ہے یا نہیں۔

(۵) ایک آدمی ہے جو کسی حلال جانور کو ذبح کرنے کی تیاری میں ہے۔ نماز کا وقت بھی قریب ہے۔ عورت نے اسے اپنی خواہش کے لیے مجبور کر دیا ہے۔ جانور کی حالت نزع ہے کہ اگر دیر کی جائے تو مر جائے گا اب اسے کیا کرنا چاہیے۔

(۶) ماں اور بیٹی نے دو بھائیوں سے شادی کر لی ہے۔ اگر ان کی اولاد لڑکے اور لڑکیوں کی ہو تو یہ کس طرح رشتہ کریں۔

السائل محمد شاہد ولد جناب شاہ زادہ [illegible]

﴿ج﴾

(۱) جائز ہے لیکن عشر کا صرف کرنا مسجد کی تعمیر میں ناجائز ہے۔ ہاں اگر یہ خیرات نفلی ہو تو جائز ہے۔

(۲) عوام کے لیے ایسے حصے مقرر کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ البتہ اگر بدون تعیین حصص ایصال ثواب کی خاطر کیا جائے تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مسجد کی تعمیر کا چندہ دیتے وقت یہ نیت کرے کہ اس کا ثواب پیران پیر کو بخشتا ہوں تو جائز ہے۔

(۳) عورتوں کے لیے جائز نہیں ہے۔

(۴) روزہ تو جاتا رہا لیکن اس کی قضا اس کے ذمہ واجب ہے اور اس کا توڑنا اس کے لیے جائز ہے۔

(۵) یہ تو پہیلی معلوم ہوتی ہے آئندہ کے لیے پہیلی ہم سے مت پوچھیے۔

(۶) یہ رشتہ جائز ہے۔ واللہ اعلم

عبدالرحمن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ

عذر کی وجہ سے مسجد میں نہ جاسکنے والا شخص گھر میں نابالغ بچوں اور جوان سال بیٹی کی جماعت کرا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) زید کسی عذر کی بناء پر مسجد نہیں جا سکتا۔ گھر میں اپنی عورت اور جوان سال بیٹی کے ساتھ جماعت کراتا ہے۔ کبھی صرف بیٹی، کبھی صرف عورت اور کبھی نابالغ بچے کے ساتھ جماعت کراتا ہے۔ کیا مذکورہ بالا تمام صورتوں میں جماعت درست ہے۔

(۲) ایک امام اور ایک مقتدی مرد کی بصورت جماعت ہے تو مقتدی امام سے دائیں طرف ذرا پیچھے لیکن متصل جیسے مقتدی مرد کھڑا ہوتا ہے کیا اسی طرح زید بھی گھر میں اپنی زوجہ یا جوان بیٹی کے ساتھ جماعت کرا لے یا کوئی اور صورت ہے۔ براہ کرم تفصیلی جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

المستفتی عبدالرحمن معروف چوہان بمعرفت حضرت اقدس مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

(۱) واضح رہے کہ بلا عذر شرعی ترک جماعت مسجد دائمی طور سے معصیت ہے اور اصرار اس پر فسق ہے لیکن اگر کبھی اتفاق سے مسجد میں جماعت نہ ملے تو گھر پر عورتوں بچوں کو شامل کر کے جماعت کرے جیسا کہ در مختار میں ہے اور حدیث [illegible] سے ثابت ہوتا ہے کہ مردوں کو بلا عذر گھر پر جماعت نہ کرنی چاہیے بلکہ مسجد میں آئیں اور شریک جماعت ہوں۔ نیز معلوم رہے کہ مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثلاً اس کی زوجہ یا ماں بہن وغیرہ کے موجود ہو۔ ہاں اگر کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

(۲) اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اس کو چاہیے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد۔ ویکرہ تحریما جماعة النساء الخ کما تکرہ امامة الرجل لهن فی بیت لیس معهن رجل غیره ولا محرم منه کاخته وزوجته (درمختار باب الامامة ص ۵۶۵ ج ۱) وفی الشامیة باب الامامة ص ۵۷۲ ج ۱ المرأة اذا صلت مع زوجها فی البیت ان کان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان کان قدماها خلف قدم الزوج جازت صلاتهما الخ لو اقتدت به متاخرة عنه بقدمیها صحت صلاتها الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اہل سنت والجماعت لڑکی مرزائی شوہر کے پاس نہیں رہ سکتی
جو غیر مسلم ملک چھوڑ کر چلے گئے ہوں اُن کا قرضہ کیسے ادا کیا جائے

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسائل کہ

(۱) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرو سے کر دیا ہے۔ کچھ مدت کے بعد عمرو نے مرزائی جماعت لاہوری کے امیر کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے اور وہی مذہب اختیار کر لیا۔ اب زید نے اپنی لڑکی کو کہا کہ بموجب حکم شرع کے نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ اب تو میرے پاس آ کر بیٹھ جا مگر اس نے انکار کر دیا اور عمرو کے گھر آباد ہے اور وہ لڑکی مذہب اہل سنت پر ہے۔ زید اس سے تعلق رکھ سکتا ہے یا نہیں اور نیز زید کی وارث ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) جو غیر مسلم بوقت انقلاب کسی پر قرضہ چھوڑ گئے ہیں وہ رقم اگر حکومت کو دی جائے تو بازپرس اور گرفتاری کا خوف ہے، وہ رقم کہاں خرچ کی جائے مساکین کو دی جائے یا کسی اور مصرف پر لگا دی جائے تاکہ بار ادا ہے۔

(۳) جو رقبہ اراضی مرہونہ بموجب قانون انگریزی زائد المیعاد ہو کر بہت عرصہ سے مرتہن کے نام ملکیت درج ہو گئے ہوں کیونکہ ساٹھ سال تک مالک نے فکر نہیں کرائی۔ اس میں مالک کا حق رہا ہے یا زائل ہو چکا ہے۔ نیز اس اراضی کے مالک سے کوئی موجود نہ رہا ہو تو کیا کیا جائے۔

سلطان احمد مقام سلیمان چہلہ ضلع جہلم

الجواب

(۱) زید کو اس لڑکی سے تعلق رکھنا جائز نہیں کیونکہ اگر واقعی عمرو مرزائی بن گیا ہے تو عمرو کا نکاح اس مسلمان عورت کے ساتھ نہیں رہا۔ اب نکاح نہ رہنے کے بعد اس عورت کا مرزائی کے ساتھ آباد رہنا ناجائز و حرام و کبیرہ گناہ ہے اور اپنے ایمان ضائع کرنے کا شدید خطرہ ہے جو کسی طرح شرعاً جائز نہیں۔ لہٰذا اس عورت کو سمجھایا جائے کہ اس مرزائی سے علیحدہ ہو جا۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اس کے پاس رہو گی اور اگر تائب نہ ہو تو کچھ عرصہ کے بعد کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکو گی جس کے ساتھ آباد رہنے میں دین و ایمان محفوظ رہیں گے۔ اگر زید کی لڑکی مان جائے تو زید اس کے ساتھ تعلق رکھے ورنہ اس سے تعلق منقطع کرے شرعاً قطع تعلق کرنا لازم ہے۔ نیز جب تک یہ عورت مرزائیت کو کفر سمجھے گی اور مرزائی مذہب کو کافر سمجھے گی اور ایمان و اسلام پر رہے گی تو زید کی وراثت سے محروم نہ ہو گی۔

(۲) اگر وہ غیر مسلم زندہ ہوں اور نیز ان کا پتہ کیا جا سکے تو ان کو اطلاع کی جائے کہ اپنی رقم لے جائیں اور اگر ان کا کوئی پتہ نہ ہو اور نیز ان کے اقرباء اور ورثاء کا پتہ نہ ہو اور نہ ان کا پتہ کیا جا سکے تو پھر اس رقم کو دینی مدارس اور مساکین پر صرف کر دیں۔

(۳) یہ زمین مرہونہ راہن ہی کی ملکیت ہے۔ مرتہن کے نام ملکیت درج ہونے سے مرتہن مالک نہیں بن جاتا۔ البتہ مرتہن وہ رقم جتنے میں وہ زمین اس نے گروی رکھی تھی وہ اس کا حق ہے۔ اسے وصول کر سکتا ہے اگر اس نے وہ رقم مرہونہ زمین کے پیداوار آمدنی سے وصول کر لی ہے یا اپنے حق سے بھی زیادہ وصول کیا ہے۔ تو زمین اور اپنے حق سے زیادتی، مرحوم کا کوئی وارث زندہ ہو تو اس کے حوالہ کر دے ورنہ حکومت اس زمین اور زیادتی کی مالک ہے۔ حکومت کے حوالہ کر دے اور اگر مرتہن نے اپنا حق وصول نہیں کیا تو آمدنی سے حق پیداوار وصول کرنے کے بعد مرحوم کا وارث ملے تو اس کے حوالے کرے گا اور وارث کے نہ ہونے کی صورت میں یہ حکومت کے حوالہ کرے گا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی
الجواب صحیح [illegible] عفا اللہ عنہ

کیا نکاح خواں کے لیے سرکاری فیس سے زیادہ رقم لینا جائز ہے

نماز میں درود کے بعد "یا مؤلف القلوب الف بین قلوبنا" پڑھنا

﴿س﴾

(۱) موجودہ مسلم عائلی قوانین میں نکاح رجسٹرار کے بارے میں عرض ہے کہ سرکاری طور پر فیس نکاح مبلغ دو روپے ہے جس میں ۴۰ فیصد یونین کونسل کو ادا کی جاتی ہے۔ جیسے کہ قوانین سے واضح ہے۔ اب نکاح رجسٹرار کو دولہا کی طرف سے آٹھ دس روپے مقررہ فیس سے زائد عموماً لوگ دیتے ہیں ان کا لینا شرعاً کیسے ہے۔ فیس کے بارے میں عبارت درج ہے ملاحظہ فرما دیں۔ دفعہ کے تحت درج رجسٹر کی جانے والی شادی کے درج رجسٹر کرنے کے لیے دولہا یا اس کے نمایندے کی طرف سے نکاح رجسٹرار کو مبلغ ۲ روپے بابت رجسٹریشن فیس ادا کیے جائیں گے یا اگر مہر ۲۰۰۰ سے زائد ہو تو فیس مہر کے ہر ہزار روپے پر ایک روپیہ فی ہزار کی شرح سے لگائی جائے گی جو زیادہ سے زیادہ بیس روپے تک ہو سکتی ہے۔ اس فیس میں سے ۶۰ فیصد اپنے لیے رکھے گا اور بقیہ یونین کو ادا کرے گا۔

(۲) ایک شخص تشہد میں دعا کے بعد جائز محبت کے لیے یا مقلب القلوب الف بین قلوبنا پڑھ کر سلام پھیرتا ہے۔ کیا اس کی نماز درست ہے۔ بینوا توجروا

كان مدعوا لها. شامی باب المحرمات ص ۳۳۷ ج ۶ واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

سالگرہ منانا نہایت ہی قبیح رسم ہے ختم کرنے کے لیے ہر طرح قربانی دینی چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے معاشرہ میں سالگرہ کی رسم کا عام رواج ہے۔ شرعاً اس کی کیا حیثیت ہے۔ اگر جائز ہے تو اس کی ایک آدھ مثال تحریر فرمائیں۔

﴿ج﴾

فتاویٰ دار العلوم (امداد المفتین) ص ۸۳ ج ۲ میں اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا ہے کہ یہ تمام رسمیں سخت بری ہیں۔ ان کو ثواب اور ضروری سمجھنا بدعت و گمراہی ہے۔ آج کل مسلمانوں نے عام طور پر انہیں رسموں نے تقریباً مذہب بنا دیا ہے۔ عوام تو ان کو فرض تک پہنچا چکے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے ان کے مٹانے کی کوشش کی جائے اور سمجھنے سمجھانے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اگر یہ کوئی ثواب کا کام ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور دوسرے حضرات سلف اس کو نہ چھوڑتے کیونکہ وہ تو ہر نیک کام کے عاشق تھے۔ مگر کسی ایک ضعیف روایت میں بھی اس کا ثبوت ان حضرات سے نہیں ہوتا۔ بلکہ علماء نے ان کے بدعت و ناجائز ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔

اسی طرح اسی قسم کے ایک استفتاء کے جواب میں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں۔ جو اصلاح الرسوم مصنفہ مولانا تھانوی رحمہ اللہ علیہ کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل کیا گیا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں جو رسوم مروجہ زمانہ کے کسی جہت شرعیہ سے نادرست اور گناہ ہیں۔ ان کے عدم جواز میں تو کچھ کلام نہیں ہے۔ مگر جو رسوم کہ فی نفسہ مباح ہیں۔ خواہ بدرجہ مندوب و مستحسن پہنچے ہوئے ہیں۔ اگر عوام ان کو بطور واجب ہونے کے کرنے لگیں یا مثل ان کے ساتھ برتاؤ واجب کا کرنے لگیں کہ ان کے ترک سے عتاب اور ملامت ہونے لگے اور باوجود عدم وجوب کے ان کے ارتکاب کی تاکید کی جائے اور تارک پر ملامت ہونے لگی تو جیسا کہ اب اکثر بلاد اور اکثر علاقوں میں باعتبار اکثر رسوم کے ایسے ہی مشاہد ہیں تو لاریب یہ التزام اور مواظبت نادرست اور موجب معصیت ہے اور اگر خود مرتکب رسم اس عقیدہ سے اور خیال سے بری ہے تب بھی بر اندیشہ فساد عقیدہ عوام اس کا ارتکاب نادرست ہوگا۔ چنانچہ کتب فقہ و حدیث سے یہ امر ظاہر و باہر ہے۔ ایسے وقت میں تارک رسوم اور ماحی بدعات اور سالک رواج طریق سنیہ بے شک مثاب اور ماجور ہوگا۔ علی ما دلت علیہ الاحادیث الصحیحة

والروايات الفقهية المستندة المعتبرة الصريحة انتهى بلفظه فقط والله تعالى اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

امام کا نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین خلاف سنت ہے

جس زمین کو آبیانہ دیا جائے اس میں عشر واجب ہوگا یا نصف عشر

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) اگر نماز جنازہ میں رفع یدین قصداً کرے اعادہ صلوٰۃ لازم ہے یا نہیں اور اگر بھول کر رفع یدین کیا تو پھر کیا حکم ہے۔

(۲) آج کل جن زمینوں کو نہروں کا پانی سیراب کرتا ہے اور ٹھیکہ آبیانہ وصول کیا جاتا ہے ان زمینوں پر عشر ہے یا بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے۔ بینوا توجروا۔

﴿ج﴾

(۱) نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانا خلاف سنت ہے۔ اعادہ صلوٰۃ لازم نہیں۔

(۲) نہری زمینوں میں جن میں پانی کا محصول دیا جاتا ہے نصف عشر واجب ہے۔ کما فی الدرالمختار باب العشر ص ۳۲۸ ج ۲ ویجب نصفه فی مسقی غرب و دالیة الخ وفی کتب الشافعیة او سقاه بماء اشتراه وقواعدنا لا تاباه الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۸ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

جھینگا مچھلی حلال ہے یا نہیں، داڑھی کو خضاب یا مہندی لگانا اور جڑی حلال ہے یا نہیں اور سری کا کیا حکم ہے، اذان کے دوران کلام پاک کی تلاوت جاری رکھنا، حلال جانوروں کے کپوروں کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) حلال جانور کے کپورے (خصیے) حلال ہیں یا حرام۔

(۲) ٹرنیا مچھلی (جھینگا مچھلی) حلال ہے یا حرام۔

(۳) داڑھی یا سر کے بالوں کو خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں نیز مہندی کا کیا حکم ہے۔

(۴) مرغی مچھلی کا کیا حکم ہے اور اوجھڑی کے حکم سے بھی مطلع فرمائیں۔

(۵) قدیم مسجد کو شہید کر کے از سر نو تعمیر کرنے میں نئی مسجد قدیم کو برابر ثواب ملے گا یا نہیں۔

(۶) اذان ہوتے ہوئے قرآن کی تلاوت جاری رکھی جائے یا ترک کر دی جائے۔ بینوا توجروا

حاجی نصیح الدین مدرسہ قرآن مرچنٹ نئی دہلی

الجواب

( ) حلال جانوروں کے بعض اجزاء (حصے) بھی حرام ہیں۔ درمختار کے مسائل شتی ص ۳۴۹ ج ۵ میں فقہاء نے سات اعضاء کو حرام شمار کر دیا ہے اور وہ یہ ہیں: الحیاء والخصیة والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذکر اھ

(۲) جھینگا دریائی اگر از قسم مچھلی ہے تو حلال ہے اور اگر از قسم مچھلی سے نہیں تو حرام اس کی تحقیق کر لی جائے۔

(۳) خضاب سرخ بالاتفاق جائز بلکہ مستحب ہے اور سیاہ خضاب جہاد میں ہیبت دشمن کے لیے بھی جائز ہے اور محض زینت کے لیے مختلف فیہ ہے۔ عام مشائخ کا قول کراہت کا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے جائز رکھا ہے لیکن احتیاط اور راجح نہ کرنا ہے۔ اتفق المشائخ ان الخضاب فی حق الرجل بالحمرة سنة وانه من سیماء المسلمین و علاماتهم واما الخضاب بالسواد فمن فعل ذلک من الغزاة لیکون اهیب فی عین العدو فهو محمود منه اتفق علیه المشائخ ومن فعل ذلک لیزین نفسه للنساء او لیحبب نفسه الیهن فذلک مکروه علیه عامة المشائخ وبعضهم جوز ذلک من غیر کراهة وروی عن ابی یوسف انه قال کما یعجبنی ان تتزین لی یعجبها ان اتزین لها کذا فی الذخیرة (عالمگیری ص ۳۵۹ ج ۵)

مولانا تھانوی رحمہ اللہ امداد الفتاویٰ ج ۴ میں لکھتے ہیں کہ سیاہ خضاب حرام ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی تاویل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ مراد ابو یوسف رحمہ اللہ کی سیاہی سے گہرا سرخ ہے۔ کیونکہ گہرے سرخ میں سیاہی آ جاتی ہے۔ مہندی جائز ہے۔

(۴) مرغی اور اوجھڑی کا کھانا جائز ہے۔

مدرسے کا فنڈ درج ذیل صورت میں مدرسہ کی مسجد پر لگ سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کہ ہمارے مدرسہ میں ایک مسجد کی ضرورت ہے۔ مسجد کا علیحدہ فنڈ نہیں ہے۔ تو مدرسے کے فنڈ میں سے مسجد کی تعمیر کس طرح کی جا سکتی ہے

محمد صادق عزیز ... مہتمم مدرسہ اشاعت القرآن ... تحصیل و ضلع ملتان

﴿ج﴾

مدرسہ کا روپیہ جو زکوٰۃ کے فنڈ سے نہ ہو یا زکوٰۃ ہو لیکن تملیک شدہ ہو تو مسجد پر لگانا مدرسہ کی مسجد پر لگ سکتا ہے اور مسجد ولی پر نہیں لگ سکتا۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی قاسم العلوم ملتان

۱۰ صفر ۱۳۹۵ھ

چور اگر قرآن کریم ہاتھ میں پکڑ لے اور مالک مال مسروقہ اسے نہ چھوڑے تو قرآن کی توہین نہیں ہوتی، کیا درج ذیل شرائط کے ساتھ زمین خرید پر دینا جائز ہے، کیا قرآن کریم سر پر رکھ کر حلف اٹھانا صحیح ہے، اگر کوئی کہے کہ "فلاں لڑکی سے نکاح کروں تو ماں بہن سے کروں" پھر نکاح ہو جائے اب کیا حکم ہے، سالی سے زنا کرنے سے نکاح باطل کیوں نہیں ہوتا حالانکہ جمع بین الاختین ہے، کسی نے دو من گندم ادھار لے کر چھ ماہ کے بعد لوٹانا، وجوب زکوٰۃ کے لیے چاندی اور نوٹوں کی مقدار کیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) زید کی ہمشیرہ کا زیور چوری ہو گیا تو زید نے چور کے پاؤں کے نشانات کو دیکھتے دیکھتے جا کر عمرو کے گھر جا پہنچا اور یقین ہو گیا کہ چور یہی ہے تو عمرو نے گھر سے قرآن شریف اپنی جان بچانے کی خاطر لے کر آیا کہ مجھے چھوڑ دیجیے۔ چنانچہ مال مسروقہ کا مالک یعنی زید قرآن مجید کی عزت کرتے ہوئے اس چور کو چھوڑ دیتا ہے اگر چور کو نہ چھوڑتا تو کیا اس شکل میں قرآن کی بے حرمتی ہوتی۔

اپنا مطالبہ جاری رکھے تو یہ قرآن پاک کی توہین نہیں۔

(۲) ٹھیکہ کی یہ صورت درست نہیں۔ اس طرح قرض دینے کی شرط پر زمین ٹھیکہ پر دینا جائز نہیں۔

(۳) وفی العالمگیریۃ ص ۵۳ ج ۲ وقال محمد بن مقاتل الرازی لو حلف بالقرآن یکون یمینا وبہ اخذ جمہور مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ مندرجہ بالا کلمات سے قسم ہو جاتی ہے۔

(۴) ان کلمات کی وجہ سے کوئی کفارہ نہیں آتا۔ زید کا نکاح لڑکی مذکورہ سے منعقد ہو گیا ہے۔

(۵) لا یبطل نکاح بل یحرم وطی المنکوحۃ الی حیضۃ ای العزلی بھا۔

(۶) استقراض الحنطۃ یجوز واما بیعہ بالمثل فلا یجوز التفاضل والنسیئۃ فیہ

(۷) ساڑھے باون تولہ چاندی غنی ہونے کے لیے نصاب ہے۔ پس اگر کسی کے پاس اس قدر چاندی یا اس کی رقم یا مال تجارت موجود ہے تو اس کو صاحب نصاب کہا جائے گا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

جو شخص قرآن میں لحن جلی کرتا ہو قاری کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے

﴿س﴾

ھل الرخصۃ للفاضل ان لا یصلی خلف المفضول بناء علی ان الجماعۃ قلو قضوہ (الفاضل) فی شیء کان بینہ وبین رجل من الجماعۃ ویصلی فی بیتہ دائماً وفی الحدیث فاحرق علیھم بیوتھم وھھنا نعت الفاضل والمفضول (۱) الفاضل عالم تقی لبس القاء کاتقاء من سلف من الاخیار الصالحین کحضرۃ الگنگوہی وحضرۃ النانوتوی وحضرت التھانوی رحمھم اللہ وامثالھم حافظ خطیبٌ مجتنب عن الحرام ما استطاع بوسعھم بغیر اجرۃ (۱) المفضول حافظ غیر عالم جاھل عن الاحکام الشریعۃ یقرء القران بحیث لا یحافظ لصحۃ القرءۃ وترکیب الفاظھامعنی یفوت معانی القران بل ینعکس مراد کلام اللہ الجلیل کقراءۃ الفاتحۃ الی مالک یوم الدین، نستعین، نعبد، ولا الضالین بدل ولا الضالین وغیرہ ذالک من سائر القران وھو مع ذالک مستاجرٌ بالامامۃ۔

المستفتی ڈاکٹر ضیاء الحسن انصاری اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر ڈاکخانہ دوسیلا نوالی مظفر گڑھ (پنجاب)

﴿ج﴾

اگر فی الواقعہ وہ چھوٹی بستی ہے یعنی قریہ صغیرہ تو اس میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جمعہ و عیدین جائز نہیں۔ ان کا ترک لازم ہے اور اگر قریہ کبیرہ یا قصبہ ہے جس میں شہر کی علامتیں پائی جائیں گو اس کی آبادی تقریباً چار ہزار نفوس پر مشتمل ہو تو اس میں جمعہ و عیدین جائز ہیں۔ صورت مسئولہ میں دیکھا جائے کہ بستی کس قسم کی ہے۔ اس کے مطابق عمل کیا جاوے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ

۲۴ صفر ۱۳۸۰ھ

جس شخص نے مسجد کی زمین پر دکان بنوائی ہو اس کا کرایہ اس کے لیے جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ محلہ کی ایک مسجد ہے اور اس کے ارد گرد کچھ زمین فارغ پڑی تھی جو اس مسجد کی سمجھی جاتی تھی اور وہاں کچھ آوارہ قسم کے لوگ آ کر تاش بازی اور جوا وغیرہ کھیلتے تھے اور گھوڑے وغیرہ باندھتے تھے۔ مسجد مذکورہ کے نمازیوں کو سخت تکلیف پہنچتی تھی۔ زید اسی محلے کا ایک آدمی تھا دوسرے محلے والوں کو کہا اس خالی زمین میں دکان تیار کرائیں چندہ اکٹھا کر کے کرایہ ان کا مسجد پر خرچ کیا جائے کیونکہ مسجد بے کس ہے مگر دوسروں نے کچھ التفات نہ کیا پھر اس نے کہا کہ اگر تم لوگ چندہ نہیں دیتے تو میں اپنی جانب سے خرچ کرتا ہوں بشرطیکہ کرایہ بھی میں خود لوں گا اور فائدہ یہ ہوگا کہ نمازی اس مصیبت سے چھوٹ جائیں گے دوسرے لوگوں نے کہا بے شک بنا سکتے ہو زید نے وہ مکان خود تعمیر کرنے اور ان کی اجرت خود لیتا ہے اور مسجد کی خدمت بھی کرتا ہے یعنی جھاڑو صفائی اور نمازیں بھی پڑھاتا ہے جمعہ کے لیے تو انہوں نے ایک اور آدمی مقرر کیا ہوا ہے باقی اکثر نمازیں وہی پڑھاتا ہے۔ کیا اس کے لیے یہ کرایہ لینا جائز ہے یا نہ۔ چند سو روپے خرچ کر چکا ہے اگر نا جائز ہے تو کیا کرنا چاہیے۔ صورت تحریر فرمائیں

احمد حسن

﴿ج﴾

کرایہ لینا جائز نہیں مکان بنانے والا اگر اسے اپنی طرف سے وقف کر سکتا ہے تو وقف کر کے ثواب حاصل کرے یا لوگوں سے چندہ کر کے اپنی خرچ شدہ رقم وصول کرے اور مکان مسجد کے ہو جائیں گے اور نہ ملبہ اٹھا

ماموں نے بھانجے کو بچی کا رشتہ دیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ لڑکے نے نانی کا دودھ پیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مسمی محمد قاسم نے اپنی لڑکی مسماۃ زینب کا جو کہ عرصہ تین سال کا گزر چکا ہے ہمراہ غوث بخش جو کہ رشتہ میں میرا حقیقی بھانجا ہے شادی کر دی ہے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ واقعی غوث بخش نے میری والدہ آمنہ عرف ایمنہ کا دودھ پیا ہے۔ اس کی شہادت چار مردوں اور دو عورتوں نے حلفیہ دی ہے اور تصدیق کی ہے کہ ہم نے چشم خود دیکھا ہے کہ غوث بخش نے میری والدہ کا دودھ پیا ہے۔ تین یوم کا تھا اور نانی کا دودھ پینے لگا۔ چھ ماہ تک دودھ پیتا رہا ہے۔

اندریں صورت کیا شرعاً نکاح باقی ہے یا نہ۔ اگر نہیں رہا تو قرآن و سنت سے اس مسئلہ کو واضح فرماویں۔
غوث بخش بھی تسلیم کرتا ہے کہ گواہ سچے ہیں۔

محمد قاسم ولد نازک تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

﴿ج﴾

اگر دودھ پینے پر دو معتمد علیہ گواہ موجود ہیں اور غوث بخش بھی ان کی تصدیق کرتا ہے تو حرمت رضاع ثابت ہے غوث بخش پر لازم ہے کہ اس عورت سے متارکت کر دے اور زبان سے کہہ دے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سوتیلی خالہ سے بھی نکاح حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میری والدہ کی باپ سے تھی اور والدہ کی طرف سے سوتیلی ہمشیرہ (گویا میری خالہ) میرے چچا کے گھر آباد تھی۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر چچا فوت ہو گئے۔ اب یہ خالہ کو میرا بھائی حق میں رکھنا چاہتا ہے عمر کا فرق نہیں ہے تقریباً عمر برابر ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جلد از جلد جواب تحریر فرمائیں۔

عبد الغفار ہیڈ ماسٹر تحصیل خانیوال ضلع ملتان

﴿ج﴾

خالہ کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ ولا یحل للرجل ان یتزوج بامہ (الی ان قال) ولا بعمتہ ولا

سحاقه وتدخل فيها العمات المتفرقات والخالات المتفرقات الخ (ہدایہ ص ۲۸۹ ج ۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۶ صفر ۱۳۹۱ھ

مزنیہ کی لڑکی کے ساتھ زانی کا نکاح حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کا بکر کی بیوی سے ناجائز تعلق ہے بکر نا جائز تعلق ہونے سے پہلے بکر کی بیوی کے دو بچے جس میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی موجود تھے چند دنوں بعد تعلق ختم ہو گیا۔ بکر نے اپنی اس لڑکی کا نکاح جو پہلے موجود تھی زید کے چھوٹے بھائی سے کر دیا چھ سال اس کے گھر آباد رہی جس سے دو بچے ہوئے چھ سال کے بعد کسی وجہ سے میاں نے طلاق دے دی۔ اب عرصہ ایک سال سے زید کے پاس رہتی ہے۔ لہذا علماء دین شریعت کی رو سے بتائیں کہ آیا اس کا نکاح زید کے ساتھ ہو سکتا ہے یا کہ نہیں۔

حکیم محمد حبیب احمد بن ولی وزارت نقشہ

﴿ج﴾

جس عورت کے ساتھ زید کے ناجائز تعلقات تھے اس عورت کی اولاد سے (چاہے وہ ناجائز تعلقات سے پہلے کی ہو یا بعد کی) زید کا نکاح جائز نہیں۔ لہذا زید پر لازم ہے کہ وہ اس عورت کو اپنے آپ سے جدا کر دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۶ شوال ۱۳۹۰ھ

باپ نے لڑکی کا پہلا کرایا ہوا نکاح منسوخ کر کے دوسری جگہ کر دیا دونوں میں سے کون سا صحیح ہوا

﴿س﴾

ایک شخص جس نے اپنی بیٹی کا نکاح قبل از بلوغ کسی شخص سے کر دیا تھا لیکن جب لڑکی جوان ہوئی تو اس نے اپنی لڑکی کا نکاح فسخ کرا کے کسی دوسرے سے کرا دیا ہے جو باقی گواہ ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ان تینوں اشخاص میں سے کسی لڑکی اس کا والد اور لڑکی کا خاوند کے متعلق شریعت محمدی میں کیا فتویٰ ہے۔ یہاں کے کچھ علماء پہلے نکاح کو صحیح کہتے ہیں اور کچھ دوسرے نکاح کو صحیح کہتے ہیں۔

﴿ج﴾

بشرط صحت سوال اگر واقعی لڑکی کی صغرسنی میں باپ نے شرعی طریقہ سے ایجاب وقبول کے ساتھ نکاح کر دیا تھا وہ نکاح بلا ریب صحیح اور نافذ ہے اور لڑکی کو خیار بلوغ حاصل نہیں اور اس صورت میں عدالتی تنسیخ کا بھی شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔ اس لیے کہ یہ تنسیخ شرعی اصول کے خلاف ہے۔ لیکن بنا بریں دوسری جگہ عقد نکاح بر نکاح اور بدکاری ہے اور شرکاء نکاح سخت گنہگار بن گئے ہیں۔ سب کو توبہ کرنی لازم ہے اور طرفین میں فوراً تفریق کی جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۸ محرم ۱۳۹۰ھ

محرم کے مہینہ میں مباشرت پر کوئی پابندی نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ محرم کے مہینہ میں خاوند بیوی کو ہم بستری کرنا جائز ہے یا نہ۔

﴿ج﴾

شرعاً کوئی ممانعت نہیں، جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۳ محرم ۱۳۹۰ھ

جب شوہر خرچ نہ دیتا ہو اور آباد نہ کرتا ہو تو عدالتی تنسیخ درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص اپنی زوجہ کو نہ کوئی خرچ دیتا ہے اور نہ ہی اس کو اپنے گھر میں آرام سے بسانا چاہتا ہے۔ کئی دفعہ شہری پنچایت اس کو اپنی زوجہ لے جانے کے متعلق کہہ چکی ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں نہ تو اسے طلاق دیتا ہوں اور نہ گھر میں لے جانے کے لیے تیار ہوں۔

ثانیاً حق زوجیت بھی ادا نہیں کرتا۔ ان سب حالات کے پیش نظر لڑکی عدالت میں بچے اخراجات اور مہر کا دعویٰ کرتی ہے اور مقدمہ تقریباً ڈیڑھ سال چلا ہے۔ جج پنچایت بلکہ فریقین کو یہ کہتا ہے کہ تم فیصلہ کرو۔ جو تمہارا فیصلہ ہوگا وہ ٹھیک ہے۔۔ جب پنچایت پھر شوہر کو زوجہ کے متعلق کہتی ہے تو شوہر تمام لوگوں کے سامنے پھر وہی بات کرتا

ہے جس نے تو دعویٰ کر سکتا ہے رکھتا ہے۔ تو فریقین جج کو جا کر کہتے ہیں ہم سے فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ تب جج جا کر فسخ نکاح کا فیصلہ دے دیتا ہے۔ اب علماء سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسا آدمی جو اپنی زوجہ کو محض ذلیل کرنے پر تلا ہوا ہے وہ گھر والی پر ہر قسم کے بہتان لگانے پر تیار ہے لیکن طلاق نہیں دیتا۔ تو کیا شریعت میں اس مذکورہ عورت کا نکاح ختم ہو یا باقی ہے اور اگر باقی ہو تو اس رسوائی وذلت سے بچنے کی کوئی صورت شریعت میں موجود ہے یا نہیں۔ زوجین نے یہ بات بھی کہی ہے کہ جو فیصلہ عدالت کا ہے وہ مجھے منظور ہے۔ لہٰذا تاکیداً بھی گزارش ہے کہ عدالت نے بھی نکاح فسخ کر دیا جس کو عرصہ دو سال ہو چکا ہے اور حق مہر اور خرچ کی ڈگری بھی دے دی۔

الجواب

اگر جج نے معاملہ کی شرعی شہادت وغیرہ کے ذریعے سے پوری تحقیق کی ہو اور اس کے نزدیک عورت کا دعویٰ صحیح ثابت ہوا ہو کہ واقعی اس کا خاوند باوجود وسعت کے خرچ نہیں دیتا اس کے بعد اگر جج نے تنسیخ نکاح کا فیصلہ سنایا ہو تو یہ تنسیخ از روئے شریعت جائز ہوگی۔ تنسیخ تحت مجبوری کی حالت میں ہو سکتی ہے اور تحت مجبوری کی دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ عورت کے خرچ کا کوئی انتظام نہ ہو سکے یعنی کوئی شخص عورت کے خرچ کا بندوبست نہ کر سکتا ہو اور نہ خود عورت حفظ آبرو کے ساتھ کسب معاش پر قدرت رکھتی ہو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگرچہ بسہولت یا بدقت خرچ کا انتظام ہو سکتا ہے لیکن شوہر سے علیحدہ ہونے میں ابتلاء کا قوی اندیشہ ہو۔ یہ ہر دو صورتیں جب پائی جائیں اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ شوہر یقیناً نان ونفقہ نہیں دیتا تو فسخ جائز ہے۔ ایسا نہ ہو کہ عورت خود اس سے بھاگ جائے اور باپ کے گھر میں بیٹھ کر وہیں سے نان ونفقہ کا دعویٰ دائر کر کے تنسیخ نکاح کا مقدمہ لڑے۔ اس صورت میں ہرگز ہرگز تنسیخ جائز نہیں۔ وہ پہلی دو صورتیں جب متحقق ہوں اور شرعی ثبوت سے ہو تب تنسیخ ہو تو بالکل ٹھیک ہے۔ پس اگر یہ تنسیخ مضمون بالا کے مطابق عمل میں لائی گئی ہو تو جائز ہے عدت گزر جانے کے بعد سابق شوہر کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ بشرطیکہ اس نے انقضائے عدت سے پہلے پہلے رجوع نہ کیا ہو۔ کذا فی الحیلۃ الناجزۃ۔

عبدالرحمن نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر میاں بیوی میں نباہ نہ ہوتا ہو لیکن والدین کے ساتھ رہنے پر مجبور کرتے ہوں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید غیر شادی شدہ ہے اور اس کے والدین و دیگر رشتہ دار اس کا ایک جگہ رشتہ کرنا چاہتے ہیں لیکن زید کو رشتہ کرنا منظور نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اس لڑکی کے کردار درست نہیں ایک دو مثالیں اس کے برے کردار کی پیش کرتا ہے۔ لیکن برے کردار کے زید کے والدین بھی مقر ہیں لیکن آئندہ کے لیے زید کو تسلی دلاتے ہیں کہ ایسی حرکات پھر سرزد نہ ہوں گی۔ پچھلی باتیں تو معاف کر دے۔ زید کہتا ہے کہ مجھے آئندہ کے لیے ہرگز اعتبار نہیں۔ اب اگر زید والدین کی یہ بات نہیں مانتا تو اس کے والدین رشتہ دار قطع رحمی کرتے ہیں۔ اب مطلوب امر یہ ہے کہ آیا زید والدین کا کہنا مانے یا نہ۔ بینوا توجروا

نور احمد ساکن ٹبی ملتان

﴿ج﴾

اگر ان کے والدین اہل علم و دور اندیش ہیں اور نکاح کے مقاصد میں حسن و قبح کی تمیز کر سکتے ہیں اور ان کے نتائج سے واقف ہیں تو اس صورت میں ان کی بات ماننا اس پر لازمی ہے اور اگر اس قسم کے نہیں بلکہ عوام کے صف میں ہیں اور نکاح کے عواقب کو صرف زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق سوچتے ہیں ہیں شرعی امور کی رعایت ملحوظ نہیں رکھتے اور بیٹے پر ظلم ہے تو بیٹے پر ان کی اطاعت اس امر میں واجب نہیں بلکہ وہ احسن طریق سے ان کو راضی رکھ کر نکاح سے نجات کا راستہ سوچ لے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۱ ذی القعدہ ۱۳۸۹ھ

جس لڑکی و لڑکے کے رشتہ کی دعا خیر مانگی گئی ہے اس کو رشتہ دینا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے مجلس مسلمین میں بڑی لڑکی اپنے بھائی کے لڑکے کو دینے کی دعا خیر کی اس کے بعد اس شخص کی بیوی اور بڑی لڑکی نے قرآن سیلہ کیا کہ اس لڑکے کو یہ لڑکی نہ دے اور کچھ دن بعد اس لڑکی نے معافی مانگی اپنے باپ سے کہ جس طرح کرے اپنی مرضی سے رشتہ دے دے۔

نذر احمد بیگ تحصیل خانیوال ضلع ملتان

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں بر تقدیر صحت سوال اس لڑکی کا اس لڑکے سے عقد ثانی کر دیا جائے جس سے پہلے اس کی نسبت ہوگئی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ

رضاعی والدہ کی تمام بیٹیاں رضاعی بیٹے کے لیے حرام ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ عبدالغنی نامی ایک شخص نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیا جس کے ساتھ دودھ پیا اس کی بہن جو اس سے بڑی تھی اسی پھوپھی سے ہے کیا اس سے عبدالغنی کا نکاح درست ہے یا نہ۔ بینوا توجروا

محمد عبدالغنی محمد ... مسجد موجود ضلع ڈیرہ غازیخان

﴿ج﴾

پھوپھی کی تمام اولاد چاہے عبدالغنی کے دودھ پینے سے پہلے کے ہیں یا بعد کے عبدالغنی کے رضاعی بھائی بہن ہیں اور کسی کے ساتھ بھی عبدالغنی کا نکاح جائز نہیں لا زوجۃ بنت مرضعتہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

حاملہ عورت سے مباشرت کرنے میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ہے

کیا حالت جنابت میں جانور ذبح کیا جا سکتا ہے جنبی کے بدن کے پاک حصے کا پسینہ پاک ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) حاملہ عورت کے ساتھ کتنی مدت تک ہم بستری کر سکتے ہیں۔ زید کہتا ہے کہ جب حاملہ عورت کو پانچواں ماہ شروع ہو جائے تو ہم بستری چھوڑ دے۔ عمر کہتا ہے کہ ممانعت کوئی شرط نہیں۔ باقی حاملہ عورت کے ساتھ ہم بستری کر سکتا ہے۔ اب علماء کرام سے گزارش ہے کہ زید کا قول صحیح ہے یا عمر کا۔

(۲) ایک آدمی پر غسل واجب ہے تو وہ کوئی جانور ذبح کر سکتا ہے یا کہ اگر اس نے کوئی جانور ذبح کر دیا تو

اس کے لیے کیا حکم ہے۔ گوشت لٹکا سکتے ہیں یا نہیں۔

(۳) ایک عورت کے ساتھ ہم بستری کی اور اس نے بازو پر پٹی باندھی ہوئی ہے۔ زید کہتا ہے کہ غسل کے بعد جب تک بازو نہ اتاری جائے نماز جائز نہیں۔ عمر کہتا ہے کہ نماز جائز ہے۔ مزید کہتا ہے کہ جب اس پر غسل واجب ہوا تو اس کا پسینہ پاک تھا تو بازو کا پانی کیسے ہوا۔ ان دونوں میں کس کا قول معتبر ہے بحوالہ کتب مطلع فرما دیں۔
شفیق احمد پوسٹ [illegible] ملتان

الجواب

(۱) عمر کا قول صحیح اور درست ہے۔ (۲) ذبح ہونے پر گوشت حلال ہے۔

(۳) عمر کا قول درست ہے۔ جنبی کا پسینہ پاک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۱ صفر ۱۴۰۰ھ

میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے چھوڑ دیا، میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں، طلاق مغلظہ پڑ جائے گی

استفتاء

میں ایک ذی ہوش پڑھا لکھا ساڑھے اٹھائیس سال کا نوجوان ہوں۔ میری شادی آج سے پانچ سال قبل میری پھوپھی زاد بہن سے ہوئی تھی۔ وہ ایک بدزبان گستاخ اور نافرمان ثابت ہوئی۔ میں نے حالات کو بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر حالات بد سے بدتر ہوتے گئے۔ بالآخر میں نے تنگ آ کر دسمبر ۱۹۹۹ء میں دوران رمضان المبارک اسے کہہ دیا کہ میں نے تمہیں طلاق دی۔ میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔ تیرا میرا کوئی واسطہ نہیں۔ اس کے دو روز کے بعد گھر والوں نے مجھے مجبور کیا کہ مصالحت کر لیں۔ چنانچہ جب میں نے مفتی سے دریافت کیا تو اس کو طلاق رجعی قرار دیا گیا۔ چنانچہ میں نے از روئے شریعت رجوع کر لیا۔ اب سے تقریباً ایک ماہ کے بعد حالات بدتر ہو گئے اور وہ پھر بدزبانی پر اتر آئی، میں نے اس سے تنگ آ کر کہا میں نے تمہیں طلاق دی۔ میں نے تمہیں طلاق دی۔ تیرا میرا کوئی واسطہ نہیں۔ تو اب میری پھوپھی زاد کہتی رہ گئی ہے۔ تو یہاں سے چلی جا تو اب ایک مطلقہ عورت ہے۔ اس کے بعد لوگوں نے پھر مصالحت کی کوشش کی مگر میں اس قدر تنگ آ چکا تھا میں نے اپنے دوستوں کو جنہوں نے مجھے بری طرح مجبور رکھا تھا میں نے کہا میں نے اس کو طلاق دی ہے۔ اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔ اس سے اگلے روز میری والدہ اور پھوپھی آئیں انہوں نے کہا کہ تو اس سے صلح کیوں نہیں کرتا۔ میں

نے کہا کہ طلاق دے دی ہے میرا اس سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس کے بعد باتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ آج تک پورے تین ماہ اور تیس دن کے بعد میرے خاندان والے آئے اور کہنے لگے تیرا کچھ نہیں بگڑا تو مان جا ہم ذمہ اٹھاتے ہیں۔ میں نے کہا میں شریعت کے مطابق کام کروں گا۔ ویسے وہ عورت میرے مکان پر ہے اور عدت کے دن گزار رہی ہے۔ میں نے اس سے رجوع نہیں کیا۔ آپ سے درخواست ہے کہ مجھے از روئے شریعت مطہرہ مستفید فرمائیں۔

ریاض حسین قریشی مظفر گڑھ ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

صورۃ مسئولہ میں یہ عورت مطلقہ مغلظہ ہو چکی ہے۔ بغیر حلالہ کے دوبارہ اس خاوند کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ لقولہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان الی قولہ تعالیٰ: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره الآية بقره۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۸ صفر ۱۴۰۰ھ

ڈھیلا یا ٹشو پیپر سے صفائی کے بعد پانی سے استنجا ضروری ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کہتا ہے کہ ڈھیلا پتھر یا کپڑا وغیرہ سے نجاست دور کرنے کے بعد مزید پانی سے استنجا کرنا بہتر ہے مگر ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اگر پانی نہ ملے یا پانی ہے مگر پردہ کی جگہ یا استنجا کے لیے برتن میسر نہ آئے تو وضو کر کے نماز پڑھ لے اور اگر درمیان نماز مستحب پانی کا بھولا ہوا استنجا یاد آ جائے کہ نہیں کیا گیا یا برتن پردے کی جگہ یاد آ جائے تو اس صورت میں نماز کو توڑ کر استنجا کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ استنجا مستحب ہے۔ بکر کہتا ہے چونکہ اس میں فضیلت ہے اس لیے اگر نماز کی حالت میں پانی سے مستحب استنجا کا نہ کرنا یا برتن یا پردے کی جگہ ذہن میں آ جائے تو نماز توڑ کر مستحب استنجا کر کے پھر نماز ادا کرنی چاہیے اور جو نماز ادا کر لی گئی ہو اسے بھی دہرایا جائے۔ براہ کرم شرعی صحیح فیصلہ سے آگاہ فرمائیں کہ زید اور بکر دونوں میں کس کا نظریہ صحیح ہے۔ بینوا توجروا

محمد عرفان قادری [illegible]

﴿ج﴾

والفصل سنة ويجب ان جاوز المخرج نجس درمختار ص ۳۳۸ ج ۱ وفي موضع آخر منه ص ۳۱۹ ج ۱ وعفي عن قدر درهم وان كره تحريما فيجب غسله وما دونه تنزيها فيسن وفوقه مبطل فيفرض اھ۔ ان جزئیات سے معلوم ہوا کہ اگر نجاست مخرج سے تجاوز نہیں ہوئی تو استنجا پانی سے سنت ہے اور اگر تجاوز ہوئی تو اگر قدر درہم سے زائد نہیں ہوئی تو دھونا واجب ہے اور اگر زائد ہوگئی تو دھونا فرض ہے۔ اگر نماز میں یاد آیا تو صورت آخیرہ میں نماز باطل ہو جائے گی اور دوسری صورت میں مکروہ تحریمی ہوگی اور پہلی میں مکروہ تنزیہی۔ پس صورت اخیرہ میں نماز توڑ دے اور دوسری میں پوری کر کے اعادہ کرے اور پہلی میں اعادہ بھی ضروری نہیں۔ کذا فی امداد الفتاوی ص ۷۹ ج ۱ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

نابالغ لڑکی سے روزہ کی حالت میں مباشرت یا جلق سے صرف قضا لازم ہے یا کفارہ بھی

روزہ کی حالت میں بھول کر مباشرت کرنا، بیوی سے بوس وکنار کرنا

﴿س﴾

(۱) کیا فرماتے ہیں حالت روزہ میں نابالغ لڑکی سے صحبت یا جلق جان بوجھ کر کی جائے تو قضا واجب ہوگی یا کفارہ۔

(۲) روزہ یاد نہیں رہا اور جماع کیا تو کیا روزہ فاسد ہوگیا اور اگر فاسد ہوگیا تو کفارہ واجب ہوگا یا قضا۔

(۳) سحری کھا کر سو گئے اور یاد نہ رہا کہ سحری کھا چکے ہیں اور آنکھ کھلنے پر صحبت کر لی پھر گھڑی دیکھا کہ دن چڑھ چکا ہے کیا روزہ فاسد ہو گیا اور قضا واجب ہوگی یا کفارہ۔

محمد [illegible]

﴿ج﴾

(۱) نابالغ لڑکی کے ساتھ جماع کرنے کی صورت میں اگر دخول ہو گیا تو کفارہ اور قضا دونوں واجب ہیں اگرچہ [illegible]۔ اگر انزال نہیں ہوا تو روزہ فاسد نہیں اور اگر ہوا تو فقط قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔ اور ہاتھ سے اگر منی کو خارج کر دیا تو فقط قضا واجب ورنہ روزہ فاسد نہیں۔

(۲) اور روزہ فاسد نہیں اور نہ کوئی کفارہ ہوگا۔

(۳) سحری کھانے کے بعد اٹھے اور خیال تھا کہ رات باقی ہے اور واقع میں طلوع فجر ہو چکی تھی تو فقط قضا واجب ہے اور خیال بھی یہی ہے کہ صبح صادق ہو گئی ہے اور فی الواقع بھی دن تھا تو کفارہ و قضا دونوں لازم ہیں۔ سحری کھانے کو بھولنے کا مفہوم نہیں سمجھ سکا۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۴ رجب ۱۳۸۵ھ

حاملہ من الزنا کا نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) اگر کنواری بالغ لڑکی کا نکاح کرنے کے بعد معلوم ہو کہ یہ حاملہ ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ کیا شریعت میں نکاح درست ہے یا وضع حمل کے بعد پھر دوبارہ نکاح کیا جائے۔

(۲) کپاس قبل از وقت فروخت کرنے پر شریعت کا کیا حکم ہے۔ صورت یہ ہے کہ مشتری کپاس بائع کپاس والے کو چنتا ہو رہا ہو قبل موسم کے معین مقدار روپیہ کی قیمت ادا کر کے اس سے عہد لیتا ہے کہ تم مجھے ۲۰ ماہ کی فلاں تاریخ کو کپاس دے دینا۔ کپاس کے فروخت کرنے والا پہلے عہد کرتے وقت سے خوش ہے۔ پھر کپاس کے موسم میں کپاس دے دیا جاتا ہے۔ کیا یہ صورت خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں۔

سائل ماسٹر محمد امین ہیڈ منشی مدرسہ محمد اسماعیل شجاع آباد ضلع ملتان

﴿ج﴾

(۱) نکاح درست ہے۔ البتہ نکاح کرنے والا زانی کے علاوہ دوسرا کوئی ہو تو وضع حمل سے قبل اس سے مجامعت نہیں کر سکتا اور اگر خود زانی ہو تو مجامعت بھی کر سکتا ہے۔ بہرحال نفس نکاح دونوں صورتوں میں درست ہے۔

(۲) کپاس کو اس طرح سے فروخت کرنے کو بیع سلم کہتے ہیں بیع سلم میں شرائط کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ کپاس کا نوع، صفت، وزن اس کے بدلہ رقم معیاد ادائیگی: مثلاً فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ مکان ادائیگی (کہ فلاں جگہ ادا کرے گا) سب طے ہو کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عقد کرنے سے لے کر میعاد ادائیگی تک کپاس بازار میں ہر وقت مل سکے۔ نیز عقد کرتے وقت بیع سلم کے الفاظ ذکر کرے بلکہ صراحۃً کہہ دے کہ میں نے کپاس بہ ایں شرائط فروخت کر دی۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿الجواب﴾

(۱) گناہ سے احتراز کرے کفارہ لازم نہیں آتا۔

(۲) کفارہ لازم نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۶ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ

لڑکی کے باپ اگر نہ ہوں تو متولی نکاح ماموں ہوگا یا سوتیلی بہن
شوال میں روزے رکھنے کی منت مانی تھی لیکن روزے ربیع الاول میں رکھے اب کیا حکم ہے
میت کے گھر سے فوتگی کے دن کھانا کھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ھذا میں کہ

(۱) زید کی زوجہ ہندہ سے دو لڑکیاں ہیں۔ ہندہ کے فوت ہو جانے کے بعد زید نے زینب سے شادی یعنی دوسرا نکاح کیا اور مسمات زینب سے ایک لڑکی بنام حلیمہ پیدا ہوئی۔ بعد میں زید بقضا الٰہی فوت ہو گیا۔ لڑکی بنام حلیمہ اور اس کی والدہ زید کے چچا زاد بھائی کے گھر رہتی تھیں بعد میں زینب نے اپنے بھائی کے گھر رہائش کر لی۔ اب حلیمہ کے نکاح کرنے میں شرعاً کون ولی ہو سکتا ہے اور کون نکاح کر سکتا ہے آیا ماموں اور والدہ اور یا سوتیلی بہنیں بحوالہ تحریر فرما دیں۔

(۲) ایک شخص نے منت مانی ہے کہ میرا فلاں کام سرانجام ہو جائے تو میں ماہ شوال میں دس روزے رکھوں گا لیکن کام ہو جانے کے بعد کسی وجہ شرعی یا غیر شرعی کے ماہ شوال میں روزے نہیں رکھ سکا اور ماہ ربیع الاول میں رکھ لیے آیا منت ادا ہو جائے گی یا نہ کیونکہ گرمیوں میں دن بڑے ہوتے ہیں اور سردیوں میں چھوٹے ہوتے ہیں۔

(۳) عام لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ خیرات متوفی کے گھر سے اس دن کرتے ہیں جس دن کہ تمام لوگ اور رشتہ دار غیر رشتہ دار آ گئیں۔ آیا ایسا کرنا اور کھانا درست ہے یا نہ۔

(۴) بعض لوگ نماز جنازہ کی تاکید پر عمل کرتے ہوئے نماز جنازہ دو پہر کو لے جائیں تو کیسا ہے۔ نماز جنازہ درست ہے یا نہ اور ایسا کرنا جائز ہے یا نا درست ہے۔ دیگر میت کو دفن کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تاکہ تمام رشتہ دار آ جائیں یہ کرنا ٹھیک ہے یا نہ۔ بینوا توجروا

مفتی محمد شفیع صاحب کے پاس لے گیا اس کی بیوی بھی بیمار تھی اس کے بھی ایک قبرستان میں سے بوتہ وغیرہ نکال دیے۔ بہرحال ہمارے گاؤں میں وہ بچہ بلایا گیا اور وہ گھروں میں بوتے وغیرہ تعویذات نکال لیے جن میں مریض کے نام مع والدین کے درج تھے اور بوتہ کرے والے کے نام بھی بتا دیے اب تو تقریباً ساری جماعت کو معلوم ہو گیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ گھروں میں ایسی ایسی جگہوں سے مٹی کھود کر بوتہ تعویذ وغیرہ نکالے ہیں جہاں کئی سالوں سے کسی قسم کا وہم و گمان اور نشان بھی ممکن نہیں کہ کوئی شے کھود کر دفن کی گئی ہے۔ اب تو اکثر موحدین لوگ پریشان اور شبہات میں پڑے ہوئے ہیں کہ یہ کیا معاملہ ہے اور اس کے بارے میں کیسا عقیدہ رکھنا چاہیے۔ یہ حق بات ہے یا گمراہ کن دھوکہ ہے۔ اگر غلط بات ہے تو ایسے مولوی صاحب کے بارے میں کیا فتویٰ ہے۔ آیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔

معرفت حضرت مولانا منظور الدین بدست فضل محمد

﴿ج﴾

اس بچہ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ شعبدہ بازی سے کام کرتا ہے اور ایک سو روپیہ فیس لیتا ہے۔ یہ روپیہ کمانے کے لیے مکر و فریب ہے تو اس پر یقین کیا جائے اور نہ ہی ان سے قبریں وغیرہ دفت کی جائیں۔ جو واقعات بیان کیے گئے ہیں سب بے اصل و بے سند ہیں۔ یخلطون معها مائة كذبة کے سبب سے ہیں اللہ ان کے شر سے اہل اسلام کو محفوظ رکھے آمین۔

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۵ جمادی الاولی ۱۳۹۳ھ

علم حاصل کرنا، حج پر جانا اور شادی کرانے میں سے کون سا کام زیادہ بہتر ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کہ زید جوان ہے اور قرآن مجید کا حافظ ہے۔ پڑھنے کا بھی بڑا شوق ہے اور حج کا بھی بڑا شوق ہے۔ چھوٹی عمر سے والدین کو بھی بڑا شوق تھا۔ خدا کے فضل سے اب والدین کی وفات کے بعد قرآن مجید حفظ کیا ہے اس کے بھائی موجود ہیں لیکن خرچہ وغیرہ کچھ نہیں دیتے زید اپنی مزدوری سے خرچ پورا کرتا ہے اب زید کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے جس سے جہاز کا کرایہ پورا ہو سکتا ہے اور بھائی تو کہتے ہیں کہ اس رقم سے تو شادی کرالے شادی چاہے کس کی طرف ہوتی ہے زید کا ارادہ ہے کہ علم سے فارغ ہو کر شادی کرا لوں گا۔ زید کی عمر اب بائیس سال ہے۔ علم پڑھنے تک تیس سال کی ہو جائے گی اور اس سال قرآن رمضان شریف میں پہلی دفعہ سنانا ہے۔ کرایہ صرف گاڑی جہاز کا کرایہ ہے۔ باقی سامان لینے کے لیے کچھ نہیں کیا میں کسی

سے ادھار لے کر یا کسی کو مال لاکر دینے کے لیے رقم لے جا سکتا ہوں یا کہ نہیں۔ اب آپ سے یہی مشورہ ہے کہ حج کو جانا بہتر ہے یا علم پڑھنا یا جس طرح گھر والے شادی کے متعلق کہتے ہیں کروں جس طرح میرے لیے بہتر ہو اس طرح کروں۔ دوسری بات یہ ہے کہ شادی پر رقم زیادہ خرچ ہوتی ہے اتنی رقم میرے پاس نہیں ہے۔ اتنی عمر اس لیے ہوگئی کہ والدین بیمار تھے ان کے پاس خدمت کے لیے رہا ان کی وفات کے بعد پڑھنا شروع کیا۔ بندہ کی دلجوئی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

اگر یہ رقم حج کرنے سے کم ہے اور شادی کرنے کا حد سے متجاوز شوق نہیں ہے تو آپ علم پڑھنے میں مشغول رہیں کیونکہ علم کا سیکھنا فرائض کا فرض ہے۔ واجبات کا واجب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

متولی اوقاف کو مسجد کے صحن میں دکانیں بنانا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ایک مسجد مدت مدیدہ سے مسجد ہی کی صورت میں شب و روز مسجد کا معاملہ چلی آ رہی ہے۔ آج کسی مصلحت کی بنا پر متولی یا اوقاف کمیٹی کا ممتاز آفیسر مسجد کا صحن توڑ کر بازار کی دکانیں بنا کر کرایہ پر دے سکتا ہے یا نہیں۔ جبکہ عام مسلمان بھی احترام مسجد کے پیش نظر اس امر کو مذموم سمجھ کر احتجاج بھی کر رہے ہیں۔ تو کیا متولی یا اوقاف کے آفیسر کو یہ حق حاصل ہے کہ مسجد کو دکانیں بنالے۔ بینوا توجروا

المستفتیان جمیع اہل اسلام
۲۰ ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ

﴿ج﴾

مسجد ہو جانے کے بعد قیامت تک وہ مسجد ہوتی ہے۔ لہٰذا مسجد کے صحن کو توڑ کر وہ دکانیں مسجد کی آمدنی میں اضافہ کے باعث ہوں جائز نہیں۔ مسجد بننے سے قبل مسجد کی مصلحت کے پیش نظر زمین کے نیچے دکانیں ہیں لیکن مسجد ہو جانے کے بعد اس کے کسی حصہ کو بھی دوسرے کام میں نہیں لگایا جا سکتا۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۴۵۵ ج ۲ الباب الحادی عشر فی المسجد من کتاب الوقف میں ہے واذا اراد انسان ان یتخذ تحت المسجد حوانیت غلۃ لمرمۃ المسجد او غوفۃ لیس لہ ذلک۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۰ ذوالقعدہ ۱۳۹۰ھ

کیا بیوی کو طلاق دینے کے بعد دو سالہ بچی کو باپ اپنے پاس رکھ سکتا ہے
اگر مکان مطلقہ بیوی کے نام ہو تو طلاق کے بعد شوہر اس مکان کا مطالبہ کرسکتا ہے

﴿سوال﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ۔

(۱) زید نے ایک ایکڑ اور چند مرلے زمین خریدی زید کی اس ضلع میں پہلے کوئی زمینداری نہ تھی تو قانون ایوبی کے تحت اس زمین کا انتقال چار فردوں پر بطور سکنی یعنی مکان رہائش کے نیچے ہوا جو کہ اس کے کنبے کے آدمی تھے۔ ایک زوجہ اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور ایک خود زید تھا۔ چند دن کے بعد زید نے دوسری شادی کی پھر اس کی پہلی گھر والی اور کنبہ والوں نے زید کے ساتھ شرارت اور ناچاقی پیدا کر دی۔ جس کی وجہ سے زید نے چھ سات ماہ کے عرصہ بعد پہلی گھر والی کو مطلقہ کر دیا اور آپ وہ مکان اور زمین بوجہ شرارت کے چھوڑ کر دوسری جگہ کسی کی مزارعت میں رہائش پذیر ہے۔ اب زید نے لڑکی کا بیاہ کر دیا اور لڑکا اور ایک لڑکی جو اس عورت کے پاس ہیں پہلے بھی دونوں لڑکیوں اور لڑکے کا خرچ وخوراک زید ادا کرتا رہا۔ اب زید کا ارادہ ہے کہ لڑکا جو دس گیارہ سال کی عمر کا ہے اپنے پاس تو بوجہ مرکھے اور لڑکی چھوٹی ہے وہ تقریباً دو سال کی ہے زید چاہتا ہے کہ وہ بھی میرے پاس ہو میں خرچ وخوراک کو برداشت نہیں کرسکتا۔ کیا وہ اس لڑکی کو شرعاً اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہ۔ مفصلاً بحوالہ کتب تحریر فرمادیں۔

(۲) زید مطلقہ گھر والی کا مہر ادا کر چکا ہے۔ اب زید اپنی زمین کا مطالبہ کرتا ہے جو کہ ایوبی قانون کے تحت اس کی مطلقہ گھر والی کے نام سکنی مکان کی خاطر انتقال ہوا تھا کیونکہ زمین کی رقم زید نے ادا کی تھی۔ اب اس کا سسر اور گھر والی وہ زمین زید کو دینے سے انکار کرتے ہیں۔ کیا شرعاً زید کو اس زمین کے متعلق مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے؟

﴿ج﴾

(۱) واضح رہے کہ بچوں کی پرورش کرنے اور اپنے پاس رکھنے کا حق باپ سے پہلے ماں کا ہوتا ہے۔ خواہ نکاح میں ہو یا اس کو طلاق مل گئی ہو۔ بشرطیکہ اس نے طلاق مل جانے کے بعد ان بچوں کے غیر ذی محرم شخص سے نکاح نہ کیا ہو۔ اس کے بعد ماں اپنے لڑکے کو سات سال کی عمر تک اپنے پاس رکھنے کا حق رکھتی ہے۔ سات سال عمر ہو جانے کے بعد اس کا باپ اس سے چھین سکتا ہے اور شرعاً اب باپ کا حق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قول مفتی بہ کے مطابق لڑکی کو ماں نو سال کی عمر تک اپنے پاس رکھنے کا حق رکھتی ہے اس کے بعد والد اس سے چھینے کا حق رکھتا

ہے اور نفقہ و دیگر تربیتی اخراجات ان بچوں کا والد کے ذمہ ہوگا۔

صورت مسئولہ میں لڑکے کی عمر چونکہ سات سال سے زائد ہے اس لیے والد اس کو ماں سے لے سکتا ہے اور لڑکی چونکہ چھوٹی ہے اس لیے ماں اس کو نو سال کی عمر تک اپنے پاس رکھ سکتی ہے اور اس دوران میں اس لڑکی کا خرچہ اس کے باپ کے ذمہ ہوگا۔ **كما قال في الهداية ص ۴۱۳ ج ۲ واذا وقعت الفرقة بين الزوجين فالام احق بالولد والنفقة على الاب الخ وكل من تزوجت من هؤلاء يسقط حقها لما روينا وفي الدر المختار مع شرحه رد المحتار ص ۶۶۷ ج ۳ باب الحضانة (والحاضنة) اما او غيرها (احق به) اي بالغلام حتى يستغني عن النساء وقدر بسبع وبه يفتي (وبنت احدى عشرة مشتهاة اتفاقا) زيلعي (وعن محمد ان الحكم في الام والجدة كذلك) وبه يفتى لكثرة الفساد زيلعي۔**

(۲) بشرط صحت واقعہ زید مذکور جب اس ساری زمین کا مالک ہے وہ خود ہی ایجاب وقبول کر چکا ہے اور خود ہی رقم ادا کر چکا ہے۔ کسی مصلحت کی وجہ کاغذات سرکاری میں بیوی اور بچوں کے نام بھی انتقال میں شامل کر دئے سے بیوی بچے اس کے مالک نہیں بن سکتے۔ چونکہ صرف نام پر لکھنے سے ہبہ نہیں ہو جاتا۔ جب تک کہ مقصود ہبہ کرنا نہ ہو نیز ظاہر ہے کہ یہ زمین مشترک ہے جو ایک لڑکے لڑکی بیوی اور اس کا حصہ متعین و مقید نہیں ہے تو یہ ہبہ مشاع ہوگا اور ہبہ مشاع محتمل القسمت کا جائز ہی نہیں ہوتا۔ لہذا زید خرید کردہ زمین کا مالک شمار ہوگا اور وہ اس کے مطالبہ کا حق شرعاً رکھتا ہے۔ جیسا کہ امداد الفتاوی ص ۱۳۱ ج ۳ پر ہے۔ ''اگر بیع کا ایجاب وقبول ہے ان کے درمیان ایجاب وقبول ہوا تھا اسی کی ملک ہوگی یعنی زید نے اگر چہ مصلحت اپنے بیٹے کے نام سے معاملہ کیا ہے زید ہی کی ملک ہوگی عمر اس کی بیع کر سکتا ہے۔'' فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۱ ج ۱ / ۱۳۸۹ھ

جو رقم والدین کی طرف سے نفلی حج بدل کے لیے مختص کی گئی ہو کیا دوسرے مصرف میں خرچ کی جا سکتی ہے

﴿ س ﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید کے والدین فوت ہو گئے اور انہوں نے اپنے حج کرنے کی وصیت نہیں کی تھی۔ زید اپنی رقم سے چند سال تک والدین کی طرف سے حج بدل کرتا رہا لیکن موجودہ حالات

کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ اس میں کچھ ایسے امور بھی کیے جاتے ہیں جو شرعاً جائز نہیں ہوتے۔ مثلاً سوم حق وغیرہ کے رسوم جو بدعات ہیں۔ اس کا مرتکب ہونا بھی پڑتا ہے لہٰذا سالگرہ کے رسوم اور دعوت میں شرکت سے اجتناب ضروری ہے۔ کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔ الحدیث فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۵ رجب ۱۳۸۹ھ

کیا بیوی کے نکاح سے انکار کرنے سے طلاق پڑ جائے گی

جس شخص نے چار سال سے جوان بہن گھر بٹھائی ہو اس کے پیچھے کسی اور کو امام ہونا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) مسمی زید کا ایک لڑکی نابالغ کے ساتھ نکاح تھا لیکن اس نے ایک اور لڑکی کے ساتھ نکاح کر لیا۔ اس دوسرے نکاح کی خبر جب پہلی نابالغ لڑکی کی والدہ کو ہوئی تو اس نے مارشل میں دعویٰ کر دیا اس نے دوسری جگہ نکاح کیوں کیا ہے۔ تو جب وہ عدالت میں پیش ہوا اور اس سے مارشل لاء کے فوجی افسر نے دریافت کیا کہ تو نے دوسری جگہ نکاح کیا ہے تو زید نے اور اس کے دو بھائیوں نے صاف انکار کر دیا کہ اس نے دوسری جگہ کوئی نکاح نہیں کیا اور اس کے دو بھائیوں نے کہا یہ ٹھیک کہتا ہے تو کیا اس کے کہنے پر کہ میرا دوسرا نکاح نہیں ہے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں۔ اگر وہ واقع ہوگی تو کون سی طلاق واقع ہوگی۔

(۲) زید نے ایک ہمشیرہ بٹھا رکھی ہے جس کی عمر اس وقت تقریباً چھتیس سال ہے۔ دو دفعہ طلاق کروا کی لی ہوئی ہے۔ تیسری جگہ نکاح کر دیا ہے چار سال ہو چکے ہیں شادی نہیں کرتا کیا ایسا آدمی کو امام مقرر کیا جائے یا نہیں۔ نماز پڑھا سکتے ہیں یا نہیں۔ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں جو صورت تحریر کر کے جناب کی خدمت میں پیش ہے بالکل سچ ہے۔ شرع محمدی کی رو سے فتویٰ دیا جائے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) اول یہ تو انشاء نہیں ہے اور اس سے قطع نظر نیت بھی طلاق کی نہیں ہے۔ لہٰذا نکاح باطل نہیں ہوا۔ الحاصل ان الفاظ سے کہ دوسری جگہ نکاح نہیں کیا طلاق واقع نہیں ہوتی۔ فی العالمگیریة ص ۳۷۵ ج ۱ الفصل الخامس فی الکنایات لو قال لها لا نكاح بيني وبينك او قال لم يبق بيني وبينك نكاح يقع الطلاق اذا نوى اھ

(۲) اذان اور امامت جیسے اہم فریضہ کو زید کے علاوہ کسی اور دیندار کے سپرد کیا جائے۔ اپنی ہمشیرہ کا بار بار نکاح کرانا اور پھر طلاق حاصل کرنا ایسا مذموم فعل ہے کہ اس کے مرتکب کو منصب امامت واذان پر فائز نہ رکھا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۹ھ

نابالغ کی اذان جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ نابالغ بچہ اذان کہہ سکتا ہے اگر نہیں کہہ سکتا تو کتنی عمر شرط ہے اور کیا کیا شرائط ضروری ہیں۔ جبکہ اذان کہنے والا عاقل بھی ہے اور کسی قسم کا کوئی جنون وغیرہ بھی نہیں ہے۔ بینوا توجروا
حافظ قاری تاج محمود

﴿ج﴾

لڑکا اگر مراہق یعنی قریب البلوغ ہے تو اس کی اذان بلا کراہت بالاتفاق صحیح ہے۔ اگر غیر مراہق عاقل ہو تب بھی ظاہر الروایۃ میں کراہت نہیں ہے اور بعض روایات میں مکروہ ہے۔ در مختار ص ۳۹۱ ج ۱ میں ہے۔ ویجوز بلا کراہۃ اذان صبی مراہق وفی الشامی (قولہ صبی مراہق) المراد بہ العاقل وان لم یراہق کما ہو ظاہر البحر وغیرہ وقیل یکرہ لکنہ خلاف ظاہر الروایۃ الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سگی چچی سے نکاح جائز ہے

کیا میت دفنانے کے بعد ۴۰ قدم کے فاصلہ پر دعا مانگنا درست ہے

جو وضو نماز جنازہ کے لیے کیا گیا ہو اس سے دوسری نمازیں بھی جائز ہیں

﴿س﴾

بخدمت اقدس جناب مولانا صاحب کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین دریں مسائل کہ
(۱) سگی چچی سے نکاح جائز ہے یعنی بھتیجے کے لڑکے سے نکاح کر سکتی ہے۔
(۲) میت دفنانے کے بعد مسنون طریقہ کیا ہے۔

(۳) سر قدم پر فاتحہ پڑھنی جائز ہے۔ اس کا ثبوت کتاب وسنت سے ہے۔ سر قدم پر فاتحہ پڑھنی سنت ہے یا فرض یا واجب ہے۔ اگر رسم ہے تو اس کا چھوڑ دینا ثواب ہے یا گناہ۔

(۴) جو وضو نماز جنازہ کے لیے کیا گیا ہو اس وضو سے نماز جمعہ یا دوسری وقتی نماز جو اس وضو سے ادا ہو سکتی ہے یا نہیں۔

﴿الجواب﴾

(۱) چچا کی عورت محرم نہیں تو اس سے نکاح جائز ہے۔ لقوله تعالى واحل لكم ما وراء ذلكم.

(۲) دفن میت کے بعد تھوڑی دیر کے لیے میت کے اقربا قبر کے پاس کھڑے رہیں یہ مسنون ہے۔ لما في سنن ابي داؤد ص ۱۰۳ ج ۲ كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم واسألوا له التثبيت فانه الآن يسئل. ولما روي عن عمرو بن العاص انه قال وهو في سياق الموت اذا انا مت فلا تصحبني نائحة ولا نار فاذا دفنتموني فشنوا علي التراب شنا ثم اقيموا حول قبري قدر ما ينحر الجزور ويقسم لحمها حتى استانس وانظر ماذا اراجع رسل ربي۔

روایات بالا سے معلوم ہوا کہ میت کے لیے دیر تک کھڑے ہو کر تثبیت فی السوال اور مغفرت کی دعا مسنون ہے۔ اس کی بات محض لغو ہے۔

(۳) ایسی بدعات سے دین کو پاک کرنا واجب ہے۔

(۴) یقیناً اس وضو سے سب نمازیں جائز ہیں جو ناجائز سمجھنے والا شخص جاہل ہے۔

احمد عفا اللہ عنہ

عورت کے ساتھ اس کی بھانجی کی لڑکی کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ قربانی کا گوشت سید کو دینا جائز ہے

اگر کسی شخص کے پاس دو سو درہم ہوں لیکن دو سو درہم کا جانور نہ مل سکتا ہو تو قربانی کیسے کرے

جو حکومت کی اجازت کے بغیر کسی ملک میں تجارت کرتا ہو کیا اس کا مال جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے

(۱) ایک آدمی جس کا نام محمد رمضان ہے۔ اس نے ایک عورت سے شادی کر رکھی ہے۔ اب وہ اس کی بھانجی کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کی بھانجی کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) قربانی کا گوشت سید ہاشمی کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) ایک آدمی کے پاس دو سو درہم نصاب کے مطابق موجود ہیں۔ مگر اس نصاب سے قربانی نہیں ہو سکتی ہے۔

(۴) اگر کوئی آدمی مثلاً زید بغیر اجازت حکومت کے کسی دوسرے ملک میں جا کر تجارت کرتا ہے اور پھر گرفتار ہو جاتا ہے یا کیا لوگوں کے لیے اس مال کا کھانا جائز ہے یا نہیں اور اگر راستہ میں قتل ہو گیا تو کیا شہید ہوگا یا نہیں۔

بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) عورت اور اس کی بھانجی کی لڑکی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ قال فی الھندیة والاصل ان کل امرأتین لو صورنا احداھما من ای جانب لم یجز النکاح برضاع او نسب لم یجز الجمع بینھما ھکذا فی المحیط ص ۲۷۷ ج ۱ وایضاً فی الھندیة فی بیان المحرمات وکذا بنات الاخ والاخت وان سفلن او قال بعداً ھلنا ـو عالات ابله وامھاته وعالمگیریه ص ۲۷۳ ج ۱

(۲) قربانی کو خود واجب ہے مگر گوشت تقسیم کرنا واجب نہیں۔ اس لیے سادات کو دینا جائز ہے۔

(۳) نصاب چاندی کا دو سو درہم یعنی بقدر ساڑھے باون تولہ کے سکہ رائج الوقت سے ہے اور نصاب سونے کا ساڑھے سات تولہ سونا ہے۔ اس وقت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت دس روپیہ تولہ کے حساب سے ۵۲۵ روپے ہوگی۔ اس لیے کہا جائے گا کہ جس کے پاس حوائج اصلیہ کے علاوہ ۵۲۵ روپے باقی رہے وہ صاحب نصاب ہے۔ موجودہ دو سو روپیہ جس کے پاس ہو وہ صاحب نصاب ہے دو سو درہم سے قربانی بآسانی کی جا سکتی ہے۔

(۴) حلال طریقہ سے اس کا حاصل کیا ہوا مال حلال شمار ہوگا اور اس کا کھانا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۶ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

بیوی کو ۲۲ ماہ سے نان نفقہ نہ دینے اور علماء کو ناشائستہ الفاظ سے یاد کرنے والے کا نکاح نہیں ٹوٹتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بخوشی اپنے باپ کے گھر ملاقات کے لیے بھیجا۔ مگر چند روز گزرنے کے بعد جو زیورات اپنی زوجہ کو بطور استعمال دیے تھے وہ واپس لے لیے اور عورت کے والد نے جو چیزیں اپنی لڑکی کو دی تھیں وہ مال بلا وجہ زوج اور اس کے رشتہ داروں نے واپس لڑکی کے والد کے گھر پہنچا کر رسید کی مال جہیز بھی اس کے والد کو دے گئے ہیں۔ اس معاملہ کو تقریباً عرصہ تیس بائیس ماہ ہو چکے

ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کو باپ کے گھر چھوڑ گیا کسی قسم کے روٹی کپڑے دیا نہ وغیرہ کی خبر نہ لی اور وہ چند سامان مثلاً
کپڑا زیورات وغیرہ سنبھال رہے گئے۔ اگر کوئی شخص اس کو سمجھاتا ہے تو ناروا ظلم اور اہل علم و شریعت کو ناشائستہ
الفاظ میں یاد کرتا ہے کیونکہ لڑکی کا والد صاحب مظلوم ہے۔ چنانچہ اس معاملہ کو ختم کرنے کے لیے شریعت کی طرف
بلایا گیا ہے۔ نیز برادری وجرگہ کی طرف بھی اول تو آتا نہیں مگر جب آتا بھی ہے تو ان کے فیصلوں پر پابندی نہیں
کرتا۔ لہٰذا اب جناب والا شان سے مندرجہ ذیل بات دریافت ہے کہ زوج جس نے جہیز کا مال لڑکی کے والد کو
دے کر رسید لی ہے۔ عرصہ تین یا چار برس سے نان نفقہ کسی قسم کا ادا نہیں کیا اور نہ کوئی خبر لی۔ نیز علماء و اہل علم کے
خلاف اکثر دشنام درازی کرتا رہتا ہے۔ کسی فیصلہ کا پابند اپنے آپ کو نہیں کرتا۔ تو اس شخص کا اپنی زوجہ سے شرعی
لحاظ سے اب تعلقات زوجیت باقی رہ گیا ہے یا نہ۔ علاوہ ازیں زوجہ نابالغہ ہے اور وغیرہ شرعاً ہے لیکن خاوند نے
جبرانہ طور پر یہ طریق اختیار کر لیا ہے۔ فقہاء کی عبارت سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کا نکاح فاسد ہے۔

فصل فی تعزیر من استخف بالعلماء خلافت امرائه۔

لہٰذا براہ مہربانی اس عبارت پر نظر کرم فرما کر تسلی بخش جواب مع حوالہ جات کتب ارشاد فرمایا جائے۔

﴿الجواب﴾

شخص مذکور متعنت ہے۔ اس تعنت کی وجہ سے اس کا نکاح فسخ نہیں ہوا البتہ عدالت کے ذریعہ تنسیخ نکاح
حاصل کرنا درست ہے۔ اس لیے آسان صورت یہی ہے کہ خلع کر کے اس عورت کو خاوند سے آزاد کرا لیا جائے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

علماء کی اہانت اگر دنیوی بغض وعداوت کی وجہ سے نہ ہو بلکہ محض علم دین کی وجہ سے ہو تو یہ اہانت
کفر ہے۔ اور کتب فقہ میں اسی اہانت کو کفر قرار دیا گیا ہے لیکن عام طور پر جو واقعات سے تجربہ ہوتا ہے عوام جو کسی
عالم کی اہانت کرتے ہیں وہ محض علم کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ سبب زائد کی بنا پر ہوتی ہے اور اس شخص کی جگہ
نہیں کہ اہانت بھی محض کینہ کی وجہ سے ہے۔ اس لیے اس کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ تکفیر مسلم کا معاملہ نہایت اہم ہے اس میں عجلت اور
جرأت مناسب نہیں۔ کما صرح بہ فی البحر تحت کتاب المرتدین وبمثلہ صرح فی جامع الفصولین اور علامت اس کی یہ
ہے کہ یہ شخص سب علماء کی اہانت نہیں کرتے بلکہ صرف کسی خاص عالم کی کرتے ہیں جس کے ساتھ کوئی واقعہ
خاصہ پیش آتا ہو۔ ورنہ اگر محض علم کی وجہ سے اہانت کرتے تو سب کی کرتے۔

والجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

کیا اذان کے بعد کلمہ پڑھنا نماز کی نیت زبان سے کرنا

نماز کے بعد کلمہ پڑھنا اور جنازہ اٹھاتے وقت یہ بدعت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کہتا ہے اذان کے بعد کلمہ طیبہ کو پڑھنا بدعت ہے اور نماز کی نیت زبان سے پڑھنا بدعت ہے اور فرض نماز کے بعد کلمہ پڑھنا بدعت اور میت کی چارپائی اٹھاتے وقت کلمہ پڑھنا بدعت ہے۔ مذکورہ بالا مسائل کا حکم شرعی کیا ہے۔

﴿ج﴾

(۱) یہ شخص وضاحت کرے کہ اذان کے بعد مطلقاً کلمہ طیبہ کو بدعت کہتا ہے یا کسی خاص صورت کو بدعت کہتا ہے۔ وضاحت کے بعد جواب حاصل کریں۔

(۲) صحیح یہ ہے کہ زبان سے الفاظ نیت کہنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ مستحب ہے لیکن ضروری ہے کہ دل سے بھی نیت کرے۔ حنفیہ نے یہی مذہب لیا ہے۔

والخامس النية بالاجماع وهي الارادة لا العلم والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للارادة الخ والتلفظ بها مستحب وهو المختار الخ رد المحتار باب شروط الصلوة بحث النية ص ۴۱۲ ج ۱

(۳) فرض نماز کے بعد کلمہ پڑھنا مطلقاً تو جائز ہے لیکن خفیہ پڑھنا افضل ہے۔ وعن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر كل صلوة مكتوبة لا اله الا الله وحده لا شريك له الخ (مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ ص ۸۸) اجتماعی طور پر جہر کے ساتھ پڑھنے کو لازم اور ضروری سمجھنا درست نہیں بدعت ہے۔

قال في الدر المختار ص ۲۳۳ ج ۲ كما كره فيها اى فى رفع الجنازة رفع صوت بذكر او قراءة فتح قوله كما كره قيل تحريماً وقيل تنزيهاً كما في البحر عن الغاية وفيه عنها وينبغي لمن تبع الجنازة ان يطيل الصمت وفيه عن الظهيرية فان اراد ان يذكر الله تعالى يذكره في نفسه لقوله تعالى انه لا يحب المعتدين اى الجاهرين بالدعاء الخ

اس سے معلوم ہوا کہ سلف صالحین اور فقہاء محققین اس موقع پر ذکر جہر وغیرہ سے منع فرماتے ہیں۔ وھو الاحوط الاوفق بالقواعد الشرعیۃ جہر کے ساتھ درود شریف یا کلمہ طیبہ پڑھنے کو لازم و ضروری سمجھنا درست نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

ہجری اور اسلامی تاریخوں کو فروغ دینے کے لیے اسلامی کیلنڈر چھپوانا باعث خیر و برکت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ موجودہ دور میں جبکہ عیسوی تاریخیں عام ہیں اور ہر سال کثیر تعداد میں عیسوی کیلنڈر شائع ہوتے ہیں ہجری تاریخوں کو فروغ دلانے کے لیے ہجری تاریخوں سے سال نو کے کیلنڈر چھپوانا باعث خیر و برکت اور ثواب ہے یا کہ نہیں کہ اس سے ہجری تاریخ لکھنے کا رواج پڑ جائے۔ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔

﴿ج﴾

ہجری تاریخوں کو فروغ دلانے کی غرض سے ہجری تاریخوں کے کیلنڈر چھپوانا باعث خیر و برکت اور تبلیغ دین کے شعبہ میں خیر و برکت اور کار ثواب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

عید میلاد النبی کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے لہٰذا نہ منانے والوں کو الزام دینا غلط ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس بارے میں مسئلہ کہ ایک شہر میں کسی بڑی ہستی شخصیت یا فیصل کی وفات کی خبر سن کر کچھ دکاندار لوگ دو گھنٹے کی علامتی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں اور دوسرے دکانداروں کو بھی کہتے ہیں کہ اپنی دکانیں بند کریں۔ اتفاق سے اسی روز میلاد النبی کا بھی دن ہوتا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آج ہڑتال نہ کرو کل پورے دن کی کر دینا مگر پہلا گروہ ہڑتال کا فیصلہ کرنے والے لوگ دکانیں بند کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ بات تو تو میں میں تک پہنچ جاتی ہے اور وہ جوش میں آ کر ہڑتال اگلے روز پر منتقل کرنے والوں کو یہودی اور اسرائیل کے ایجنٹ قرار دے کر ان کا سوشل بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ان کی دکانوں کے سامنے کھڑے ہو کر بھی

اعلان ان کو یہودی کہتے ہیں۔ کیا ان کا ایسا کرنا شرعاً صحیح تھا اور اگر صحیح نہ تھا تو اب وہ لوگ توبہ کے طور پر کیا طریقہ اختیار کریں آیا ایسا کہنے سے ان کی عورتوں کو طلاق تو نہیں ہوگئی۔

میر حسن بمقام ضلع میانوالی

﴿ج﴾

دونوں فریق غلطی پر ہیں۔ اگر ہڑتال کرنے والوں نے غلطی کی ہے کہ فریق ثانی کو یہودی اور امرزئی کا ایجنٹ کہا ہے تو پہلے فریق کی بھی غلطی ہے۔ دو گھنٹے کی ہڑتال کر لیتے سے میلاد النبی میں کیا فرق پڑتا تھا۔ شرعاً عید میلاد النبی کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ سلف صالحین میں اس موقع پر عید منائی گئی ہے۔ دونوں فریق توبہ کریں اور ایک دوسرے کا احترام کریں۔ کسی کی بیوی کو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه ۔ مسلمان کا تمام دوسرے مسلمان کے لیے واجب الاحترام ہے۔ خون ہو یا مال ہو یا عزت ہو۔ اس نازک دور میں لازم ہے کہ اہل اسلام بھائی بھائی بن کر رہیں اور ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ بازی اور تکفیر و تفسیق اور کیچڑ اچھالنے سے پرہیز کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مفتی محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱۲ شعبان ۱۳۹۵ھ

دو بھائی الگ الگ رہیں یا اکٹھا لیکن عورت کے لیے دیور سے پردہ لازم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو سگے بھائیوں میں ایک شادی شدہ اور دوسرا غیر شادی شدہ ہے۔ دونوں میں عرصہ سے عائلی برائی کی وجہ سے جدائی ہوگئی ہے۔ ایک دوسرے کو ایک جگہ رہنا پسند نہیں کرتے۔ کیا شریعت بھی دونوں کی جدائی کا حکم دیتی ہے یا دونوں کی شریعت کے مطابق صلح کی کوئی گنجائش باقی ہے یا شریعت کے مطابق اس پر کوئی سزا عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ موجودہ دور میں تو شریعت کا کوئی قانون نہیں ہے۔ جبکہ وہ اپنی غلطی کا اقرار کرتا ہے یا شریعت مطابق کی صورت میں دونوں کو اکٹھا رہنے کا یہ حکم دیتی ہے۔ جبکہ شریعت کے مطابق دونوں کی صلح ہو جائے۔

﴿ج﴾

دیور سے پردہ ضروری ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ الحمو الموت یعنی بھائیوں کا اکٹھے رہنا کوئی

ضروری نہیں۔ البتہ شریعت کے مطابق صلح وصفائی سے راستی و محبت کے ساتھ رہنے کے لیے اکٹھے رہنا لازم نہیں۔ اس لیے مکان تو ہر بھائی کا الگ ہو اور محبت اور دوستی میں کمی نہیں ہونی چاہیے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۳ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۳ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

اگر کوئی خاتون پیدائشی طور پر عورت ہے تو داڑھی نکلنے سے اس سے پردہ لازم نہیں ہوتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک باپردہ صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون کے چہرے پر کچھ بال اُگ آئے ہیں جنہیں وہ دوائیوں کے ذریعے ختم کرتی رہتی ہے۔ وہ وعظ ونصیحت اور تبلیغ کے ذریعہ خواتین کی اصلاح کے امور بھی سرانجام دیتی رہتی ہے۔ جس کی تبلیغ سے بہت سی خواتین نماز وغیرہ کی پابندی کرنے لگی ہیں اور رسومات وبدعات سے کنارہ کشی اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان سے پردہ کرنا چاہیے۔ جبکہ اس خاتون کی پیدائش عورت کی حیثیت سے ہوئی۔ عورت کی طرح زیورات پہنتی اور پردے کی پابند، حافظ قرآن ہے۔ ان حالات میں وضاحت فرمادیں اور قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلے کی تحقیق فرمائی جائے۔

قاری نور الحق ایڈووکیٹ نزد چوک کچہری روڈ ملتان

﴿ج﴾

اگر یہ خاتون پیدائشی عورت ہی ہے اور اس میں مردوں کی کوئی مشابہت خلقی نہیں پائی جاتی۔ بجز اس کے کہ اس کے چہرے پر کچھ بال اُگ آئے ہیں اور اس کی وضع قطع عورتوں جیسی ہے اور پردے کی پابند ہے تو اس سے پردہ کرنا شرعاً لازم نہیں اور اس کا حکم دیگر عورتوں جیسا ہے اور چہرے کے بالوں کا صاف کرنا، نکالنا مستحسن ہے۔ **اذا نبتت للمرأۃ لحیۃ او شوارب فلا تحرم ازالتہ بل تستحب شامی قبیل باب الاستبراء کتاب الحظر والاباحۃ ص ۳۷۳ ج ۶** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۳ رجب ۱۳۹۵ھ

باطل عقائد والے کو لڑکی دینا ہرگز جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص رشید اپنی لڑکی کا نکاح زید سے کرنا چاہتا ہے اور زید کا عقیدہ یہ ہے کہ ولی اللہ سب کچھ کر سکتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر ناظر ہیں اور اس زید نے حضرت حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مولوی بلا کر گالیاں دلوائی ہیں اس مولوی نے حضرت مولانا حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ کو گدھا تک کے الفاظ کہے ہیں تو زید نے اس کو کچھ نہیں کہا۔ یہ عقیدہ رکھنے والے کیا اور بزرگان دین کے دشمن کے ساتھ لڑکی کا نکاح کرنا چاہیے یا نہیں اور جو آدمی اس زید کو لڑکی دے رہا ہے کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کے ساتھ برادری کے تعلقات وغیرہ رکھنا اور اس کے ساتھ کھانا پینا شرعی طور پر کیسا ہے۔ بینوا توجروا

مولوی غلام محمد رشتی خطیب جامع مسجد رتہ یال دالی

﴿ج﴾

زید کے جو عقائد سوال میں ذکر کیے گئے ہیں شریعت میں ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لہٰذا اس طرح کے غلط عقائد رکھنے والے شخص کے ساتھ صحیح العقیدہ خاتون کا عقد نکاح کسی طرح مناسب نہیں۔ نیز یہ شخص مبتدع ہے اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ڈاڑھی منڈانے والے کے متعلق حضور نے کیا فرمایا ہے کیا وہ فاسق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ داڑھی منڈوانے اور خشخشی کرانے والا اور حد شرعی سے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرض ہو یا تراویح اور حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا اور وہ حشر کے دن کس گروہ کے ساتھ ہوگا اور داڑھی کی حد شرعی کتنی ہونی چاہیے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

درمختار ص ۴۱۸ ج ۲ میں ہے کہ چار انگشت سے کم داڑھی کا قطع کرنا حرام ہے۔ واما الاخذ منها وهي

کیا جائے جائز نہیں ہے۔

ویسے آج کل جو جدید طریقے اور مانعات حمل ایجاد یا استعمال ہو رہے ہیں ان کے متعلق درج ذیل تفصیل ہے: (۱) اگر اس قسم کی مانع حمل چیز ہو کہ جس کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے عورت میں حمل ٹھہرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے یا مرد میں حمل ٹھہرانے کی صلاحیت وقابلیت ختم ہو جائے تو یہ بالاتفاق شرعاً حرام ہے۔ جیسا کہ مرد کا خصی کرنا حرام ہے۔ بخاری ص۷۵۹ ج۲ کی حدیث ہے۔ سمعت سعد بن ابی وقاص یقول رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو بیوی وعیال سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے روکا۔ اگر آپ ان کو اس کی اجازت دے دیتے تو ہم خصی بن جاتے۔ فتح الباری میں اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ خصی ہونے سے نسل ختم ہوتی تو مسلمان تھوڑے ہو جاتے اور کافر زیادہ ہو جاتے تو یہ بعثت محمدی کے مقاصد کے خلاف ہو جاتا۔

كما قال في الفتح. والحكمة في منعهم من الاختصاء ارادة تكثير النسل فيقل المسلمون بانقطاعه ويكثر الكفار فهو خلاف المقصود من البعثة المحمدية۔ اور فتاویٰ عالمگیری میں ص۳۵۷ ج۵ میں ہے۔ خصاء بنی آدم حرام بالاتفاق۔

(۲) اور اگر اس قسم کا مانع حمل طریقہ یا دوا ہو جس کے ذریعہ سے نطفہ رحم میں پہنچ جانے کے بعد یا خون بستہ یا گوشت کا لوتھڑا بن جانے کے بعد اس کو قطع کیا جائے اور اس کو ساقط کر دیا جائے تو یہ بلا ضرورت شدیدہ جائز نہیں ہے اور سخت ضرورت کی وجہ سے بھی اس وقت اس کا اسقاط جائز ہوتا ہے کہ ابھی حمل پر ایک سو بیس دن نہ گزرے ہوں ورنہ اتنی مدت کے بعد اس کا اسقاط ہرگز جائز نہیں ہے اور وہ سخت ضرورت مثلاً یہ ہو گی کہ اس عورت کا ایک دودھ پیتا بچہ ہے اور اب اسے حمل ٹھہر جانے سے اس کا دودھ خشک ہوتا ہے اور بچے کا والد دودھ پلانے والی کا انتظام بالکل نہیں کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسری چیز سے بچے کی پرورش ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ حمل ہونے کی صورت میں بچے کی ہلاکت کا سخت اندیشہ ہے۔ تو ایسی صورت میں ایک سو بیس دن سے قبل اس کا اسقاط شرعاً جائز ہے۔ كما قال في الدر المختار ويكره ان تسعى لاسقاط حملها وجاز لعذر حيث لا يتصور وقال الشامي تحته ص ۴۲۹ ج ۶ (قوله ويكره الخ) اي مطلقا قبل التصور وبعده على ما اختاره في الخانية كما قدمناه قبيل الاستبراء الا انها لا تأثم اثم القتل۔

(۳) اور اگر مانع حمل اس قسم کا ہے کہ جس کے استعمال سے مادہ منویہ رحم کے اندر سرے سے پہنچتا ہی نہیں ہے تو اس کا استعمال اگرچہ میاں بیوی کی رضامندی کے ساتھ جائز ہے لیکن یہ ان کی انفرادی اور شخصی رائے پر

موقوف ہے۔ اس کو قانون بنانا، اس کا پروپیگنڈہ کرنا اور اس کے فوائد وغیرہ بتانا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جس کی قدرے تفصیل ابھی گزر چکی ہے اور جو نفس اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے وہ ان موانع کے استعمال کے باوجود بھی پیدا کر دے گا۔ جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ لہٰذا آج کل سرکاری سطح پر ضبط ولادت کا جو پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے اور جس پر کروڑوں روپیہ سالانہ خرچ کیا جا رہا ہے اور ہزاروں اور لاکھوں ملازم اس خدمت پر مامور کیا ہے یہ سب شرعاً ناجائز ہے اور عقلاً فضول و بے سود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور راہ حق پر گامزن فرمائے۔ آمین فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی مبارک کا کچھ حصہ ترشوایا تھا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں اس التماس کے ساتھ کہ حوالہ جات معتبرہ جواب میں درج فرما کر عنایت بخشیں۔

کیا جناب آقائے نامدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریش مبارک ترشوائی ہے یا نہیں۔ رکھنا تو سنت اولیٰ ہے تو اگر ریش مبارک کو ترشوانے یا نہ ترشوانے کا عملی ومدلل حیثیت سے بھی جواب درکار ہے۔

سرفراز حسین ڈاکٹر بخاری ملتان

﴿ج﴾

ڈاڑھی منڈانا کترانا حرام ہے۔ یقیناً کم از کم چار انگشت کے برابر ڈاڑھی رکھنا سنت ہے سوالسنة فیها القبضة یعنی ایک مشت ہے جو زائد ہو اس کا کترا دینا درست ہے۔ اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑی مقدار لے لینا کہ ہموار ہو جائے درست ہے۔ رخساروں کی طرف جو بال بڑھ جائیں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا بھی درست ہے۔ حلق کے بال نہ منڈانا چاہیے مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ ریش بچہ کے جانبین سب زیریں بال منڈوانے کو فقہاء نے بدعت لکھا ہے اس لیے اس سے احتراز کرنا چاہیے۔ لبوں کا کترانا اس قدر کہ لب کے برابر ہو جائے سنت ہے۔ مونچھ دونوں طرف دراز رکھنی درست ہے۔ بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة وحلق العانة . . . وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء الحدیث (ابن ماجه رواہ مسلم و ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۴۳) وکان ابن عمر اذا

ہے۔ قال القهستاني وفيه اشعار بانه لاتكره صورة الفرس وفيه خلاف كما في اتخذها كذا في المحيط۔ عمل کرنا جائز ہے۔ یعنی اس مقصد کے لیے تو نوٹ لانا جائز ہے اور اللہ جل شانہ سے یہی امید ہے کہ وہ مواخذہ نہیں فرمائیں گے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے استغفار کرے۔ کذا فی الفتاویٰ دار العلوم امداد المفتین ص ۹۲۹ ج ۲ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۷ محرم ۱۳۹۶ھ

کیا کلوروفارم کے ذریعہ مریض کو بے ہوش کرنا درست ہے

(س)

یہ جو سرکاری ہسپتالوں میں معمول ہے کہ کلوروفارم سونگھا کر مریض کو بے حس کیا جاتا ہے تو یہ کلوروفارم شراب ہے یا شراب کی کوئی قسم ہے یا شراب نہیں۔ اگر شراب ہے تو اس کا سونگھانا اور استعمال کرنا شرعاً بہتر ہے یا ناجائز۔ اسی طرح پھوڑا وغیرہ میں جو دوائی استعمال ہوتی ہے جو پھوڑا اور اس کی آس پاس حصہ کی جگہ ہوتی ہے وہ بے حس ہو جاتی ہے اس کے متعلق بھی یہ سوال ہے کہ کیا یہ دوائی شراب ہے یا کوئی اور چیز ہے۔ اگر شراب ہے تو اس کا استعمال اس طرح جائز ہے یا ناجائز ہے اور اگر شراب نہیں تو اس کے استعمال سے جو عضو کی بے حسی ہوتی ہے یہ شرعاً نشے کی قسم تو نہیں۔ یہ دوائی منشیات کی قسم سے تو نہیں۔

مستفتی مولانا مولوی عبدالخالق ملی عقب تحصیل علی پور

(ج)

کلوروفارم سونگھا کر عمل جراحی کے لیے بے ہوش کرنا درست ہے۔ قال فی الشامی ص ۱۲۳ ج ۴ لاباس بشرب ما يذهب بالعقل لقطع نحو آكلة اقول ينبغي تقييده بغير الخمر والظاهر انه لا يتقيد بنحو بنج من غير المائع انتهى۔ (بہشتی زیور ص ۱۳۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۹ صفر ۱۳۹۴ھ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "وحدہ لاشریک لہ" کہنا درست ہے

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عالم نے تقریر میں یہ الفاظ کہے کہ جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی خالقیت میں وحدہ لاشریک لہ ہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مخلوقیت میں وحدہ لاشریک لہ ہیں اور وہ عالم ان الفاظ کے جواز میں حضرت مفتی قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کے کسی رسالہ کا حوالہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی معبودیت میں وحدہ لاشریک لہ ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عبودیت میں وحدہ لاشریک لہ ہیں۔ غرض یہ الفاظ استعمال کرنے جائز ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا

مستفتی محمد یعقوب عاقل بدست عبدالحمید

الجواب

حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے قول کا مطلب تو صحیح ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عبادت کوئی نہیں کر سکتا یعنی عبادت میں جو مقام جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے وہ کسی کو حاصل نہیں ہے اور یہ صحیح اور واقعہ ہے نبی کے مقام کو ولی تو کجا نبی بھی نہیں پہنچ سکتے لیکن اس عالم کا یہ کہنا کہ مخلوقیت میں وحدہ لاشریک ہیں اس کا مقصد واضح نہیں کہ اس سے ان کا کیا مقصد ہے۔ ایک عالم دین کو اس قسم کے الفاظ سے احتراز کرنا چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور عفا اللہ عنہ مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
[illegible]

کیا حجام کے لیے داڑھی مونڈنے کی اجرت درست ہے

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حجام کو داڑھی مونڈنا یا داڑھی مونڈنے کی اجرت لینا شرعاً جائز ہے یا حرام یا کیا حکم ہے۔

محمد عبداللہ جامع مسجد [illegible] شریف

﴿ج﴾

داڑھی منڈانا شرعاً حرام ہے اور یہ پیشہ اختیار کرنا اور اجرت لینا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۳ھ

جس کی وضع قطع عورتوں والی ہو اور محض داڑھی ہو تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک عورت کے منہ پر مردوں کی طرح محض داڑھی ہے جس کے متعلق سننے میں آیا ہے کہ یہ مرد ہے اور عورت۔ ظاہراً لباس وضع قطع عورتوں والی ہے۔ لباس عورتوں والا پہنتی ہے اور پردہ وغیرہ بھی کرتی ہے۔ کیا ایسی مشتبہ عورت سے دوسری عورتوں کو اس سے پردہ شرعی کرنا چاہیے یا نہ۔

﴿ج﴾

اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ والخصی والمجبوب والمخنث فی النظر الی الاجنبیہ کالفحل درمختار ص ۳۷۳ ج ۲ فصل فی النظر والمس فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چومنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اذان کے وقت یا کسی بھی مجلس میں رسول اللہ کا اسم گرامی لیا جائے تو انگوٹھے چومنا مناسب ہے گناہ ہے یا ثواب، کچھ حرج ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ اشهد ان محمدا رسول الله سن کر قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا اور تقبیل ابہامین مستحب ہے اور بعض روایات اس بارہ میں نقل کی ہیں جو ثابت نہیں اور قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ عمل ثابت نہیں ہے۔ پس ترک اس کا احوط ہے۔ بوقت اذان جو کلمات منقول ہیں ان کو معمول بنانا چاہیے۔ احداث فی الدین منع ہے۔ اور احادیث موقوفہ جو اس باب میں آئی ہیں قطع نظر صحت سند کے اس میں دو امر قابل لحاظ ہیں۔ ایک یہ کہ ان روایات میں یہ عمل بطور علاج و حفاظت رمد کے آیا ہے جو کہ ایک مرض جسمانی ہے۔ اس میں کوئی فضیلت و ثواب نہیں اور اب لوگ اس کو ثواب و تعظیم نبوی اور امر دینی سمجھ

﴿ج﴾

ایفائے عہد جبکہ کوئی شرعی قباحت لازم نہ آتی ہو ضروری ہے لیکن صورۃ مسئولہ میں شرعی قباحت موجود ہے اس لیے کہ شیعہ، خوارج اور فساق کے ربط ضبط سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ بنا بریں مسئولہ صورت میں شرعاً ایفائے عہد ضروری نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

خضاب اور مہندی میں کیا فرق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید اپنے بال کو وسمہ مہندی سے سیاہ کرتا ہے اور اس کے جواز کی دلیل میں یہ کہتا ہے کہ یہ خضاب نہیں بلکہ مہندی ہے۔ شرعاً خضاب اور وسمہ مہندی کا کیا حکم ہے۔

خطیب نور محمد صوفی بازار نواب شاہ

﴿ج﴾

حضرت مولانا تھانوی اصلاح الرسوم میں تحریر فرماتے ہیں۔ منجملہ ان رسوم کے داڑھی کا سیاہ خضاب کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کا سینہ۔ ان لوگوں کو جنت کی خوشبو نصیب نہ ہوگی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے (اس کی مزید تفصیل کے بعد لکھتے ہیں)۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ وسمہ کا سیاہ خضاب اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس لیے حدیث میں مہندی اور نیل کے خضاب کی اجازت آئی ہے اور مہندی اور نیل سے سیاہ ہو جاتا ہے مگر یہ مراد نہیں کیونکہ مہندی اور نیل کی ترکیبیں مختلف ہیں۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ اگر ان دونوں کو ملا کر لیں تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور اگر دونوں کو جدا جدا لگا دیں تو سرخ ہو جاتا ہے۔ بعض سے سیاہی ہوتی ہے بعض سے نہیں ہوتی۔ جب حدیث میں سیاہ خضاب سے مطلقاً ممانعت آئی ہے تو حنا اور نیل کا خضاب اسی ترکیب سے جائز ہوگا جس میں سیاہی نہ آنے۔ جیسا کہ ظاہر ہے اور سیاہ خضاب کے ممنوع ہونے کی جو علت ہے وہ وسمہ میں برابر ہے۔ علت کے اشتراک سے حکم کا اشتراک ضروری ہے۔ (اصلاح الرسوم ص ۱۳،۱۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۳ رجب ۱۳۹۰ھ

نیاز دینا اس کا کھانا پینا سب منع ہے یا شیعوں کی مجالس میں اٹھنا بیٹھنا منع ہے تو اہل شیعہ والے اس کے برعکس لوگوں کو روز تین ہے کار کرلے جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے ہم سب آپس میں قریبی رشتہ دار ہیں۔ مثلاً چچا ماموں چچا زاد بھائی اپنے دور لیکن اس مذہب کی خاطر ایک دوسرے سے بولنا چالنا بند ہے اور رشتہ داری کی لین دین یا کھانا پینا بند ہے تاکہ شیعوں نے ہم پر مقدمہ بھی کیا لیکن رب پاک کی مہربانی سے انہیں فتح ہوگئی۔ مقصد یہ ہے کہ وہ اہل شیعہ ہیں اور ہم اہل سنت ہیں۔ دیوبند خیالات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ہمارا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے ہے چونکہ آپ شیعہ کے عالم ہیں اس لیے ہم یہ مسئلہ آپ سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہمیں یہ فتویٰ لکھ کر بھیجے ہیں کہ اب شیعوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے؟ یا ان سے بولنا چالنا یا کھانا پینا یا لین دین بند کردیں یا کہ ہم ان کو منہ سے ہجرت کریں کہ دوسرے گاؤں میں بس جائیں۔ کیا اہلسنت والے اہل شیعہ والوں کو نکاح میں لڑکی دے سکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

واضح رہے کہ جو شیعہ ایسا ہو جو کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری ہو مثلاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی الوہیت کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا صحبت صدیق رضی اللہ عنہ کا انکاری ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت (قذف) لگاتا ہو یا سب صحابہ کو جائز و کار خیر سمجھتا ہو تو ایسا شیعہ کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان کے ساتھ کسی قسم کی موالات اور دوستی رکھنا جائز نہیں۔ قال ابن عابدین فی رد المحتار ص ۴۶ ج ۳ ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوہیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدین بالضرورة الخ

اور اگر وہ شیعہ اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری نہ ہو تو وہ مسلمان ہے لیکن پھر بھی تفضیل علی اور سب صحابہ کی وجہ سے فاسق اور مبتدع ضرور ہے۔ ان کے موالات سے بھی حتی الامکان احتراز ضروری ہے۔ بوقت سلام و کلام ان کے ساتھ برتاؤ جائز ہے لیکن آپس میں رشتہ وغیرہ کے بارے میں بہرحال ان سے بھی اجتناب اچھا ہے۔ قال فی رد المحتار بخلاف ما اذا کان یفضل علیا ویسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر ص ۴۶ ج ۳ الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

تحقیق مذہبی امور میں پختگی سے اپنے موقف پر قائم ہونے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے فساد سے احتراز کیا جائے تبلیغ دین میں احسن طریق اختیار کیا جائے۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

امام مسجد کا تبلیغ دین کے جلسہ کو منع کرنا اور اس میں شرکت نہ کرنا

﴿س﴾

سالانہ جلسہ تبلیغ دین میں اہل سنت والجماعت کا ہوتا ہے۔ اس سال ۳۰-۸-۸۰ کو یہ جلسہ ہوتا تھا جس پر مقتدر علماء کو قرآن و حدیث کی تعلیم کے مطابق تبلیغ کے لیے بلایا گیا تھا۔ اشتہار جلسہ میں علماء مبلغین کے نام لکھے گئے تھے اور امام مسجد کا نام بھی ان میں لکھا گیا تھا۔ جب اشتہار لگائے گئے تو امام صاحب نے اشتہار پر سے اپنا نام کاٹ دیا اور تبلیغ دین کے اس فرض سے انکار کیا اور کہا یہاں پر تبلیغ کی ضرورت نہیں ہے وہ جلسہ نہ کیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا امام صاحب کا یہ طریقہ قابل تعریف ہے یا کیا ہے۔

﴿ج﴾

اگر اس جلسہ کا مقصد محض دین کی صحیح تبلیغ اور قرآن و حدیث کے مطابق احکام الہیہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پیش کرنا تھا تو شرعاً یہ ذکر اللہ میں شامل ہے اور اس قسم کی تبلیغ دین حق میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے جو کار خیر اور ضروری ہے۔ علماء کا فرض ہے۔ اس کام سے کسی کو روکنا شرعاً ناپسندیدہ عمل ہے۔ اگر کسی امام صاحب نے اس قسم کی صورت کو کسی شرعی عذر کے بغیر کیا ہے تو یہ فعل شرعاً مذموم ہے۔ قرآن عظیم میں تصریح موجود ہے۔ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ الآیہ۔ قرآن و حدیث کی صحیح تعلیم و تبلیغ حسب تصریح علماء امت ذکر اللہ میں شامل ہے۔ اس سے روکنا شرعاً ظلم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد عبداللہ [illegible] مفتی بہاولپور
الجواب صحیح شمس الحق الافغانی عفا اللہ عنہ

تحقیق کی جائے اگر واقعی مولوی صاحب کا اس جگہ میں جلسہ کے روکنے سے مقصد یہی تھا جو سوال میں درج ہے تو جواب درست ہے۔

محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا مسلمان اور عیسائی کا ایک برتن میں کھانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسلمان اور عیسائی دونوں کا ایک ہی برتن میں کھانا جائز ہے یا حرام ہے۔ براہ کرم صحیح مسئلہ سے آگاہ فرما کر چند لوگوں کو یہ کام کرنے سے بچائیں مہربانی ہوگی۔

نوٹ: ہم نے کافی دفعہ سمجھایا لیکن انہوں نے فتویٰ مانگا ہے۔

السائل صوفی محمد نواز

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں اگرچہ عیسائی کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا حرام نہیں لیکن ان کے اختلاط سے برے اثرات کا خدشہ ہے اس لیے ان کے ساتھ اکٹھے خورد و نوش سے اجتناب ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

منہ بولا لے پالک بیٹا غیر محرم ہوتا ہے پالنے سے بیٹا نہیں بنتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں اگر کوئی آدمی یا استاد یا اور کوئی کسی بچے کو اپنا بچہ بنا لے اور حقیقی کی طرح سمجھے یعنی وہ بچہ بھی اس آدمی کا بیٹا بن جائے تو جب وہ بالغ ہو جائے تو آیا اس سے اس باپ کی اہلیہ محترمہ کے لیے پردہ لازم ہو جائے گا یا نہیں اگر لازم ہو جائے گا تو کیوں اور اگر پردہ نہ کیا جائے تو شریعت کا کیا حکم ہے اور پردہ کیا جائے کیا اشد ضروری ہے اور اگر پردہ نہ کیا جائے تو کیا حکم ہے؟

﴿ج﴾

لے پالک لڑکا بالکل غیر محرم ہوتا ہے بیٹا بنانے سے حقیقی بیٹا نہیں بن جاتا سب کو اس سے وہی برتاؤ کرنا چاہیے جو بالکل غیروں سے ہوتا ہے۔ عن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان (رواہ الترمذی) وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ ارأیت الحمو قال الحمو الموت (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۸) منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہ بننے کے بارے میں قرآن مجید کی آیت

لکی لا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیائهم اذا قضوا منهن وطرا نص صریح ہے۔

خلاصہ یہ کہ استاد عمر کی اہلیہ کے لیے شاگرد (زید) سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی گمنام قبر کو بزرگ کی قبر ظاہر کر کے اس کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ دینا حرام ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ قاسم باغ قلعہ کہنہ پر حضرت غوث العالمین کے مزار کے سامنے ایک جعلی قبر جس کا نام غوث پاک نورانی دستگیر سید پیر رکھ دیا گیا ہے۔ جس کے متعلق شہر کے علماء اور معززین اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ کسی ولی کا مزار نہیں ہے اور غوث پاک نورانی دستگیر سید پیر کے نام سے انتہائی دھوکہ دے کر ذریعہ معاش بنایا گیا ہے۔ جس کی شکایت ملتان کے اہم لوگوں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں بذریعہ خط تحریری طور پر بھی پیش کی ہے۔ نیز اخبارات میں اس کے خلاف بہت کچھ آ چکا ہے اور شہر کی مذہبی تنظیموں نے بھی اس کے خلاف متعدد مرتبہ احتجاج کیا ہے۔ شرعی نقطۂ نگاہ سے اس کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ کہنہ پر غوث پاک نورانی کے نام سے ایک جعلی قبر ہے اور شہر کے معززین نے اس کے جعلی ہونے کی تصدیق بھی کی اور بتایا ہے کہ یہاں کوئی بزرگ مدفون نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں اس قبر کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنا سخت گناہ ہے مگر جو لوگ بزرگان دین کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں وہ بھی دھوکہ میں پڑے ہیں تاریخ بزرگان ملتان میں بھی غالباً اس نام کے کسی بزرگ کا ذکر موجود نہیں لہٰذا اس کا تدارک بہت ضروری ہے تاکہ عوام گمراہ نہ ہوں اگر ضرورت ہو تو ان کے نام نہاد سجادگان سے ثبوت طلب کیا جائے۔ اگر اطراف و جوانب سے ثبوت اس کو جعلی بتائیں تو پھر اس فتنہ سے لوگوں کو محفوظ رکھا جائے فقط واللہ اعلم

سید مسعود علی قادری مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اپنے قبیلے کا پرانا نام تبدیل کرنا درست ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری برادری جو زمانہ قدیم

سے نسب یا پیشہ کی وجہ سے ایک خاص نام سے مشہور ہے اور اسی پیشہ کے نام سے پکاری جاتی ہے مگر اب چونکہ برادری کے اکثر لوگ اپنے باپ دادا کے پیشہ کو نہیں کرتے بلکہ مختلف پیشوں سے اپنی روزی کماتے ہیں مثلاً صنعت وحرفت، زراعت، تجارت، ملازمت وغیرہ اس لیے برادری کے اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ برادری کا نام بدل دیا جائے گا اس سلسلہ میں امید ہے کہ مندرجہ ذیل امور میں شریعت کی روشنی میں ہماری رہنمائی کریں گے۔

(۱) ہماری برادری مختلف قدیم ہندو قبائل مثلاً کھوکھر راجپوت وغیرہ چند ذات وقبیلے کے لوگوں پر مشتمل ہے کیا یہ لوگ اپنے قدیم قبیلہ یا ذات سے اپنے کو مشہور کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) برادری کی اجتماعی حیثیت کو قائم رکھنے کے لیے برادری کا قدیم نام جو کسب یا پیشہ کی وجہ سے مشہور ہے اس کو بدل کر کوئی دوسرا نام رکھنے میں شرعاً کوئی قباحت تو نہیں۔

(۳) برادری کے کسی بھی مشہور ومعروف شخص کی طرف برادری کو منسوب کرنے میں کوئی گناہ تو نہیں جبکہ تمام برادری اس شخص سے واقف ہو۔

﴿الجواب﴾

(۱) اگر ان ناموں میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو تو منسوب کرنا جائز ہے۔

(۲) شرعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ (۳) کوئی گناہ نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر داڑھی کی وجہ سے بیوی کی رخصتی نہ ہوتی ہو تو کیا اس مقصد کے لیے داڑھی منڈوانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر داڑھی کی وجہ سے رخصتی نہ کریں تو داڑھی منڈوانی چاہیے یا نہیں (جبکہ سسرال قریبی رشتہ دار ہوں) اگر داڑھی کی وجہ سے طلاق مانگیں تو طلاق دینی چاہیے یا داڑھی منڈوانی چاہیے۔ جبکہ سسرال قریبی رشتہ دار ہوں۔

محمد صادق مدنی محلہ بڑی شریف خان والا بہاولنگر

﴿ج﴾

داڑھی منڈوانا جائز نہیں۔ لقوله عليه السلام قصوا الشوارب واعفوا اللحى۔

مسئولہ صورت میں داڑھی ہرگز نہ منڈوائیں۔ لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق طلاق دینا جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۵ شعبان ۱۳۹۱ھ

آج کل پاکستان میں مروجہ معمے قمار بازی کے حکم میں ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ معمہ حل کر کے انعام حاصل کرنا شرعی نقطہ نگاہ سے حلال ہے یا حرام۔ بینوا توجروا

مولوی امیر جعفر خان ۔ دوبی

﴿ج﴾

آج کل پاکستان میں مروجہ معمے چونکہ قمار بازی میں ہیں اس لیے ان کے حل کر کے انعام حاصل کرنا جائز و حلال نہیں۔ فقط واللہ اعلم

غلام احمد معین مفتی
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ

کیا تاش کھیلنا واقعی ماں کے ساتھ زنا کے مترادف ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ اگر کوئی آدمی تاش کے پتے سے کھیلتا ہے تو کیا اس کا گناہ اپنی سگی ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے یا نہیں؟ ایک واعظ نے وعظ کرتے ہوئے یہ بتلایا ہے اس لیے آپ حدیث کی رو سے فتویٰ دے کر ممنون فرمائیں۔

امان اللہ ملتان

﴿ج﴾

اگر تاش کھیلنے میں شرط اور جوا بھی لگایا گیا ہے تو یہ حرام ہے اور اگر شرط کے بغیر کھیلا جائے تو یہ بھی لغو اور مکروہ تحریمی ہے لیکن سگی ماں کے ساتھ زنا کے برابر ہونے کے متعلق جو وعید ہے وہ اس میں نہیں ہے۔ بلکہ سود کھانے والے کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ سگی ماں کے ساتھ زنا کے برابر ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفی عنہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انعامی بانڈ خریدنا اور منافع لینا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ حکومت پاکستان کی طرف سے کافی عرصہ سے بونڈ کے نام سے

ایک علماء شرع کی ہوا ہے صورت مسئول یہ ہے کہ آیا انعامی بانڈ کا خریدنا جائز ہے یا ناجائز اور جو شخص اس کو خریدے اور جائز سمجھے اس کی اقتداء میں نماز جائز ہے یا نہیں۔ مسئلہ حل فرمائیں۔

محمد رفیق انور نعمانی خطیب جامع مسجد صدیقیہ ساہیوال

﴿ج﴾

انعامی بونڈ کا خریدنا درست نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ خیر المدارس ملتان
الجواب صحیح خیر محمد عفا اللہ عنہ

اگر کوئی امام صاحب انعامی بانڈ خریدتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ فوراً انہیں فروخت کر دے اور اس گناہ سے توبہ واستغفار کرے۔

فقط الجواب صحیح بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ نائب مفتی خیر المدارس ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جو شرعی پردہ کرنے کا وعدہ نہ کرتا ہو کیا اس سے وعدہ کا توڑنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مثلاً زید کی لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور اس کا رشتہ مثلاً عمرو کے لڑکے کے ساتھ ہوتا ہے جو زید کا حقیقی چچازاد بھائی ہے۔ اب دریافت طلب یہ معاملہ ہے کہ لڑکی کا باپ زید کہتا ہے کہ میں رشتہ کے لیے تیار ہوں لیکن شرعی پردہ کو بحال رکھنا چاہے گا اور خود زید شرعی پردہ کا پابند ہے لیکن عمرو چونکہ خود فوت ہو چکا ہے اور اب اس کے لڑکے کے خاندان کے متولی حضرات اس بات پر مصر ہیں کہ ہم رسمی پردہ کی رعایت تو رکھیں گے لیکن شرعی پردہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ اب زید کو شریعت کے لحاظ سے کیا حکم ہے (یعنی) رشتہ دے دے اور شرعی پردہ توڑنے کا گناہ ان پر ہوگا جو شرعی پردہ نہیں رکھتے یا رشتہ دینے سے انکار کر دے اور صلہ رحمی کا لحاظ نہ رکھے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

عورت پر اجنبیوں اور نامحرموں سے پردہ کرنا واجب ہے اور حجاب شرعی کا ترک کرنا موجب گناہ ہے۔ اس لیے اگر شخص مذکور شرعی پردہ کا اہتمام نہیں کرتا تو بہتر یہ ہے کہ اسے رشتہ نہ دے بلکہ کسی دیندار صالح آدمی کو یہ رشتہ دے دے۔ قال اللہ تعالیٰ وقرن فی بیوتکن الآیۃ پارہ ۲۲ آیت ۲ وقال اللہ یا ایہا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیہن من جلابیبہن پارہ من یقنت قریب ربع۔ قال اللہ تعالیٰ واذا سألتموہن متاعا فاسئلوہن من وراء حجاب الآیۃ وعن ابی ہریرۃ

رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداک ۔ متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۷ جس طرح عورت میں دینداری صلاح وتقویٰ ضروری ہے اسی طرح مرد میں بھی ضروری ہے ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۷ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ

دولہا کا سہرا باندھنا اور شادی پر ڈھول باجا بجانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) شادی کے موقعہ پر سہرا باندھنا جائز ہے یا نہیں ۔

(۲) شادی وغیرہ کے موقعہ پر ڈھول، وباجا وغیرہ بجانا جائز ہے یا نہیں ۔

﴿ج﴾

(۱) سہرا باندھنا خلاف شرع ہے ۔ کیونکہ یہ رسم کفار کی ہے ۔ حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو تشبہ کرے کسی قوم کے ساتھ وہ انہی میں سے ہے ۔ لہٰذا مسلمان کی شان یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بسروچشم تسلیم کرتے ہوئے کفار کے رسم ورواج اور ان کے ساتھ تشبہ سے احتراز کرے ۔ (اصلاح الرسوم ص ۱۵ مادہ ص ۳۵)

(۲) ڈھول باجہ وغیرہ بجانا امور شرعاً ناجائز اور حرام ہے ۔ قرآن حدیث اور کتب فقہ میں ان کی حرمت کے دلائل اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احصاء (شمار) متعذر اور مشکل ہے ۔

ومن الناس من يشتري لهو الحديث الآية قال الشامي في رد المحتار ص ۳۴۹ ج ۶ وفي التتار خانيه ان كان السماع غناً فهو حرام لان التغني واستماع الغنى حرام وفي الهنديه ذلك المسئلة علي ان الملاهي كلها حرام في التغني بضرب و تصفيق الخ بہرحال ان امور سے اجتناب ضروری اور بہتر ہے ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لڑکے کا اپنے والد کو بھائی جان کہہ کر پکارنا، یا امام صاحب کو نماز کے لیے بلانا جائز ہے
اپنی مزدوری میں سے روزانہ ایک آنہ نکال کر اس سے مسجد کے لیے تیل خریدنا یا لوگوں کو کھانا کھلانا
مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی یا بٹن استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل سوال میں کہ

(۱) میرے لڑکے مجھے بھائی کہتے ہیں۔ اور ایک حافظ صاحب کہتے ہیں کہ باپ کو بھائی کہنا سخت گناہ ہے۔ براہ کرم اس مسئلہ کو حل فرمائیں۔

(۲) اگر مسجد میں اذان ہو گئی اور امام صاحب نہیں آئے۔ اگر امام صاحب کو نماز کی بلانے چلا جائے؟ جائز ہے یا نہیں۔

(۳) میں اپنی مزدوری سے ایک آنہ فی روپیہ نکال کر جمع ہونے پر اس کا مسجد میں تیل یا اور کسی کو کھانا کھلا دیتا ہوں۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

(۴) مرد سونے کے بٹن انگوٹھی استعمال کر سکتا ہے یا نہیں۔

[illegible] تیلی [illegible] ملتان

﴿ج﴾

(۱) مذاقاً کہنا درست ہے۔

(۲) درست ہے۔

(۳) جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

(۴) سونے کی انگوٹھی مردوں کے لیے جائز نہیں۔ اسی طرح سونے کے بٹن لگانا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

شیخ کی اجازت کے بغیر مریدین کو بیعت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء و مفتیان عظام اندریں مسئلہ کہ ایک شخص جو باقاعدہ عالم دین نہیں ہے اور اپنے شیخ

سے اس کو بیعت کرانے کی اجازت حاصل نہیں ہے اور وہ لوگوں کو بیعت دیتا ہے۔ کیا شرعاً اس کا بیعت دینا لوگوں کو جائز ہے۔ آپ صاحب شریعت و طریقت ہیں۔ اس مسئلہ کی وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں۔

﴿ج﴾

بغیر اجازت و خلافت شیخ کامل کے مریدین کو بیعت کرنا جائز نہیں ہے۔ مشائخ کا یہی طریق رہا ہے اس لیے ایسے شخص کو بیعت کرنے سے حتی الامکان احتیاط و اجتناب لازم ہے جسے شیخ کامل سے اجازت نہ ملی ہو۔ البتہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک صورت میں اس کو جائز رکھا ہے۔ وہ یہ کہ علماء و مشائخ عصر کسی شخص کی صلاحیت و استعداد کامل اور اس کے علم و عمل کی گواہی دیں۔ گویا حضرت شاہ صاحب نے زمانہ کے معتمد علماء و مشائخ کے متفقہ اعتماد کو اجازت کے قائم مقام قرار دیا ہے۔ لہٰذا اگر شخص مذکور کو یہ مقام حاصل ہے تو اس کے لیے گنجائش نکل سکتی ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا تعویذ کے ذریعہ کسی کے رزق میں اضافہ یا کسی کا رزق بند ہو سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ جس شخص کا رزق اللہ تعالیٰ کشادہ کرے۔ کیا کسی کے تعویذ کرنے سے وہ رزق بند ہو سکتا ہے۔ کیا وہ رزق جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو زیادہ دینا چاہتا ہے کیا کسی کے تعویذ سے وہ رزق بند ہو سکتا ہے۔

﴿ج﴾

اللہ تعالیٰ نے ماں کے پیٹ میں ہر ایک شخص کا رزق مقرر فرمایا ہے۔ اس کی کمی و بیشی صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کوئی شخص کسی کے رزق کو نہ کھول سکتا ہے نہ بند کر سکتا ہے۔

تعویذ وغیرہ کے اثرات بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ اگر ایسا کوئی عمل کر لیا جائے اور اس کا برا اثر کسی پر پڑے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہوتا ہے لیکن اس شخص کو ایسا عمل کرنا جائز نہ ہوگا۔ ایسے عمل سے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عمل کر رہا ہے روکا جائے۔ بغیر ثبوت کے کسی پر الزام نہ لگایا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انگریزی یا یونانی دواؤں میں الکحل اور اسپرٹ سے متعلق ایک مفصل فتویٰ

﴿سوال﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بیچ میں انگریزی ادویات کا کاروبار کرنا چاہتا ہوں جس میں چند شکوک و شبہات کی وجہ سے طبیعت کراہت محسوس کرتی ہے۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل مسائل پر شرعی تبصرہ عنایت فرما کر احسان کریں تا کہ طبیعت کو سکون میسر ہو۔

(۱) غالباً ساٹھ فیصد ادویات میں الکحل، اسپرٹ، ٹنکچر، کلوروفارم وغیرہ باقاعدہ مستعمل ہوتے ہیں۔

(۲) انجکشن لگاتے وقت صرف اسپرٹ ہی دوا ہے جو جسم پر SLPTIC سے روکنے کے کام آتی ہے۔

(۳) بعض انگریزی ادویات میں الکحل وغیرہ کا استعمال کافی زیادہ حد تک کیا جاتا ہے۔ (دو ٹر بیری کمپاؤنڈ ۱۴ فیصد، بینا ڈرل ۶ فیصد، بیڈو کا کرانپ ۲۰ فیصد)

(۴) مریض کو سکون دینے کے لیے افیم یونانی دوا خاص طور پر استعمال ہوتی ہے اور پیٹ درد کے ڈاکٹری مکسچروں میں ٹنکچر افیم بھی عام طور پر مستعمل ہوتی ہے۔

(۵) یونانی ادویات میں ایک حد تک کچلہ، افیون، دھتورہ، پوست، خشخاش کا استعمال ہوتا ہے۔ وضاحت طلب مسائل یہ ہیں۔

(الف) الکحل، اسپرٹ، ٹنکچر، کلوروفارم، افیون، کچلہ، پوست، خشخاش، دھتورہ بذات خود نشہ آور اشیاء ہیں یا نشہ آور اشیاء کا خام مال۔ گندم، جو، فروٹ وغیرہ شراب بنانے میں بنیادی سامان ہیں۔

(ب) اگر یہ سب اشیاء یا ان میں کوئی شے بصورت دوا استعمال کرنے کی اجازت ہے تو اس کی حد مقدار کیا ہے؟

(ج) کیا جسم پر اسپرٹ استعمال ہونے کے بعد جسم کے اس حصے کو دھوئے بغیر نماز جائز ہے۔

(د) ان سب اشیاء میں کون سی اشیاء کا استعمال یا کاروبار جائز ہے

مصباح احمد، وینٹ جنرل سٹور نیو ملیر، کراچی

﴿ج﴾

بہشتی زیور حصہ یاز دہم مطبوعہ سعیدی ص ۷۵ پر ہے۔ جو چیز بہت پینے سے نشہ دار ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ اگر اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو اس طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لیپ کرنے میں غرض ممنوع ہے۔ خواہ وہ نشہ آور چیز اپنی اصلی ہیئت پر رہے۔ خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جاوے۔ بہر حال ممنوع ہے

یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اکثر اس قسم کی اشیاء ملائی جاتی ہیں اور جو نشہ دار ہو کر بھی نہ ہوں بلکہ اصل سے منجمد ہوں جیسے تمباکو، افیون وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کرے اس سے ضرر شدید ہو تو وہ حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لائے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر غذا وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

الکحل، اسپرٹ اور ٹنکچر چونکہ مائعات کی قبیل میں سے ہیں اس لیے ان کے متعلق حکم یہ ہے کہ یہ اشیاء اگر انگوری کچی شراب یا انگور کی پکی شراب یا منقیٰ کی شراب یا کھجوری شراب سے حاصل کی گئی ہوں اور اس کی تحقیق ہو جائے تو ان کا استعمال کرنا حرام ہے اور جس دوا میں یہ شامل ہوں اس دوا کا استعمال کرنا بھی ناجائز ہے اور وہ نجس ہے، کپڑے اور بدن کے کسی حصہ کو اگر یہ لگ جائیں تو اس کو دھونا نماز کے لیے ضروری ہے۔ خواہ یہ نشہ لائیں یا نہ لائیں اور اگر ان کو شرابوں کے علاوہ دیگر شرابوں سے حاصل کیا گیا ہو مثلاً جو گندم وغیرہ کی شرابوں سے تو ان کے استعمال میں اختلاف ہے۔ مگر دوا کے طور پر اس کے استعمال کرنے کی گنجائش ہے اور اگر کوئی شخص پرہیز کرے تو یہ عین تقویٰ ہے۔ پہلی قسم کی ادویہ کا کاروبار بھی ناجائز ہے اور دوسری قسم کی ادویہ کے کاروبار کی بھی گنجائش ہے۔ افیون، سنکھیا، دھتورا، پوست، خشخاش وغیرہ چونکہ جامدات میں سے ہیں لہٰذا ان کا استعمال تب ناجائز ہوگا کہ وہ مقدار نشہ کی ہو یا بدن کے لیے مضر ہو ورنہ بشرط عدم ضرر و عدم نشہ اس کا استعمال جائز ہوگا اور خارجاً استعمال اس کا درست ہے۔

نماز کے وقت دھونا اور پاک کرنا اس کا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مشتبہ صورتوں میں احتیاط یہ ہے کہ پرہیز کیا جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۹ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ

یہودی کمپنیوں کا مال خریدنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) چند مشروبات جو اس وقت ہمارے ہاں رائج ہیں جیسے فانٹا، سیون اپ، کوکا کولا، کینیڈا ڈرائی ان چار قسم کے مشروبات کا ہمارے لیے پینا جائز ہے یا نہیں۔ نیز ان جو کہ مرزائیوں کی ملکیت میں سے ہے اس کا پینا بھی جائز ہے کہ نہیں۔

(۲) ہاں نفس ہونے صابن بھی صابون کا استعمال جائز ہے کہ نہیں۔

(۳) نیز ناجائز کی وجہ کیا ہے اور اس کے علاوہ کون سے مشروبات اور صابون ہمارے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

ظفر احمد بنگالی متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

یہودی کمپنیوں کا مال خریدنا اور ان کو نفع پہنچانا جائز نہیں ہے۔ یہودی اسلام کے خلاف آج کل محارب ہیں ان کے ارادے یہ ہیں کہ حجاز مقدس بالخصوص مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفا اور اس کے گرد و نواح کو فتح کر لیں۔ ان کے زعم میں یہ دراصل یہودی علاقے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہود مدینہ، بنی نضیر، بنی قریظہ، بنی قینقاع، یہود خیبر ان علاقوں کے مالک تھے اس حالت میں کوئی ایسی چیز بازار سے نہ خریدی جائے جس سے یہودی کی مالی پوزیشن مستحکم ہو۔ قرآن کریم میں ہے ولا ینالون من عدو نیلا الا کتب لھم بہ عمل صالح۔ نیلا نکرہ ہے تحت نفی مفید استغراق ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ دشمن کو کسی طرح کوئی بھی نقصان پہنچانا عمل صالح ہے۔ فقہاء کی عبارات سے بھی اسی طرح کے حوالہ جات نقل کیے جا سکتے ہیں کہ مسلمانان عالم کو اجتماعی طور پر یہودیوں کے مال تجارت کا بائیکاٹ کرنا لازم ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

کیا مخلوط نظام تعلیم اور ڈاکٹری مجبوریوں کی وجہ سے پردہ ترک کرنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ بے پردہ عورتوں کو (خواہ بالغ ہوں یا قریب بلوغت، بچی ہوں یا نابالغہ ہوں، یا لیڈی ڈاکٹر، جلوت میں ہوں یا خلوت میں، سکول کالج کے کمروں میں ہوں یا جماعت کی صورت میں یا گھر کے اندر اکیلا مرد (عالم ہو یا مفتی، پیر ہو یا مرید، جوان ہو یا عمر رسیدہ وغیرہ) تعلیم دے سکتا ہے۔ جبکہ عمر اس کی اجازت دیتا ہے۔ عمر کا استدلال یہ ہے کہ جب تک بے پردہ عورتوں کو احکام شرعی سے واقف نہیں کرایا جائے گا اس وقت تک ان کا پردہ کرنا ممکن نہیں ورنہ اس لیے ان کو نظر انداز کیا جانا اور دینی تعلیم سے بے بہرہ رکھا جائے کہ یہ بے پردہ ہیں تو یہ صحیح نہیں مزید یہ کہ نرسیں یا لیڈی ڈاکٹرز وغیرہ جو کسی حال میں پردے میں نہیں رہ سکتیں۔ آپ کی اس پردہ والی شرط سے تو وہ دینی تعلیم سے بالکل محروم رہ جائیں گی۔ جبکہ عملاً اس کا تجربہ کیا گیا کہ ایسی عورتوں کو اس حالت میں دینی تعلیم دی گئی اور اب ان کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ بے پردہ

عورتیں تہجد تک پڑھنے لگی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس کے برعکس زید کا استدلال یہ ہے کہ شرعی حدود کو کسی بھی خود پیدا کردہ مجبوری کی وجہ سے نہیں توڑا جا سکتا۔ بے پردگی ایک خود پیدا کردہ اضطرار ہے۔ شریعت میں ایسے اضطرار کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر اس طرح عوام خود ایسے افعال کے مرتکب ہوں جن سے ان کی مشکلات میں اضافہ ہوتا جائے اور آگے چل کر اس مجبوری و اضطرار کا نام دے کر شرعی حدود کو توڑ ڈالیں۔ اس طرح تو دین شریعت باقی نہیں رہے گا۔ حالانکہ پردے کی غرض و غایت جنسی اختلاط کو ختم کرنا ہے۔ اگر یہ اختلاط برقرار رہے تو پردہ کا مقصود ہی فوت ہو جائے گا۔ جبکہ اختلاط اس لیے جائز نہیں کہ اس سے ہر صنف کے سفلی جذبات کو ہوا ملتی ہے۔ اگر اختلاط اس لیے ناگزیر ہے کہ بصورت عدم اختلاط دینی تعلیم کی محرومی واقع ہوتی ہے تو پھر مخلوط تعلیم میں کوئی قباحت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ مرد و زن کا اختلاط دنیوی تعلیم کے لیے ضروری سمجھتے ہیں اور آپ دینی تعلیم کے لیے حدود شرعیہ کے توڑنے میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ اگرچہ اغراض مختلف ہیں۔ جہاں تک بے پردہ عورتوں کا احکام شرعیہ کی واقفیت کے بعد تہجد پڑھنے کا تعلق ہے جہاں دو یا چار عورتوں نے تہجد پڑھنا شروع کیا ہے وہاں زنا کے ارتکاب تک بھی تو نوبت پہنچی ہے۔ اگر زید کا استدلال درست ہے تو پھر مزید وضاحت طلب امر یہ ہے کہ بے پردہ عورتوں کو پڑھانے والے آدمی کو امام و خطیب بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

زید کا خیال بالکل درست ہے اور شرعی اصول کے عین مطابق ہے۔ عمر و کے خیال باطل کو کچھ بھی وقعت دی گئی تو ان کا مدعا ہی اس زمانہ میں نعوذ باللہ منسوخ ہو کر رہ جائیں گے۔ دین کی تعلیم و تبلیغ عورتوں میں شرعی حدود کے اندر بھی ممکن اور سہل ہے۔ کوئی مجبوری اور اضطرار واقع نہیں ہے۔

باقی ایسے شخص کو ہرگز خطیب اور امام اور مقتدا نہ بنایا جائے۔ امامت کے لیے متقی پرہیزگار عالم کا انتخاب ضروری ہے۔ البتہ اگر اتفاقاً کسی نے پڑھ لی تو باوجود کراہت کے نماز ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کونڈے دینا بدعت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس رسم کے بارہ میں جو آج کل لوگوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ جسے لوگ امام جعفر صادقؒ کا کونڈا ... اس میں صرف اتنا ہوتا ہے کہ کوئی چیز پکا کر فقیروں مسکینوں کو کھلائی جاتی ہے اور بعض

مذکورہ ضرورت اس حد تک شدید نہیں ہے کہ اس کے پیش نظر ایک حرام کام جائز ہو جائے۔ فتاویٰ دارالعلوم امداد المفتین ص ۹۸۹ ج ۲ پر مفتی محمد شفیع صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ اس طرح پاسپورٹ کے لیے بھی تصویر کھنچوانا جائز نہیں۔ اگر کسی ضرورت سے مجبور ہو جائے تو استغفار کرے اور اپنے گناہ کا۔ سمجھے۔ اس کے حلال کرنے کی فکر میں نہ پڑے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۶ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

قل خوانی کا مروجہ طریقہ درست نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ کسی شخص کے فوت ہونے کے بعد اس کی تجہیز و تکفین کے بعد کوئی تاریخ معین کی جاتی ہے جو بالعموم تین روز کے بعد کوئی تاریخ ہوتی ہے۔ اس کی اطلاع رشتہ داروں کو دی جاتی ہے تو تاریخ معینہ پر دور دراز کے رشتہ دار اکٹھے ہوتے ہیں۔ حسب طاقت کوئی چیز پکائی جاتی ہے۔ کوئی مولوی صاحب قرآن کریم میں سے سورۃ فاتحہ اور بعض دیگر آیات پڑھتے ہیں۔ بعض لوگوں کے آگے کچھ گندم رکھی جاتی ہے جس پر کچھ نہ کچھ پڑھا جاتا ہے۔ جاہل لوگ یونہی گنگناتے رہتے ہیں۔ پھر سب کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ پڑھا وہ مولوی جی آپ کے ملک کرتے ہیں اس کے بعد دعا مانگی جاتی ہے اور سب آدمی بکھر جاتے ہیں پھر ہر آدمی روپیہ دو روپیہ رقم دیتے ہیں ہمارے اصطلاح میں اسے ٹک یا بھاجڑہ کی رقم بولتے ہیں۔ یہ رقم ہر آدمی اتنی دیتا ہے جتنی اس کو کسی ایسے موقع پر ملی تھی۔ یعنی یہ لین دین ہوتا ہے۔ پھر پکی ہوئی چیز سب لوگوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اسے ہمارے ہاں قل خوانی بولتے ہیں۔ بعض تو ختم خوانی کہتے ہیں۔ کیا یہ شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں۔

عبدالمجید معرفت کرنل ٹو محمد صدیق اینڈ برادرز بوہڑ گیٹ ملتان

﴿ج﴾

واضح رہے کہ یہ طریقہ ایصال ثواب کا ان قیود و تخصیصات کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین رضی اللہ عنہم مجتہدین رحمہم اللہ علیہم میں سے کسی سے ثابت نہیں ہے۔ ایسا ایصال ثواب شرعاً جائز نہیں۔ مروجہ قسم کے قل خوانی میں شرعاً بڑی قباحتیں ہیں۔ جن کو مولانا حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اصلاح الرسوم ص ۱۴۷ پر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ کارڈ پر جگہ کی کمی سے ان کو یہاں نہیں لکھا جاسکتا۔ شوق ہو تو خود اصل کتاب میں دیکھ لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

دس محرم کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرنا اور سبیل لگانا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ محرم میں عاشورہ وغیرہ کے روز شہادت بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

بینوا توجروا

السائل غلام محی پیران اہل سنت ملتان شہر

﴿ج﴾

یہ سب امور مذکورہ بدعت ہیں جن کا احادیث میں ثبوت نہیں ہے اور نہ خیر القرون میں یہ امور معمول بہ تھے۔ احادیث صحیحہ میں عاشورہ کے یوم صرف روزہ رکھنے کا ذکر ہے روزہ اسی تاریخ کو نو یا گیارہ کے روزہ ملا کر رکھنا مسنون ہے اور بس۔

باقی حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت متبرک دن میں ہوئی۔ نہ یہ کہ دن کو تبرک ان کی شہادت سے حاصل ہوا۔ اس شہادت کو بروایت صحیحہ بیان کرنا بھی ان دنوں جائز نہیں۔ تشبہاً بالروافض کذا قول رشید احمد الگنگوہی فی الفتاوی الرشیدیہ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳۰ محرم ۷۷ھ

دنگل کرنے اور کرانے میں اگر شرعی حکم نہ ہو تو درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک موجودہ دور کے دنگل کو روا قرار دیتا ہے اور دلیل پیش کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما کی لڑائی کرائی تھی اور صحابہ نے دیکھی تھی لہذا دنگل کرنا اور کرانا جرم نہیں بلکہ جائز ہے۔ براہ کرم واضح فرمادیں کہ دنگل دیکھنا جرم ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کس

صورت سے۔ اگر جرم ہے تو پھر دلیل کا کیا جواب ہوگا۔ کسی امام کا فتویٰ کیا ہے براہ کرم حدیث مقدس کی روشنی میں توضیح فرمادیں۔ یہ آدمی ہمیں تنگ کیے ہوئے ہے۔ بینوا توجروا

محمد شفیع مدرسہ مناہل السعادت بھوتی تحصیل علی پور ضلع مظفرگڑھ

﴿ج﴾

سو جو دو دنگل جس میں کشف عورت ہو تقریباً سارا بدن ان کا ننگا ہوتا ہے نماز کے فوت ہو جانے کی کوئی پرواہ نہیں رکھی جاتی یہ دنگل اس طرح ناجائز اور حرام ہے اور اگر ستر عورت کے ساتھ اوقات نماز کی پرواہ رکھتے ہوئے جہاد یا دیگر صحیح مقاصد کے لیے قوت حاصل کرنے کی خاطر دنگل وغیرہ کیا جائے تو یہ جائز ہو سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ رجب ۱۳۸۹ھ

جو شخص والدین کی بات نہ مانتا ہو وہ فاسق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی زید مثلاً برائی اور گناہ فسق و فجور پر کمربستہ ہے۔ اس کو اس کی بوڑھی ماں نے ہر چند سمجھایا اور دوسرے لوگوں سے کہلایا لیکن وہ شخص نہ تو اہل محلہ کی بات مانتا ہے ورنہ ہی بوڑھے ماں باپ کا کہنا مانتا ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کے متعلق کیا ہے۔ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں ارشاد فرمائیں۔

اللہ بخش اندرون دولت گیٹ ملتان

﴿ج﴾

ایسا شخص فاجر و فاسق ہے۔ والدین کا نافرمان ہے گناہ کبیرہ بلکہ کبائر کا مرتکب ہے۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان رواہ مسلم (او کما قال مشکوٰۃ ص ۴۳۶) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص کسی برائی کو ہوتا دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے ورنہ تو دل سے اور یہ کمزور ایمان ہے او کما قال اگر مذکورہ بالا شخص والدین اور اہل محلہ کے سمجھانے کے باوجود بھی ان معاصی سے اور گناہوں سے نہ رکے۔ تو والدین اور اہل محلہ کو اس شخص

کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے کہ اللہ رب کریم آپ اسے ہدایت کی توفیق بخشیں اور گناہوں سے روکیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جب دونوں طرف سے لڑکیوں کا مہر مقرر کر دیا گیا ہو تو شغار نہیں لیکن قبیح اور مکروہ ہے روئی کو کاشت کاری سے قبل فروخت کرنا، حجام کے ہاں کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

(۱) چہ می فرمایند مفتیان عظام در بابت مسئلہ شغار ذیل کہ زید دختر یا خواہر یا مادر یا دیگر رشتہ دار خود را کہ ولایتش وی درست دارد است با عمرو بکفالت تزویج میدہد۔ باین شرط کہ عمرو ہم دختر یا خواہر وغیرہ را بزید بدہد۔ صداق ہم معین کردہ اند۔ ولیکن مقصود اصلی بدل است۔ اگر از طرف یکے شرط بودہ نشد پس نوبت بنزاع می رسد۔ و رشتہ دار خود کہ در خانہ خاوند خود نمے گزارد۔ و اگر از طرفے ولی خود را کسی شرعی تنبیہ دہد طرف دیگر ہم ناحق زن خود را میزند کہ رشتہ دار من زدہ شد۔ نیز طرف زن کلاں بیست سالہ است اگر طرف مقابل دہ ان ہیچ سالہ و یک طرف زن چہار دہ سالہ و دیگر طرف ہیجدہ سالہ۔ اگر اتفاقاً شوہر زن مرد۔ پس مظلوم زن را اختیار نیست کہ مالک نفس خود شود بلکہ باو دیگر رشتہ دار شوہر بیوہ متعدد نکاح میسازد زن مظلومہ خوش باشد یا ناخوش۔

اکنون گرامی کہ پرسید نیاز بل۔ جملہ جزئیات و کل چہ شنیدہ و صحیح چہ کرد۔

(۲) مسئلہ در بابت پنبہ قبل از کاشت جائز است یا نہ چونکہ در بلاد ما سندھ بسیار مروج است بیست روپیہ فی من پنبہ بوقت فصل کی نرخ بیست روپیہ و منشور در بیع معدوم داخل است یا نہ۔

(۳) طعام حجام کہ پیشہ ور باشد جائز است یا نہ۔

﴿ج﴾

(۱) مجلس نکاح سے کہ در آن زنان یا دیگر بطور معاوضہ دادہ و گرفتہ میشوند نکاح شغار نا میدہ شدہ اند و در حدیث از مثل این چنیں نکاح ہا نہی وارد شدہ است باید کہ از مثل این چنیں عقود احتراز کنند و اگر این عقد بستہ گردد صحیح باشد لیکن سخت مکروہ در عقد عوض و معاوضہ نقصان بسیار است۔ و زن حاصل شدہ در معاوضہ بعد از موت زوج آزاد است سفیہ و پابند وارثان زوج نیست ہر کہ خواہد نکاح کند کسے را بروے جبر کردن جائز نیست و از ولی زوج حق دار وراثت است۔

(۲) در پنبہ اگر شرائط بیع سلم را لحاظ کردہ شود جائز است اگر شرط یکے فوت گردد پس بیع فاسد گردد و شرائط در کتب فقہ مسطور اند۔

عبداللہ عفا اللہ عنہ

﴿الجواب﴾

فلمیں جو دکھائی جاتی ہیں اس لیے حرام ہیں کہ لہو ولعب ہے۔ ہر قسم کا لہو ولعب حرام ہے: لما ثبت کما فی الحدیث۔ ان میں گانا ہوتا ہے وہ بھی حرام ہے۔ ان میں غیر محرم عورتوں کے فوٹو ہوتے ہیں ان کا دیکھنا حرام ہے۔ ان فلموں میں بے حیائی کے مخرب اخلاق منظر پیش ہوتے ہیں اس لیے بھی حرام ہیں۔ ان میں اضاعت مال ہے جو کہ حرام ہے۔ ان کے دیکھنے سے نمازیں ضائع ہوتی ہیں اس لیے بھی حرام ہیں۔ یہ مفاسد بطور نمونہ پیش کیے گئے ہیں ورنہ اور بھی بہت سے وجوہ ہیں جن کی وجہ سے ان کا دیکھنا حرام ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ

جو شخص کلمہ پڑھنے کے بعد تمام باتوں پر عمل نہ کرے اسے کیا کہتے ہیں، مسلم اور مومن میں سے کون افضل ہے، فوت شدہ عزیزوں کے لیے کلام پاک کا ثواب ایصال کرنا، مولانا مودودی حق پر ہے یا نہیں، اگر ایک شخص کے تمام اعمال درست ہوں لیکن انتخابات کے وقت غلط شخص کو منتخب کرے

﴿س﴾

مندرجہ ذیل مسئلہ کی تشریح قرآن وحدیث کی روشنی میں کریں

(۱) کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد جو انسان شرعی احکام پر پوری طرح عمل نہ کرے اسے کیا کہتے ہیں۔

(۲) کلمہ شہادت کے بعد جو انسان شرعی احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہو اسے کیا کہتے ہیں۔

(۳) مسلم اور مومن میں افضل ترین کون ہیں۔

(۴) فوت شدہ والدین و خویش و اقرباء کے لیے قرآن پڑھ کر بخشنا درست ہے یا نہیں۔ انہیں ثواب پہنچتا ہے یا نہیں۔

(۵) جماعت اسلامی کے راہنما مولانا مودودی صاحب حق پر ہیں یا کہ نہیں۔ وضاحت سے اور دلائل سے مزین جواب دیں۔

(۶) ایک انسان پوری طرح شرعی احکام پر پابند ہے مگر وہ بوقت انتخاب خاموش رہتا ہے اور نا اہل کو اپنا نمائندہ منتخب کرتا ہے اس کے دین اور اس کے اسلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اور شرعی حدود میں اس پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

محمد رمضان، محمد سلیمان

کی اجازت کے بغیر نہ۔ تو اب نور محمد صاحب اپنے بیٹے کو کہتا ہے کہ اپنی والدہ کے پاس تجھے جانے کی اجازت نہیں ہے اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تجھے اجازت نہیں دیتی کیونکہ وہاں تیری بے حیائی ہے اور اس نے بغیر اذن نکاح کیا ہے اور آپ کو میری طرف سے بھی اجازت نہیں ہے۔ اگر آپ اپنی والدہ کے پاس چلے گئے تو میں آپ سے ناراض ہوں گا۔ براہ مہربانی مذکورہ بالا مسئلہ کے متعلق قرآن وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔ اور یہ بھی تحریر کریں کہ اگر نور محمد کا لڑکا بغیر اجازت اپنی والدہ کے پاس ملاقات کو چلا جائے تو باپ کی نافرمانی ہو جائے گی یا نہیں۔ ورنہ اس صورت میں مذہب کا مرتکب ہوگا یا نہ۔ اور نور محمد صاحب کا لڑکا دینی تعلیم بھی حاصل کرتا ہے اور اس کی والدہ تعلیم دینے سے بھی نہیں روکتی ہے اور لڑکے کی والدہ مسلمان ہے۔

لڑکا اپنی والدہ سے ملاقات کتنے عرصے کے بعد کر سکتا ہے یعنی مہینے کے بعد جائے دو مہینے یا سال کے بعد جائے یہ بھی شریعت کی رو سے تحریر کریں۔

سائل عبدالغفور خان غفاری متعلم مدرسہ عربیہ سراج العلوم نزد ریلوے اسٹیشن خانیوال ضلع ملتان

ج

کلام پاک میں اللہ تعالیٰ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کی خدمت کرنے کا بار بار ارشاد فرماتے ہیں۔ کما قال تعالی وبالوالدین احسانا الآیۃ۔ یہاں تک کہ اگر والدین کافر ہوں تب بھی ان کی خدمت کرنی کار ثواب ہے اور جائز کام میں ان کی اطاعت واجب ہے۔ کما قال تعالی وان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا الآیۃ۔ اسی طرح ایک صحابی نے ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ من اصل یعنی کس کے ساتھ صلہ رحمی کروں فرمایا امک یعنی ماں کے ساتھ۔ دوبارہ پوچھا یہی جواب ملا تیسری دفعہ پوچھا یہی جواب ملا۔ چوتھی دفعہ پوچھا تو فرمایا اباک یعنی باپ کی صلہ رحمی اور خدمت کرو۔ آپ کی والدہ نے جائز نکاح ہی تو کیا ہے اس میں کیا بے حیائی ہے۔ لہذا آپ اپنی والدہ کی زیارت کے لیے ہر وقت جا سکتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک بار جائیں یا روزانہ جائیں آپ کو شرعاً اجازت ہے اور باپ کی اطاعت اس معاملہ میں ضروری نہیں ہے۔ فی الحدیث لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔

ہاں اگر ایسی کوئی صورت اختیار کر لی جائے جس پر باپ بھی رضامند ہو اور والدہ سے قطع رحمی بھی نہ ہو اور وہ بھی راضی رہے تو بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ

جس شخص کی بہن، بیٹی اور بیوی وغیرہ ڈانس کرتی ہو اس سے ہم کیا تعلقات رکھیں

﴿س﴾

(۱) کیا کسی مسلمان کو جائز ہے کہ اپنی بیوی، بہن وغیرہ کو اپنی موجودگی یا غیر موجودگی میں ہم مذہب یا غیر مذہب کے ہمراہ ڈانس یعنی انگریزی ناچ میں شامل ہونے کی اجازت دے یا روا داری کے ذریعہ حوصلہ افزائی کرے۔

انگریزی ڈانس کی صورت یہ ہے کہ ایک عورت غیر مرد کے ساتھ ایک دوسرے کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اور تقریباً سینہ سے سینہ ملا کر ناچتے ہیں۔

(۲) ایسا فعل مندرجہ بالا کرنے کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے۔

(۳) جمہور اہل اسلام کو ایسے مسلمان کے ساتھ تعلقات شادی غمی، برادری شمولیت نماز جنازہ، نکاح رکھنا جائز ہے یا نہ اور ایسے مسلمان کو انتخابات میں اہل اسلام ووٹ دے سکتے ہیں یا نہ۔

(۴) اگر ایسے شخص سے تعلقات شرعاً ناجائز ہوں تو جو اشخاص ان کے ساتھ تعاون اور تعلقات برادری بحال رکھیں ان کی نسبت کیا حکم ہے۔

سید سیف اللہ ڈاک خانہ محمد پور شرقیہ بہاولپور

﴿ج﴾

(الف) قال اللہ تعالیٰ قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا وما بطن الآیۃ

(ب) قال اللہ تعالیٰ وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یبدین زینتہن الی ان قال ولا یضربن بارجلہن لیعلم ما یخفین من زینتہن الآیۃ

(ج) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہو المؤمن باطل الا فی ثلث الحدیث

(د) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفہا الشیطٰن

مندرجہ بالا آیات واحادیث سے رقص مذکور کی حرمت صراحۃً ثابت ہوتی ہے۔ بالخصوص جب اس میں غیر محرم سے اختلاط ومباشرت بھی ہو تو حرمت مزید مغلظ ہو جاتی ہے۔ ایسے فعل شنیع کے کرنے والا فاسق فاجر مرتکب کبیرہ ہے اور کرانے والا بھی برابر گناہ میں شریک ہے اور اگر حلال سمجھ کر کیا یا کرایا جا رہا ہے کہ اکثر آج کل نئی تہذیب والوں کی نظر میں یہ اس درجہ تک پہنچ چکے ہیں تو ایمان کے زائل ہونے کا خطرہ عظیم ہے۔ اعاذنا اللہ وجمیع المسلمین من ارتکاب الفواحش قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان۔

اگر درجہ استحلال تک پہنچنا یقینی ہو پھر تو شادی و غمی، جنازہ وغیرہ تعلقات اسلامیہ ان سے منقطع کرنا ضروری ہے اور اگر یہ درجہ نہیں تب بھی ہر مسلمان کو حسب استطاعت لازم ہے کہ اس بدعت منکر کے روکنے میں سعی کرے اور اگر یہ درجہ میسر نہ ہو سکے تو دل میں اس سے نفرت کرے اور یہ اضعف الایمان ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المستشار مؤتمن۔ آیت و روایت سے ثابت ہے کہ امانت اس کے مستحق کو دی جائے تو ووٹ بھی ایک امانت ہے۔ ایسے شخص کو اگر ووٹ دو گے تو آخرت میں اس کا جواب دینا ہوگا۔ اس شخص سے اسلام کو اور قوم کو جو نقصان ہوگا اس میں تم برابر کے شریک ہو گے۔ من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منھا کی آیت سے ثابت ہے کہ شفاعت سیئہ کرنے والا گناہ میں شریک ہے۔ غیر مستحق کے لیے سفارش عہدہ کی کرنا موجب گناہ ہے۔ اس لیے ایسے شخص کو ووٹ دینا کسی صورت جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

مہر شدہ دار الافتاء مدرسہ قاسم العلوم
۲۲ ذی قعدہ ۱۳۷۶ھ

عیسائی ملازمین کو کپڑے اور برتن دھونا اور ان کے ساتھ کھانا کھانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارے ہاں برائے کھیتی باڑی عیسائی ملازمین ہیں اور گھر میں عورتیں کام کاج کرتی ہیں۔ آپ قانون و احکام شریعہ کے مطابق فتویٰ صادر فرمائیں کہ کیا عیسائی ملازم ہمارے روزانہ استعمال کے برتنوں کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔

(۲) کیا عیسائی ملازم ہمارے برتن میں کھانا کھا سکتا ہے۔
(۳) کیا عیسائی ملازمہ ہمارے برتن دھو سکتی ہے۔
(۴) کیا عیسائی ملازمہ ہمارے کپڑے دھو سکتی ہے۔

ملک محمد اکرم کمرانی فتح پور تحصیل و ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

عیسائی ملازمین کا مسلمانوں کے کپڑے وغیرہ دھونا، برتنوں کا استعمال کرنا جائز ہے لیکن ان کو کپڑوں وغیرہ کی طہارت کا شرعی طریقہ سکھایا جائے مثلاً نجس کپڑے کو تین بار دھوئیں اور ہر دفعہ اس کو خوب نچوڑ دیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۴ شوال ۱۴۱۳ھ

﴿ج﴾

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں مذکورہ وجوہ سے زید کے لیے خالد وغیرہ کے ساتھ قطع تعلق کر کے سلام و کلام بند کرنا درست نہیں اور حدیث شریف میں بلا وجہ شرعی قطع تعلق کرنے کی سخت وعید آئی ہے۔ لہذا زید کو چاہیے کہ وہ اس رویہ سے باز آئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

طلاق مغلظہ دینے کے بعد اگر میاں بیوی معاشرت رکھیں تو اولاد کا کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ مثلاً زید نے اپنی عورت ہندہ کو طلاق دے دی ہو اور طلاق بھی صریح تین طلاقیں تین آوازوں کے ساتھ اور زید و ہندہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ ہم نے تین طلاقیں دی ہیں اور ان پر کافی تعداد میں گواہ بھی موجود ہیں۔ اس طلاق صریح کے بعد دونوں زید و ہندہ اپنے اور کسی کے ساتھ شادی کرنے کے لیے تگ و دو کرتے رہے لیکن بدقسمتی سے ان دونوں کو کوئی اور رشتہ نہیں ملا۔ تو انہوں نے بغیر کسی حلالہ کے اور بغیر کسی چون و چرا کے پہلے کی طرح معاشرت اختیار کر لی جس کی وجہ سے چند بچے بھی جنم ہوئے جنہے ولد الزنا ہی کہا جا سکتا ہے۔ تو کیا ان بچوں کے ساتھ رشتہ داری و خورد و نوش و طعام و دیگر معاشرت جائز ہے یا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی رشتہ قائم کرے تو اس کے متعلق کیا خیال ہے۔ ان بچوں کے والدین کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے۔

﴿ج﴾

اولاد کا اس میں شرعاً کوئی قصور نہیں۔ ان کے ساتھ برادری کے تعلقات رکھنا رشتے لینا دینا جائز ہیں۔ حرمت کی کوئی وجہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۳ ذی قعدہ ۱۳۹۴ھ

کیا لڑکی کا حق مہر اس کے ماں باپ وصول کر سکتے ہیں، مرد و عورت کو بدکاری کے شبہ میں قتل کرنا، شوہر سے بغیر طلاق لیے دوسری جگہ نکاح کرنا، تمام جائیداد لڑکوں کے نام کر کے لڑکیوں کو محروم کرنا، شادی کے موقع پر نابالغ لڑکیوں کا دف بجانا اور گانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) آج کل تو عورتیں فروخت ہوتی ہیں نعوذ باللہ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کافی حق مہر لیا جاتا تھا جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے حق مہر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے چالیس ہزار دینار لیے تھے حق مہر کی کیا صورت ہے کہاں تک لیا جا سکتا ہے اور اس کا تصرف والدین کو بھی برضا یا بلا رضا عورت کے جائز ہے یا صرف جہیز، زیورات وغیرہ میں استعمال کرکے عورت کو دیا جائے۔

(۲) ہمارے ہاں سندھ میں رواج ہے کہ بلا شرعی ثبوت و شہادت بدکاری کے الزام میں مرد یا عورت کو حقیقتاً یا شبہاً قتل کیا جاتا ہے یا کالا کالی کا اعلان کرکے مجرم سے عوض لے کر پھر عورت دوسری جگہ بلا طلاق دیے ہوئے نکاح میں دی جاتی ہے کیا اس کا نکاح جائز ہے۔ کیا ایسی عورت طلاق حاصل کرکے بعد عدت نکاح ثانی جائز ہو سکتی ہے۔

(۳) اکثر سرمایہ دار لوگ اپنی زندگی میں اپنی جائیداد زمین وغیرہ اپنے فرزند اولاد کے نام کر دیتے ہیں۔ اگر بالغ ہیں تو تصرف بھی اور نابالغ ہیں تو سرکاری ریکارڈ میں داخل کرا دیتے ہیں۔ یعنی اپنی لڑکیوں کو محروم کرتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے۔ ان لڑکوں کو یہ ملکیت حلال ہے یا حرام بعض تو زندگی میں یا خود مرنے کے بعد ان وارث عورتوں کو جبراً یا شرماً کر لکھوا لیتے ہیں کہ ہم اپنے حصے سے اپنے بھائیوں کے حق میں دست بردار ہیں۔ کیا یہ جائز ہے۔

(۴) شادی کے موقع پر نابالغ لڑکیوں کا گانا اور دف وغیرہ بجانا بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں ثابت ہے۔ ایسا کرنا اب بھی جائز ہے یا نہیں کچھ تفصیلات۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا فعل تو حجت ہے۔

﴿ج﴾

(۱) دس درہم یعنی ۲ تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی کی قیمت کم از کم مہر ہے۔ اس سے کم مہر مقرر کرنا درست نہیں۔ زیادہ کی حد شرعاً مقرر نہیں لیکن مغالات فی المہر بھی ناپسندیدہ ہے۔ مہر حسب استطاعت مقرر کرنا چاہیے جس کی ادائیگی کر سکے۔ مہر بیوی کو ادا کرنا ضروری ہے اور بیوی کی اجازت کے بغیر مہر میں کسی کو تصرف کا حق نہیں۔

(۲) بلا شرعی ثبوت کے کسی کو متہم کرنا گناہ کبیرہ ہے اور خاوند سے طلاق حاصل کیے بغیر دوسری جگہ نکاح حرام ہے۔

(۳) کسی وارث کو محروم کرنے کے لیے زندگی میں جائیداد تقسیم کرنا گناہ ہے حدیث میں ہے قطع اللہ میراثہ من الجنۃ یوم القیمۃ (مشکوٰۃ ص ۲۶۶ باب الوصایا)

لیکن اگر کسی نے جائیداد تقسیم کر دی اور ہر ایک کو قبضہ بھی دے دیا تو یہ ہبہ صحیح شمار ہوگا اور مرنے کے بعد بطور وراثت اس شخص سے تقسیم نہیں کی جائے گی۔ وارث عورتوں سے جبراً حصے لینا حرام ہے۔

(۴) موجودہ دور میں گانے بجانے کا جو رواج ہے وہ ناجائز اور گناہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالستار غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مریض کو خون دینا اور خون کی بوتل لگانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہسپتالوں میں جو خون مہیا کیا جاتا ہے اور دوسرے مریضوں پر استعمال کیا جاتا ہے کیا استعمال خون از روئے شریعت جائز ہے یا ناجائز۔
کیا یہ خون کسی انسان کے جسم سے بنا ہوا ہے اور اس کا خرید کرنا یا فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

﴿ج﴾

مریض کو خون دینے میں یہ تفصیل ہے کہ جب خون دینے کی ضرورت ہو یعنی کسی مریض کی ہلاکت کا خطرہ ہو اور ماہر ڈاکٹر کی نظر میں اس کی جان بچانے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔
جب ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دینے کی حاجت ہو یعنی مریض کی ہلاکت کا خطرہ تو نہ ہو لیکن ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دیئے بغیر صحت کا امکان نہ ہو اس وقت خون دینا بھی جائز ہے۔ اس کے علاوہ دوسری صورتوں میں خون دینا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
محرم ۱۳۹۵ھ

کیا عورت خاص ایام میں ذکر، درود شریف اور آیت الکرسی وغیرہ پڑھ سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ
(۱) کیا عورت حیض ونفاس کے ایام میں دلائل الخیرات، درود شریف اور اوراد کا ورد یعنی شریف کی اوراد و دعائیں اور قرآنی دعائیں مثلاً آیۃ الکرسی یا اسی قسم کی دیگر آیات بقصد وظیفہ پڑھ سکتی ہے یا نہیں۔
(۲) قرآن شریف کو مرد یا عورت بے وضو پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) عورت حالت حیض ونفاس میں دلائل الخیرات، درود شریف، تسبیح وتہلیل وغیرہ اوراد پڑھ سکتی ہے اور آیات قرآنیہ کا پڑھنا بھی بہ نیت دعا جائز ہے۔ در مختار میں ہے۔ ولا بأس لحائض وجنب بقراءة ادعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيحه وفي الشامي قلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئا من الآيات التي فيها معنى الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به. الدر المختار باب

المحیط تحت قوله قراءة قرآن بقصده ص ۲۹۳ ج ۱)

(۲) بے وضو پڑھ سکتا ہے لیکن قرآن مجید کا مس کرنا بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ و ليس للحائض والجنب والنفساء قراءة القرآن و ليس لهم مس المصحف الا بغلافه (الى قوله) و كذا المحدث لا يمس المصحف الا بغلافه لقوله عليه السلام لا يمس القرآن الا طاهر ثم الحدث والجنابة حلا اليد فيستويان في حكم المس والجنابة حلت الفم دون الحدث فيفترقان في حكم القراءة (هداية ص ۴۸ ج ۱)

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

ملک وملت کا دفاع اور شکار کی نیت سے بندوق رکھنا فروخت کرنا
کیا یہ عقیدہ درست ہے کہ فلاں شخص کی نظر لگنے سے میرا نقصان ہو جائے گا
صدقات وغیرہ کے زیادہ مستحق غریب و مساکین ہیں یا مدارس

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) ایک بڑی بندوق رکھنا جب بھی ملک پر کوئی مشکل وقت آئے گا تو جہاد میں شریک ہوں گا۔ اس کا عملی ثبوت بھی ۱۹۶۵ء پھر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں دیا جا چکا ہے۔ اس وقت ہم لوگ اپنے شہر کی حفاظت کرتے تھے اور باقاعدہ طور پر ڈیوٹی دیتے رہے ہیں رضاکارانہ طور پر۔ دوسری ہوائی بندوق اس لیے رکھتے ہیں کہ پرندوں کا شکار کریں تاکہ نشانہ درست رہے اور وقت آنے پر ملک وملت کی خدمت کر سکیں۔ شکاری پرندوں میں کھانے والے اور نہ کھانے والے بھی پرندے ہوتے ہیں۔ کیا ان پرندوں کا شکار کھیلنا اور بیچنا اور ہوائی بندوق سے کرنے والے کو ثواب یا عذاب ملے گا۔

(۲) کیا یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں فلاں آدمی میرے مکان یا میرا مال دیکھ لے گا تو نظر لگ جائے گی اور نقصان ہو جائے گا۔ کیا ضرور ایسا ہی ہوتا ہے یا رب العزت کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنا کہ اپنے رشتہ داروں کی نظر سے نقصان ہو جائے گا ایسا عقیدہ رکھنا شرک عظیم تو نہیں ہے۔

(۳) کیا دینی مدرسہ کی تعمیر پر زیادہ سے زیادہ خرچ ہو سکتا ہے۔ نیز دینی مدرسے جو ارض پاک میں ہیں ان پر خرچ کرنا درست ہے۔ جبکہ سعودی حکومت کی طرف سے بڑی بڑی رقم دی جاتی ہے یا پاکستان میں اپنے نانا جان کے مدرسہ کی تعمیر پر خرچ کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔ جبکہ یہاں پر زیادہ لوگ مفلس و نادار ہیں۔ ایسی صورت میں کہاں پر خرچ کرنا بہتر ہے۔

﴿ج﴾

(۱) بندوق کا رکھنا کار ثواب ہے اگر جہاد کی نیت ہو۔ قرآن پاک میں موجود ہے واعدوا لهم ما استطعتم من قوة جو بھی ہتھیار جہاد کے لیے کام دے اس کا رکھنا ضروری اور اسی غرض سے ہوائی بندوق حاصل کرے کہ نشانہ درست رہے نیت نیک ہے یہ کار ثواب ہے۔ اگر خرید کر دینے والے کی نیت درست ہو اللہ کی رضا کے لیے خرید دے تو ضرور ثواب ہوگا۔ بلکہ اجر عظیم کا مستحق ہوگا۔ پرندوں کا شکار جائز ہے۔ خواہ پرندے ساتھ سے والے ہوں یا پنجوں والے ہوں قرآن پاک کا حکم ہے۔ کلوا من الطیبات اس میں تمام حلال جانور آ جاتے ہیں۔ یہ حلال جانور قدرت نے انسانوں کی خوراک بنائی ہے۔ بلکہ جنت میں مومنین کو پرندوں کا گوشت ملے گا۔ ولحم طیر مما یشتھون۔

(۲) نظر کسی پیاری محبوب چیز کو لگ بھی جاتی ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے العین حق یعنی واقعی نظر بھی لگ جاتی ہے۔ جب کوئی پیاری اور محبوب چیز دیکھے تو ماشاء اللہ کہے۔ اس وہم سے نجات مل جائے گی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے لڑکوں کو کہا یبنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقة یہ ایک تدبیر تھی جس پر عمل کیا۔ ورنہ قضا کے حکم کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی ہے۔ ایسا عقیدہ ذہن میں رکھ لینا کہ رشتہ داروں کی نظر لگ جاتی ہے اور اسی خوف سے ہر چیز کو چھپائے رکھنا یہ درست نہیں ہے۔ کتاب وسنت میں اس قسم کے مضامین کثرت سے موجود ہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہوتا ہے۔

(۳) جہاں دینی مدارس کی زیادہ ضرورت ہو وہاں خرچ کرنا زیادہ ثواب ہے۔ دیار عرب کے فضائل ہر ایک آدمی کو معلوم ہیں لیکن وہاں بادشاہ دین اور دینی مدارس کا خیال رکھتا ہے۔ جبکہ پاکستان میں جامعہ سلفیہ دینی درسگاہ ہے اور وہ دارالعلوم کا مشہور ادارہ ہے۔ وہاں دیار عرب سے ہی چند اساتذہ کا خرچ آتا ہے بلکہ کئی اساتذہ بھی وہاں کے موجود ہیں جن کو حکومت سعودی عرب خرچ دیتی ہے۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں دینی مدارس کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر رمضان مبارک میں خرچ کرنے کا ستر گنا ثواب شریعت نے بتلایا ہے۔ ایک آدمی رمضان کے علاوہ بھوکا مرتا ہے وہ ایک انسان کہے کہ میں رمضان میں خرچ کروں گا کیونکہ ان ایام میں زیادہ ثواب ملتا ہے کس حد تک درست ہے۔ اس کے لیے بھوکے کی امداد کرنا غیر رمضان میں بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے بزرگوں کو ثواب پہنچانے کے لیے کسی دینی مدرسہ کا اجراء کر جائے تا کہ ہمارے بزرگوں کو ثواب رہے یہ اجر عظیم ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے ثواب کے لیے کنواں جاری کرایا تھا۔ فرمایا هذه لام سعد تاکہ میری والدہ کو ثواب ملے۔ ایسے ہی اگر کوئی مدرسہ جاری کر دے تو نہایت ثواب کا کام ہے۔ ھذا عندی واللہ اعلم بالصواب۔

محمد رفیق عفی عنہ مدرسہ دارالحدیث محمدیہ ملتان

۲۳ فروری ۱۹۷۶ء

جواب صحیح ہے لیکن اپنی محبوب چیز کو نظر بد کے خوف سے چھپانے میں کوئی جرم نہیں ہے۔

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۰ صفر ۱۳۹۱ھ

کیا واقعی کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا

﴿س﴾

ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان نہیں ہے بلکہ حضرت نوح علیہ السلام نے جو شادی کی تھی تو وہ اس عورت کے ساتھ آیا تھا۔ علماء کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔

شیخ محمد مرتضیٰ

﴿ج﴾

کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا ہے۔ ونادیٰ نوح ابنہ اسمہ کنعان وقیل یام (تفسیر اتقان مقدمہ سیوطی ص ۱۳۶ ج ۲ مطبوعہ مصر) فقط واللہ اعلم

محمد فاروق رحیمی عفی عنہ استاذ القرآن والحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۰ رمضان ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

لڑکی کے والد کی وفات کے بعد اس کی والدہ بچی کے نکاح کرانے کی حق دار نہیں ہے کیا سنی شخص شیعہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے، ایک ہزار افراد پر مشتمل بستی جو کہ شہر سے تین میل دور ہے میں جمعہ وعیدین کا کیا حکم ہے، جو شخص بیوی کو باپ کے گھر جانے سے منع کرے کیا ایسی صورت میں بچی کو گھر بٹھانا یا طلاق دلوانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک شخص فوت ہو گیا ہے۔ اس کے بعد اس کے لڑکے اپنی چھوٹی بہن کا نکاح اپنی مرضی سے کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کی غیر موجودگی اور غیر رضامندی پر بیوہ اپنی لڑکی کا نکاح جو کہ ابھی نابالغ ہے کر دیتی ہے۔

(۲) اہل سنت کا شخص اہل شیعہ امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں اور اگر شیعہ فوت ہو جائے تو سنی امام اور مقتدی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

(۳) ایک علاقہ ایسا ہے کہ جس میں آبادی دیہات کی نہیں ہے۔ صرف چھوٹی چھوٹی بستیاں الگ الگ ٹکڑوں پر آباد ہیں۔ ایک پرائمری سکول بھی ہے۔ وہاں علاقہ کی آبادی تقریباً ایک ہزار ہے اور اپنے مرکز شہر سے تین چار میل دور ہے۔ وہاں پر نماز عید اور جمعہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۴) ایک شخص اپنے رشتہ داروں میں اپنی لڑکی کی شادی کر دیتا ہے۔ اس کی لڑکی کا خاوند اپنی بیوی کو غیر گھروں میں جانے سے روکتا ہے اور وہ شخص روکنے پر اپنی لڑکی کو اپنے گھر لے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اب میں نہیں بھیجوں گا تم کیوں میری لڑکی کو روکتے ہو بلکہ طلاق کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے ساتھ شریعت کیا معاملہ کرنے کی اجازت دیتی ہے اور اس لڑکی کا بھائی جو کہ اس کے بدلہ میں شادی شدہ ہے اور سات بچوں کی ماں ہے کو بھی طلاق دینے کو اپنے لڑکے کو مجبور کرتا ہے کہ میری لڑکی کو کیوں غیر گھر سے روکا گیا ہے۔

صوفی سلطان علیا معرفت حکیم خدا بخش تحصیل و ضلع جھنگ

﴿ج﴾

(۱) والد کو حق ولایت نکاح حاصل نہیں اس لیے وہ لڑکی کا نکاح نہیں کرا سکتی۔

(۲) شیعہ اگر امور دین سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو تو اس کی امامت یا نماز جنازہ وغیرہ پڑھنا جائز نہیں۔ اگر امور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر نہ ہو صرف تفضیلِ علی رضی اللہ عنہ کا قائل ہو تو ایسا شخص فاسق ہے اور امامت اس کی مکروہ ہے۔ نماز جنازہ اس کا پڑھا جائے گا لیکن سنیوں کے لیے ان سے اختلاط وغیرہ درست نہیں۔

(۳) یہ قریہ صغیرہ ہے اور نماز جمعہ و عیدین یہاں جائز نہیں۔ یہاں کے لوگ نماز ظہر باجماعت ادا کریں۔

(۴) پردہ شرعاً ضروری ہے اور لڑکی کا پردہ نہ کرنے والا گنہگار ہے۔ لڑکی کو گھر بٹھانا اس کے لیے جائز نہیں اور شرعاً یہ مجرم ہے۔ اس کو سمجھایا جائے کہ وہ لڑکی کو خاوند کے ہاں آباد کرائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۵ صفر ۱۳۹۵ھ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آزر ہے یا تارخ

﴿س﴾

ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر نہیں ہے بلکہ تارخ ہیں۔ اس بارے میں علماء کیا فرماتے ہیں:

﴿ج﴾

آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہیں اور بعض کا قول یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارح ہے اور آزر آپ کے والد کا لقب ہے تارح نام ہو آزر ابو ابراهيم وقيل اسمه تارح و آزر لقبه الخ (تفسیر اتقان ص ۱۴۲ ج ۲)

کتبہ محمد طاہر عفی عنہ استاد القرآن والحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۱ رمضان ۱۳۹۵ھ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ ۲۱ رمضان ۱۳۹۵ھ

شب باشی کے حالات لوگوں سے بیان کرنا بڑا گناہ اور بے حیائی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس سلسلہ میں کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہے کسی دن وہ اپنے چند دوستوں کی مجلس میں اپنی بیوی کے ساتھ گزری ہوئی رات کے واقعات بعینہ بیان کرتا ہے۔ راوی کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

بیوی کے ساتھ جو باتیں ہوئی ہوں جو کچھ معاملہ پیش آیا ہو کسی اور سے کہنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الامانة عند الله يوم القيامة وفي رواية ان اشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة الرجل يفضي الى امرأته وتفضي اليه ثم ينشر سرها رواه مسلم مشکوٰۃ ص ۲۷۶ کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق بدترین لوگوں کا خدا کے نزدیک باعتبار مرتبہ کے قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ پہنچے طرف عورت اپنی کے یعنی صحبت کرے اس سے اور پہنچے عورت طرف اس کے پھر ظاہر کرے بھید اس کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان بھیدوں کے بتلانے والے پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اور غضب ہوتا ہے۔ لہٰذا اس قسم کی باتوں سے قطعاً احتراز کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ ذوالقعدہ ۱۳۸۹ھ

نماز جنازہ کی تکبیرات کی تعداد میں شک ہو تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کہ ایک شخص بقضائے الٰہی فوت ہوا ہے جس کے جنازہ میں چالیس آدمی شامل تھے۔ جنازہ پڑھانے والے پیش امام صاحب درود اور دعائے میت پر سب اس نے تکبیر واکی ہیں۔ تمیں آخری تکبیر چند آدمی سے امام نے کہی تھی وہ امام کو یاد نہیں کہ اس نے کہا ہے یا نہیں اور سلام پھیر دیا ہے مہربانی شرعی فتویٰ عنایت فرما کر آیا کہ اس میت کا جنازہ ادا ہوا یا نہیں ہوا۔

﴿ج﴾

سائل کی زبانی معلوم ہوا کہ امام نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے چوتھی تکبیر کہی ہے یا نہیں اور سائل نے یہ بھی کہا کہ چند اور آدمی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے امام کی چوتھی آخری تکبیر سنی ہے۔ لہٰذا بشرط صحت بیان سائل نماز جنازہ ادا ہو گیا ہے۔ فی الدر المختار ص ۲۰۹ ج ۲ ورکنها شیئان التکبیرات الاربع۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

دو سگے بھائیوں کا ایک نام رکھنا، کیا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان نکاح درست ہے دن کو دفن ہونے والے میت کی قبر پر رات تک بیٹھنا، اگر عید الاضحیٰ جمعہ کے دن ہو جائے تو کیا دو قربانیاں کرنی پڑیں گی، بہت سے بھائی اگر کاروبار میں شریک ہوں تو قربانی ایک پر واجب ہوگی یا سب پر، کیا ایک قبر میں دو مردوں کو دفن کیا جا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان دین متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ یہ امور از روئے شرع جائز ہیں یا نہیں۔ مدلل جوابات ہونے چاہئیں۔

(۱) دو سگے بھائیوں کا ایک نام رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) عید الفطر و عید الاضحیٰ کے درمیان نکاح درست ہے یا نہیں۔

(۳) جمعرات کے دن دفن ہونے والی میت کی قبر پر شام تک بیٹھنا تاکہ جمعہ کی رات شروع ہو جائے

کی ملکیت ہوں گے اور بیوہ عورت کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے برادری میں کسی دوسری جگہ عقد کرے۔

(۴) کسی شخص کو (خواہ کتنا ہی مجبور کیوں نہ ہو) طلاق دینے کا حق حاصل نہیں ہوگا اور نہ کسی عورت کو کسی بھی حالت میں خلع کا حق حاصل ہے۔ اگر چہ ان کی ازدواجی زندگی کتنی ہی دوبھر کیوں نہ ہوگئی ہو۔

(۵) اگر کوئی شخص ان قوانین مذکورہ کی خلاف ورزی کرے گا تو برادری کو حق حاصل ہوگا کہ جو چاہے جرمانہ وسزا تجویز کرے اور وہ لڑکیاں بطور تاوان وصول کرے۔ اگر کوئی شخص برادری پنچایت کے فیصلے کی خلاف ورزی کرے گا اسے برادری سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ برادری مذکور کے ایک شخص خالد نے اپنے داماد زید سے کسی طرح طلاق حاصل کر لی۔ جب برادری کو علم ہوا تو مذکورہ بالا قوانین کی خلاف ورزی کی بناء پر بہت بڑے پیمانے پر جو تقریباً پانچ سو افراد جو مختلف شہروں سے نمائندہ کی حیثیت سے آئے تھے اجتماع ہوا۔ اس کے بعد تحقیق کی گئی کہ طلاق دینے یا لینے کا جرم کس کے ذمہ ہے اور آیا طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں۔ تو لڑکی کا باپ اس بات پر مصر تھا کہ طلاق ہو چکی ہے اور لڑکے کے ورثا کہتے تھے کہ یہ سب فراڈ اور دغا بازی ہے۔ طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہوئی۔ اس کے بعد برادری نے یہ فیصلہ دیا کہ طلاق ہو یا نہ ہو ہم نے بہر حال لڑکی کو اس کے خاوند زید کے گھر بھیجنا ہے۔ جس پر لڑکی کے والد نے اعتراض کیا کہ لڑکا اس قابل ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ عنین ہے۔ تو اس پر برادری پنچایت نے اس کے دفع اعتراض کے لیے لڑکے کی تحقیقات کا فیصلہ کیا کہ سابقہ طلاق کے وقوع وعدم وقوع کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہم اس کی تحقیق کرتے ہیں بلکہ اگر لڑکا صحیح ہوا تو لڑکی اس کے حوالے کر دی جائے گی ورنہ نہیں۔ اس کے بعد لڑکے کی تحقیقات کے طریق کار پر بحث ہوئی تو بعض لوگوں نے کہا کہ اس کا ڈاکٹری یا طبی معائنہ کروایا جائے تو اس پر اعتراض اٹھایا گیا کہ ڈاکٹر وحکیم تو رشوت لے کر غلط رپورٹ دے دیتے ہیں۔ لہٰذا کوئی اور طریق کار ہونا چاہیے۔ بعد از شور وشغب یہ طے پایا کہ چار افراد پر مشتمل ایک کمیشن بنایا جائے جو ہمیشہ سے اس پنچایت کا معمول ہے۔ وہ اس کام کو اپنی صوابدید کے مطابق شک وشبہ سے مبرا طریق پر سرانجام دے اور وہ جو طریق اختیار کریں وہ ہم سب کو قابل قبول ہوگا۔ لہٰذا اس وقت چار افراد معزز عمر رسیدہ باریش دراز اچھے خاصے نمازی مقرر کر دیے گئے اور ان سے کہہ دیا گیا کہ کل دوسرے اجلاس میں اپنی تحقیقاتی رپورٹ پیش کریں اب مقرر کردہ کمیشن کا کہنا ہے کہ خصوصی طریق کار جو عمل میں لایا جاتا تھا (جس کی تشریح مابعد سطور میں ذکر ہوگی) اس پر اسی اجلاس میں تمام برادری کو مطلع کر دیا گیا تھا اور بعض سرکردہ اس کی تصدیق بھی کرتے ہیں اور بعض تردید کرتے ہیں۔ تصدیق کنندگان کی اکثریت ہے۔ بہر حال اگلے روز قبل از عمل تحقیق حتی الامکان سرکردہ افراد کو مطلع کر دیا گیا تھا جس کا اقرار سب کو ہے اور سب نے اس پر سکوت اختیار کیا۔ یعنی کسی نے انکار نہیں کیا۔ بلکہ بعض سرکردہ افراد نے اس کی کڑی نگرانی کا مشورہ دیا

وہ خصوصی طریق کار یہ ہے کہ ایک نامحرم عورت کو کرایہ پر لے کر زید کو اس سے ہم بستری کا موقع دیا جائے اس سے پتہ چل جائے گا کہ زید اپنی مردانہ قوت سے صحیح درست ہے یا بیمار ہے۔ جب یہ طریق کار برادری کے سرکردہ افراد اور سرپنچوں کو بتلایا گیا تو بجائے اس فعل حیا سوز پر انکار کرنے کے الٹا یہ کہا گیا کہ ڈاکٹری اور طبی معائنہ کی طرح اس میں دھوکہ نہیں ہو سکتا ہے۔ لہذا اس کو پورے اہتمام کے ساتھ سرانجام دیا جائے۔ اب مقرر کردہ شخص کا کہنا ہے کہ اب اس کے سوائے اور کیا چارہ تھا، ہم ہو سکتا تھا کہ ہم اس فعل مذموم کو آنکھوں سے دیکھیں۔ چنانچہ ہم نے پس پردہ اس فعل کو آنکھوں سے دیکھا اور پندرہ بیس دیگر افراد نے بھی اس فعل قبیح کا مشاہدہ کیا۔ دوسرے والے اجلاس میں اس کا ذکر کیا گیا جس پر برادری میں سے کسی نے بھی احتجاج، برادری سے بیزاری کا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ اس کے بعد فیصلہ سنایا کہ لڑکی کو اس کے علاوہ بحد خاوند کے گھر بھیج دیا جائے۔ اب قابل دریافت امور یہ ہیں کہ

(الف) برادری مذکورہ کے مذکورہ بالا قوانین قرآن و سنت کے خلاف اور حدود اللہ کو توڑنے والے ہیں یا نہیں، نیز ان پر عمل کرنا کیسا ہے۔

(ب) جس برادری کے قوانین مذکورہ بالا ہوں ان کے ساتھ شرکت و تعاون کرنا کیسا ہے اور ان سے علیحدہ ہونا ضروری ہے یا نہیں۔

مذکورہ بالا صورت میں زنا متحقق ہوگا یا نہیں اور اس کی ذمہ داری کن افراد پر ہوگی جبکہ مذکورہ بالا قوانین کی شق خامس کے اعتبار سے تمام برادری پنچایت کے ہر حکم کی پابند ہے اور برادری کے افراد دو قسم کے ہیں۔ حاضرین وغیرہ غیر حاضرین اور حاضرین میں سے سرپنچ اور عوام برادری اور اس جرم کی تلافی کس صورت سے کی جا سکتی ہے۔

ایسے لوگوں پر تجدید ایمان و نکاح تو لازم نہیں۔ بعض افراد کہتے ہیں کہ ہم مجبور ہیں کہ برادری کے کسی حکم کے خلاف آواز اٹھائیں تو ہمیں یا جرمانہ برداشت کرنا پڑے گا یا برادری سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ کیا ان کا یہ عذر شرعاً قابل قبول ہے۔ جرمانہ کے ذریعہ وصول شدہ رقم جرمانہ ادا کنندگان کو واپس ہونی چاہیے یا نہ۔ اثبات کی صورت میں رقم کس سے وصول کی جائے جبکہ سرپنچ اپنے خورد و نوش پر خرچ کر چکے ہیں۔ تمام سوالات کے جوابات تفصیل سے بیان فرمائے جائیں۔

﴿ج﴾

(۱) ان قوانین میں بہت سی باتیں شرع کے خلاف ہیں۔ ان کو توڑ کر شریعت کے موافق بنایا جائے۔ وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرة من امرھم الآیة۔

(۲) ان قوانین کے نفاذ کی حد تک تعاون نہ کیا جائے جو شرع کے خلاف ہیں۔

(۳) یقیناً زنا ہے اور زانی زانیہ کے علاوہ تمام لوگ جو اس تجویز پر راضی ہیں گناہ میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حدود کو اس طرح علانیہ پامال کرنا ایسا گناہ ہے جس سے ہلاک ہونے کا خطرہ ہے۔ سب کو اس کا علانیہ توبہ کرنی لازم ہے۔

(۴) بہتر یہ ہے کہ تجدید ایمان و نکاح کر لیں۔ جو اس تجویز کے حامی ہیں حدود اللہ کو اس طرح علانیہ پامال کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

(۵) اس کے ظلم کے خلاف ہر مسلمان کو آواز اٹھانا لازم ہے۔ اس پر خاموشی مداہنت کی بدترین مثال ہے۔

(۶) یہ جرمانہ وصول کرنا جائز نہیں۔ واپس کرنا لازم ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

مروجہ تبلیغ کے متعلق مختلف سوال و جواب، کسی شخص کا یہ عقیدہ کہ قرآن میں کچھ نہیں خانقاہوں میں کچھ نہیں وغیرہ وغیرہ، زکوٰۃ و صدقات تبلیغ والوں پر خرچ کرنا، بہت سے مبلغین غلط حدیثیں بیان کرتے ہیں کیا ان کی تبلیغ جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید کہتا ہے کہ

(۱) مروجہ تبلیغ بعینہٖ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تبلیغ ہے۔ عمر کہتا ہے کہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تبلیغ نہیں اس لیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تبلیغ اسلام کی ہے اور یہ تبلیغ احکام ہے اور زید کا عقیدہ بھی یہ ہے کہ صحابہ نے اسی تبلیغ کے لیے بہت سفر کیے۔ عمر کہتا ہے کہ اس کے لیے سفر نہیں کیے بلکہ تعلیم کے لیے کیے۔ اب آپ براہ کرم مفصل دلائل مع حوالہ کتب تحریر فرما دیں۔

(۲) تبلیغ کرنے کا کون حقدار ہے۔ آیا عالم یا جاہل تحریر فرما دیں۔

(۳) تبلیغ کے لیے سفر ضروری ہے یا نہیں۔

(۴) تبلیغ شریعت مطہرہ میں فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب یا بدعت حسنہ ہے یا بدعت سیئہ ہے اور اگر فرض ہے تو تبلیغ احکام یا تبلیغ اسلام۔

(۵) زید کہتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں زنا تک والے پائے جاتے ہیں اور پھر وہ دین کے کام میں مشغول رہے۔ عمر کہتا ہے کہ رضی اللہ عنہم صحابہ میں سوائے ایک صحابی کے اور کوئی صحابی نہیں پایا جاتا اور نہیں بھی

تبلیغ اسلام کی ہے وہاں تبلیغ احکام بھی کی ہے۔ تبلیغ احکام بھی تبلیغ اسلام ہی ہے۔ سفر کرنا اس کے لیے جائز ہے۔

(۲) تبلیغ عالم اور غیر عالم دونوں پر اپنے علم کی حد تک لازم ہے۔ عام فہم مسائل جن کو کوئی غیر عالم ہو وہ بھی اس مسئلہ کا عالم ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تبلیغ کا کام کسی عالم کے زیر نگرانی ہو تاکہ غلطی کا امکان کم ہو جائے۔ البتہ غیر عالم جماعت کے ساتھ چلے تاکہ اس کی بھی تربیت ہو سکے۔ تو وہ اپنے فائدہ کے لیے ساتھ رہے تو بہتر ہے۔

(۳) تبلیغ کے لیے سفر ضروری نہیں ہے البتہ جائز ہے۔

(۴) تبلیغ فرض ہے اگر احکام اسلام سے کوئی قوم بے خبر ہو یا اصل اسلام کا ان میں علم نہ ہو۔ اگر باخبر ہو تو تذکیر مستحب یا سنت ہے۔

(۵) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں زنا کے واقعات ہوئے لیکن حدیث میں آتا ہے کہ ان کی توبہ ایسی تھی کہ مدینہ والوں کو کافی تھی۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له (الحدیث) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص سخت گناہ ہے۔ حدیث میں ہے اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوهم من بعدی غرضا۔ اس عقیدہ کا رکھنے والا ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہیے۔

(۶) زید کا یہ عقیدہ غلط ہے۔ اگر تبلیغ کرنے والے اس طرح کے انتہا پسند اور جذباتی ہوں تو سب سے پہلے ان کی اصلاح ضروری ہے۔ اس طرح کے عقیدہ سے حبط ایمان کا خطرہ ہے۔

(۷) زید کا یہ عقیدہ بالکل غلط ہے۔ اس کی اصلاح ضروری ہے۔ یہ عقیدہ کسی صحیح الخیال مسلمان کا نہیں ہو سکتا ہے۔

(۸، ۹) اگر حسن نیت سے اشاعت اسلام کی غرض سے سفر کرکے خرچ کرتا ہے تو اس کو ثواب ملے گا۔ یہ اسراف نہیں ہے۔ بلکہ ایک جذبہ ہے۔ تعلیم پر خرچ کرنا بھی جذبہ ہے۔ جہاں اپنی طبیعت و حالات کے مطابق چاہے خرچ کر سکتا ہے تعلیم بہر حال زیادہ اہم معلوم ہوتی ہے۔

(۱۰) اگر تبلیغی دوست مستحق ہیں تو اس پر زکوٰۃ صرف کرنا صحیح ہے ورنہ نہیں۔

(۱۱) غلط حدیثیں بیان کرنا گناہ ہے۔ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار (الحدیث) تبلیغ صحیح روایات سے کرنی چاہیے۔ غلط موضوع اور جھوٹی روایتوں کے بیان سے قطعاً احتراز کریں۔ علماء اس کا محاسبہ کریں لیکن فساد کی صورت سے اجتناب کریں۔

(۱۲) اس قسم کے معالج سے علاج کرانا جائز نہیں لیکن یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔ اس میں علاج کرنے والے کا خیال معتبر ہے۔

بغیر اذن اس طرح یہاں سے تجاوز والدین کے روبرو حیا کے خلاف ہے۔ والحیاء شعبة من الایمان۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۹ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ

انعامی بانڈ لینا، غصب شدہ مکان میں نماز پڑھنا، چاند پر پہنچنا
دوران وضو سلام کا جواب دینا، بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) کیا انعامی بانڈ اسلامی رو سے جائز ہیں یا نہیں۔

(۲) جعلی مکان میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) آپ نے کسی دلیل و استدلال سے ثابت کر لیا ہے کہ واقعی امریکہ والے چاند پر پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔

(۴) کیا دوران وضو السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے۔

(۵) ربنا لک الحمد کے بعد آیا حمداً کثیراً مبارکا پڑھنا جائز ہے یا کسی وقت کسی جگہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں اگر ہے تو پھر جگہ و موقع تحریر فرما دیں۔

(۶) آج کل خاص طور پر بزرگوں کا جھگڑا ہے کیا بریلوی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

ریاض احمد گنگوہ پال ایم اے بی ہائی سکول ماکوٹ ضلع ملتان

﴿ج﴾

(۱) انعامی بانڈ از روئے شرع ناجائز ہے۔

(۲) جعلی مکان میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۳) چاند پر پہنچنا شرعاً ممکن ہے۔ شریعت کے خلاف نہیں تفصیل کے لیے ماہنامہ بینات کراچی بابت ماہ جمادی الثانیہ اور رجب ۱۳۸۸ھ ملاحظہ ہو۔

(۴) دوران وضو میں السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے واجب نہیں۔

(۵) ربنا لک الحمد کے بعد حمداً کثیراً مبارکا نوافل میں پڑھنا درست ہے۔

(۶) بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا منہ میں نسوار رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، بیمار جانور جس کا گوشت مقصود نہ ہو صرف تکلیف سے راحت کی غرض سے ذبح مقصود ہو تو تکبیر ضروری ہے، جمعہ کے دن واقعی ۱۶ رکعتیں ہوتی ہیں، مروجہ حیلۂ اسقاط اور فدیہ کتنا ہے، کیا غسال کے پیچھے نماز جائز ہے، ریڈیو اور ٹیلیفون کی خبر پر روزہ رکھنا یا عید کرنا، ایک ڈرائیور ہمیشہ مسافر ہے اور دوسرا روزانہ ایک ہی سفر پر جاتا ہے دونوں کی نماز کا کیا حکم ہے، فیصلہ کے دوران ایک فریق پر ایک بکری اور لوگوں کو کھانا بطور جرمانہ ڈالنا، "طعام المیت یمیت القلب" یہ کوئی حدیث نہیں ہے، مرہونہ زمین کے عوض جو رقم لی ہے کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) کیا نسوار جو ہونٹوں میں ڈالا جاتا ہے روزہ اس کے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں یا گرنا تا ہے تو صحت کیا ہے۔

(۲) کسی جانور کو بیماری کی وجہ سے تکلیف ہو جس کا گوشت کھایا نہیں جا سکتا ذبح جائز ہے یا نہ، تکبیر کی ضرورت ہے یا نہ۔

(۳) جمعہ کے دن سولہ رکعتوں کا کیا حکم ہے۔ بعض لوگ بارہ پڑھتے ہیں بعض سولہ یہاں شبہ بھی پیدا نہیں ہے۔

(۴) اسقاط پر دائرہ بنایا جاتا ہے اور اس میں فدیہ کتنا ہے۔ آیا فدیہ سے کم یا زیادہ دیا جا سکتا ہے۔ صحیح طریقہ درکار ہے۔

(۵) اگر ایک آدمی ہمیشہ مردوں کو غسل دیا کرتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

(۶) ریڈیو یا ٹیلیفون کے ساتھ عید منائی جا سکتی ہے یا نہ۔

(۷) ایک ڈرائیور ہمیشہ سفر میں رہتا ہے دوسرا ڈرائیور روزانہ ایک ہی سفر پر آتا جاتا ہے دونوں کی نماز کا حکم کیا ہے۔

(۸) یہاں لوگ فیصلہ کرنے میں ایک بکری کا بچہ اور پچاس روپے ایک طرف لوگوں پر رکھتے ہیں بچہ کا ذبح کرنا اور کھانا حلال ہے یا نہ۔ دو بیوں کا کیا حکم ہے۔

(۹) طعام المیت یمیت القلب و طعام المریض یمرض القلب یہ حدیث ہے۔ کون سی کتاب میں موجود ہے۔

(۱۰) رہن شدہ زمین کے روپیوں میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہ۔ جس کا عشر بھی نکالا جاتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب ضلع کوہاٹ

الاخرى منه لم تضر به ضربة تألم بها ولم يؤثر فيه لا يجب شيء أرأيت لو شتمه شتيمة لكان عليه ارش. فاعتبار الايلام محل بمقابله وفي الحديث كل صلح جائز فيما بين المسلمين الا صلحاً احل حراماً او حرم حلالاً۔

(۹) اس حدیث کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

(۱۰) جو لوگ مروجہ ان زمینوں کو بیع وفا کہتے ہیں ان کے نزدیک ان روپوں میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور جو لوگ ان کو رہن ہی کہتے ہیں جیسا کہ اکثر علماء دیوبند کا فتویٰ ہے۔ تو ان کے نزدیک ان روپوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی اور یہ دین قوی شمار ہوگا لیکن ادائیگی تب واجب ہوگی جب وہ قرض وصول ہو جائے۔ تب تمام گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ دینی واجب ہوگی۔ وصول سے قبل زکوٰۃ دینی واجب نہیں ہے۔ کما ہو ظاہر۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ڈاکٹر نے اگر الکحل ملی دوائی تجویز کی ہو تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ میں بیمار ہوں ڈاکٹر صاحب نے جو دوا تجویز کی ہے اس میں سات سے تین فیصد الکحل شامل ہے۔ میں نے فی الحال استعمال نہیں کی ہے جناب کے جواب آنے پر عمل کروں گا۔

﴿ج﴾

بہشتی زیور حصہ یازدہم ص ۱۵۷ پر ہے جو چیز پتلی بہنے والی نشہ دار ہو اور اس کے زیادہ پینے سے نشہ ہو جاتا ہو اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ اگرچہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو اسی طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لیپ کرنے میں نیز ممنوع ہے۔ خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصلی ہیئت پر ہے خواہ کسی تصرف سے دوسری شے ہو جائے ہر حال میں ممنوع ہے۔ یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اس قسم کی چیز ملائی جاتی ہے اور جو نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمباکو و افیون وغیرہ اس کا حکم یہ ہے کہ جو مقدار بالفعل نشہ پیدا کر دے یا اس سے ضرر شدید ہو تو وہ حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لاوے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر ضماد وغیرہ میں استعمال کی جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔ انتہی

پس صورت مسئولہ میں اس دوائی سے جس میں الکحل شامل ہے اجتناب ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

صرف وقت گزاری کی نیت سے تاش کھیلنا اور تمام ساتھی اگر پیسے ڈال کر کچھ کھالیں تو یہ جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ تاش کھیلنا شرعاً جائز ہے یا نہیں جبکہ شرط وغیرہ نہ لگائی جائے اور صرف فضول باتوں سے پرہیز اور کسی کا شکوہ وغیرہ نہ کرنے کی غرض اور وقت پاس ہونے کی نیت ہو۔ اگر مشغل کے طور پر تاش کھیلنے والے باہمی چندے سے کھیل کے اختتام پر چائے پلائیں تو کیا وہ بھی شرط میں شامل ہوگی یا نہیں۔ بعض نوجوان تاش کھیلنے والے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم صرف وقت پاس کرنے کے لیے کھیلتے ہیں اور اوقات نماز کا خیال ہمارے دل میں ہوتا ہے یعنی نماز کا وقت ضائع نہیں ہونے دیتے۔

ضلع میانوالی، عدالت ایس ڈی ایم صاحب بذریعہ معرفت ملک غلام سرور

﴿ج﴾

تاش کے ساتھ اگر جوا کھیلا جائے تو اس کی حرمت قرآن سے ثابت ہے اور اگر بدون جوا کے کھیلا جائے تو بھی بوجہ لہو ولعب ہونے کے مکروہ تحریمی ہے۔ کما فی العالمگیریة ص ۳۵۲ ج ۵. ویکرہ اللعب بالشطرنج والنرد وثلاثة عشر واربعة عشر وکل لہو ما سوی الشطرنج حرام بالاجماع و اما الشطرنج فاللعب بہ حرام عندنا الخ وفی الحدیث لہو المومن باطل الا فی ثلث الخ (مشکوٰة) یا تی فضول باتیں جو بجائے خود گناہ ہے ان کے چھوڑنے کے لیے تاش جیسے مکروہ تحریمی چیز کا اختیار کرنا کہاں کی عقلمندی ہے اس سے تاش کا جواز نہیں نکلتا۔ الحاصل تاش سے ہر حال میں اجتناب ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مونچھوں کے متعلق شرعی حکم کیا ہے، کیا یہ درست ہے کہ جہاں سجدہ کیا جائے وہاں اقامت و اذان درست نہیں ہے، خطیب کا کسی اور کو منبر پر بٹھا کر زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا کیا تیسری صف سے تکبیر کہنا درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) شرعی مونچھوں کی کیا کیفیت ہے۔ کیا ساری مونچھیں چھوڑ دینی چاہئیں یا کچھ کاٹنی چاہئیں۔ اگر کوئی شخص مونچھیں نہ کاٹے تو کیسا ہے اور وہ مسجد کا امام بھی ہو۔

(۲) اگر کوئی شخص خطیب کے خطبہ کہنے کے وقت منبر پر بیٹھا رہے تکبیر اور خطیب نیچے خطبہ پڑھے تو کیسا ہے۔

(۳) ایک شخص کہتا ہے کہ جہاں سجدہ کیا جاتا ہے وہاں اذان اور اقامت کہنا درست نہیں کیا یہ درست ہے یا نہ۔

(۴) اگر مکبر تیسری صف میں تکبیر کہے تو کیا جائز ہے۔ مدلل جوابات دے کر مشکور فرمائیں۔

الجواب

(۱) واضح رہے کہ شرعاً ساری مونچھوں کا کتروانا مسنون ہے اور اطراف شوارب (مونچھیں) یعنی سبالین کو چھوڑنا بھی جائز ہے لیکن اس صورت میں بھی اوپر کے بعض کے ساتھ جو باقی ہیں ان کا قطع کرنا ضروری ہے۔ نیز مونڈنے سے قطع کرنا بہتر ہے اور تمام مونچھوں کا چھوڑنا خلاف سنت ہے۔ لما روی عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب وفی روایۃ انھکوا الشوارب واعفوا اللحی متفق علیہ الخ وفی الھندیۃ ص ۳۵۸ ج ۵ فی الباب التاسع عشر من کتاب الکراھیۃ وکان بعض السلف یترک سبالیہ وھما اطراف الشوارب کذا فی الغرائب ذکر الطحاوی فی شرح الآثار ان قص الشارب حسن وتقصیرہ ان یوخذ حتی ینقص من الاطار وھو الطرف الاعلی من الشفۃ العلیا قال والحلق سنۃ وھو احسن من القص وھو قول ابی حنیفۃ وصاحبیہ کذا فی محیط السرخسی

(۲) خطبہ کے وقت خطیب کے علاوہ کسی اور شخص کا منبر پر قبلہ پشت ہو کر بیٹھنا خلاف سنت ہے اور تکبیر بیٹھا رہے پھر تو سخت مکروہ ہے۔ خطبہ کے وقت مقتدیوں کا امام کی طرف متوجہ ہونا مسنون ہے۔ خطبہ منبر پر پڑھنا مسنون ہے اگرچہ نیچے بھی جائز ہے۔

(۳) اس شخص کا یہ کہنا کہ جہاں سجدہ کیا جائے وہاں اقامت اور اذان کہنا درست نہیں صحیح نہیں۔ مسجد کے اندر اور مسجد کے باہر اذان دینا برابر زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب تک جاری ہے۔ خطبہ کی اذان مسجد میں ہوتی ہے۔ مسجد میں اذان کہنے کی ممانعت نہیں اور کوئی وجہ بھی ممانعت کی نہیں اس لیے کہ مسجد ذکر اللہ کے لیے بنائی گئی ہے اور اذان بھی ذکر اللہ ہے۔ قال اللہ تعالی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ الآیہ (سورۃ بقرہ نمبر ۱۱۴)

ویوذن ثانیا بین یدیہ ای الخطیب (الدر المختار مع شرحہ رد المحتار باب الجمعۃ ص ۱۶۱ ج ۲) واذا جلس الامام علی المنبر اذن المؤذنون بین یدیہ الاذان الثانی

ملتقطا (غنیۃ المستملی ص ۵۲۰) ان جزئیات سے بھی واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان خطبہ مسجد کے اندر خطیب کے سامنے ہونی چاہیے اور اس میں مسجد والی جگہ اذان یا تکبیر کی ممانعت کا ذکر تک بھی نہیں۔ باقی تکبیر تو ہوتی ہی مسجد میں ہے اور زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اب تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔ نہ معلوم اس شخص نے یہ قول کس طرح کیا۔ البتہ سوائے خطبہ کی اذان کے باقی پنجگانہ نمازوں کے لیے اذان کسی بلند جگہ پر کہنا افضل ہے اور مسجد سے خارج بہتر ہے۔ اگرچہ مسجد میں جائز ہے۔

(۲) تیسری صف میں تکبیر کہنا جائز ہے لیکن طریقہ سلف کے خلاف ہے بہتر یہ ہے کہ مکبر پہلی صف میں تکبیر کہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

لڑکیوں کو ضرورت کے مطابق تعلیم دینا

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں کو قلم پکڑنے سے منع فرمایا تھا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ لڑکیوں کو اس حد تک لکھنے پڑھنے کی تعلیم دینا کہ وہ امور خانہ داری اور دیگر مسائل دینی سمجھ سکیں اور لکھ بھی سکیں۔ آیا اس حد تک تعلیم دینے میں کوئی شرعی قباحت ہے یا نہیں۔ ایک مولوی صاحب کا ارشاد ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کو قلم پکڑنے سے منع فرمایا ہے۔ مندرجہ بالا مسئلہ میں شریعت کا حکم صادر فرمائیں۔

﴿ج﴾

جائز ہے۔ احادیث اور عبارات فقہیہ اور تعامل اکابر علماء اس پر شاہد ہیں۔ حیوۃ الحیوان میں ہے اخرجه ابو داؤد والحاکم وصححه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال للشفاء بنت عبد اللہ علمی حفصة رقیة النملة کما علمتها الکتابة والنملة قروح یخرج من الجنب من البدن وهو شیء کانت تستعمله النساء انتهی اس صحیح روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شفاء صحابیہ بھی کتابت میں ماہر تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو کتابت سکھانے کے لیے مقرر کیا تھا اور تحریر اسلحقین میں ہے الحائض والجنب اذا کانا یکتبان الکتاب الذی فی بعض سطورہ آیة القرآن یکره لهما ذلک وان کانا لا یقرأن لانهما منهیان عن مس القرآن وفی الکتابة مس لانه یکتب بقلم وهو فی یده وهو صورة المس انتهی۔ اور مطلقاً حرام ہونے پر جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کو دلیل لاتے ہیں وہ بھی کئی وجوہ سے قابل قبول نہیں ہے۔ فالت قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلوهن الغرف ولا تعلموهن الكتابة وعلموهن الغزل وسورة النور اخرجه ابن مردويه و البيهقي في شعب الايمان لیکن جواب یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔ چنانچہ سیوطی وابن حبان وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ قال ابن حبان محمد بن عمر انبانا محمد بن عبدالله بن ابراهيم حدثنا يحيى بن زكريا بن يزيد الرقاق حدثنا محمد بن ابراهيم ابو عبدالله الشامي حدثنا شعيب بن اسحاق الدمشقي عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة الحديث۔ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد ابن جوزی لکھتے ہیں لا يصح محمد ابراهيم الشامي كان يضع الحديث وقد ذكر الحاكم هذا الحديث في صحيحه والعجب كيف خفي عليه امره انتهى۔ نیز حدیث جواز کے ساتھ یہ حدیث نہی قابل معارضہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بالاتفاق اس حدیث سے کراہت تنزیہ ثابت ہے۔ نہ کہ حرمت یا کراہت تحریمی کا اس سے ثبوت نہیں ہو سکتا۔ تیسری اگر کراہیت تحریمی کا ثبوت اس سے مان بھی لیا جائے تو لازم آئے گا کہ سورۃ نور عورتوں کو سکھائی جائے اور سورۃ یوسف یا تمام قرآن نہ سکھایا جائے۔ کیونکہ بعض کتب سے یوں بھی روایت پائی گئی ہے۔ علموهن سورة النور ولا تعلموهن سورة يوسف وهذا خلاف الاجماع۔

غرض عورتوں کو لکھنے پڑھنے کی تعلیم دینا نہ حرام ہے نہ مکروہ تحریمی۔ بلکہ ضرورت کے لحاظ سے استحباب سے خالی نہیں مگر جبکہ فساد کا خوف ہو۔ (انتہی تلخیصاً مجموعۃ الفتاویٰ ص ۱۳۴، ۱۳۵ ج ۱)

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

والدین کے نافرمان کے لیے کیا وعیدیں ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام دریں مسئلہ کہ زید اپنے والدین کو ہر وقت ایذا پہنچاتا ہے جب ان کے سامنے ہوتا ہے گالیاں بھی دیتا ہے۔ بے عزت الفاظ بھی استعمال کرتا ہے اس کے متعلق جو جو وعیدات قرآن وحدیث میں ہیں تحریر فرما دیں تا کہ اس کو دکھائیں۔

الشیخ عبدالکریم کریانہ فروش ملتان شہر

﴿ج﴾

والدین کی نافرمانی کرنا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ قرآن کریم میں توحید اور احسان والدین کا ایک ساتھ امر کیا گیا ہے۔ قوله تعالى وقضى ربك ان لا تعبدوا الا اياه وبالوالدين احسانا حدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا انبئكم باكبر الكبائر ثلاثا الاشراك بالله وعقوق

الوالدين وشهادة الزور ۔ (رواہ مسلم فی الجمع) دوسری حدیث میں ہے سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكبائر قال الشرك بالله وقتل النفس وعقوق الوالدين (رواہ مسلم ایضاً فی الجمع)

دونوں حدیثوں میں شرک کے ساتھ اکبر الکبائر سے حقوق والدین کو شمار کیا گیا ہے۔ تیسری ایک حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه (رواہ مسلم)

اس حدیث میں جب حضور نے والدین کو گالی بکنے کو کبیرہ گناہ قرار دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعجب سے پوچھا کہ والدین کو بھی کوئی گالی بکتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ تم کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں دو اور وہ اس کے جواب میں تمہارے ماں باپ کو گالیاں دیں تو گویا اپنے والدین کو گالی دلوانے کے سبب تم بھی اس گناہ کے مرتکب ہوئے۔ سبحان اللہ اس وقت گناہ کی یہ حد ہو گئی کہ خود کوئی اپنے والدین کو براہ راست گالی دے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ کا صریح حکم ہے ولا تقل لهما اف کہ والدین کو اف کا کلمہ یعنی تکلیف دہ کلمہ بھی ہرگز نہ کہو تو گالی گلوچ کی سزا تو خدا معلوم کیا ہوگی۔ اسلام میں اس کی گنجائش نہیں۔ کوئی شقی بدبخت ہی ایسا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس گناہ عظیم سے بچائے۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر
۲۳ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ

ورزش کی نیت سے فٹ بال کھیلنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اگر کوئی شخص ورزش کے طور پر نماز کے ناغہ کے علاوہ متواتر عصر کی نماز کے بعد مغرب تک فٹ بال کھیلتا ہے اور ورزش میں مرتبہ خیال رکھتا ہے کہ کھیلے اور اس کا اس کھیلنے میں نظریہ ورزش ہے کہ میں بچے ملنے والی ٹیم کو جو کہ غیر مذہب سے تعلق رکھتے ہیں ہیچ کروں صرف اور کوئی ریاکاری نہ ہو تو آیا یہ شخص اسلام کے قانون سے ورزش کر کے اس وقت میں کھیل سکتا ہے یا نہیں۔

سائل محمد ... ضلع سرگودھا

﴿ج﴾

ورزش کے لیے فٹ بال کھیلنا جائز ہے۔ لہو لعب کی نیت سے نہ کھیلا جائے۔ نیت مذکورہ فی السوال ٹھیک نہیں۔ نیت ہو کہ ورزش سے میری صحت ٹھیک رہے تاکہ عبادات کے ستون اور خدمت دین میں کاہلی نہ ہو۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ رجب ۱۳۷۳ھ

جب الف کو پورا اقتدار حاصل ہوا تو اس نے ماحول پیدا کر دیا کہ کما حقہ جانی اور مالی نقصان کرا دیا یعنی روزگار سے بالکل ایک دم علیحدہ کر دیا۔ اس اچانک علیحدگی روزگار سے مالی اور جانی نقصان بے حد ہوا کہ ایک اڑھائی سالہ اکلوتا بیٹا اسی صدمہ میں راہی ہوا۔ ایک بچی دیدہ ودانستہ ضائع کر دی گئی کیونکہ خیال پیدا ہوا کہ اس کی روح اپنا رزق ساتھ نہیں لائی۔ وغیرہ سمجھا اور اپنے بچے ضائع ہوئے ب نے متعدد مرتبہ اس زیادتی رنج اور اپنے حقوق کے مطالبہ کے واسطے کیا تین سال گزر چکے ہیں۔ قرضہ کے انبار سر پر ہو گئے ہیں۔ بعض بچوں کی شخصیں تبدیل ہو چکی ہیں فقر وفاقہ سے بدمست ہو رہے ہیں۔ اس آمدنی کی بندش سے کئی بیواؤں اور یتیموں کا رزق جو وابستہ تھا بند ہو گیا۔ اب اس معاوضہ کے معاملہ میں اس قدر تباہی کرا دینے والے کی نسبت شریعت کا کیا حکم ہے جبکہ آئندہ کے واسطے بھی نسل انسانی پر تباہ کن اثرات جاری رہیں گے۔

﴿ج﴾

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده الحديث کسی مسلمان کو بلاوجہ اذیت پہنچانا اور اس کو ہر موقعہ پر تکلیف دینا مسلمان کی شان نہیں ہے۔ اگر واقعہ بالا صحیح ہے کہ الف نے بلاوجہ ب کے رزق اور دیگر کاروبار بند کرانے میں کوشش کی ہے اور اس کے بال بچوں کو ننگا بھوکا رکھنے کی سعی کی ہے تو الف فی الواقعہ دنیا و آخرت کو تباہ کر رہا ہے تمام مسلمانوں کو ان سے اجتناب کر کے ان کو مجبور کر کے ب کا حق ان سے لینا چاہیے۔
واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۳ ذی قعدہ ۱۳۷۸ھ

سینما دیکھنے سے متعلق ایک مفصل فتویٰ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کھیل بصورت سینما دیکھنا جائز ہے یا نہیں اور ایسے ہی اس کی ترویج اور حمایت بھی باعث گناہ ہے یا نہیں۔ بصورت ثانی اسباب ودلائل درست تحریر فرما کر مزید ممنون فرمائیں۔

اگر کسی جگہ اس کھیل کی ترویج عام ہو رہی ہو تو اس کا انسداد کرنے والے اخلاقی طور پر حق بجانب ہیں یا نہ۔

اس انسداد میں اختلاف وتشتت کا باعث کون ہوگا۔ یعنی آدمی کو بدلگانے والا کون ہوگا۔

کھیل یعنی سینما میں بوس وکنار، ہم آغوشی مرد وزن کی عریانی اور نیم عریانی کے بکثرت مناظر ہوتے ہیں جن کے باعث دیکھنے والوں پر ان احوال کا سخت برا اثر پڑتا ہے اور اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔

﴿ج﴾

سینما میں چونکہ محرمات امور ہوتے ہیں چنانچہ سوال کی تحریر موجود ہے۔ لہٰذا یہ کھیل دیکھنا دکھانا شرعاً حرام ہے جس کو طاقت انسداد ایسے کھیلوں کی ہو اس پر فرض اور لازم ہے کہ انسداد کرے ورنہ گناہ میں شریک ہوگا انسداد کرانا خدمت اسلام ہے اور اخلاق اسلامی کی معاونت و امداد ہے اور موجب اجر عظیم ہے۔ انسداد میں مخل ہونا اسلام کی مخالفت ہے اور گناہ کرنے اور کرانے میں امداد ہے اور اس کو جائز جان کر قائم رکھنا موجب کفر ہے۔
معاذ اللہ کما ھو المفھوم من قواعد الشرع

عاجز عبدالکریم ملتانی عفی اللہ عنہ
۱۸ رجب ۱۳۷۱ھ

﴿ھو المصوب﴾

اس سینما میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ شریعت کی رو سے قطعاً حرام ہے اگر اس قسم کا کوئی اڈہ کہیں قائم ہو رہا ہو تو ہر مسلمان کو خصوصاً ان لوگوں کا جن کے مکانات قریب ہوں فرض ہے کہ اس اڈہ کو قائم نہ ہونے دیں۔
معین الدین غفرلہ

جواب بالا صحیح اور بحکم وتعاونوا علی البر والتقوی ان کی اعانت کرنا جو سینما کی انسداد میں کوشاں ہوں فرض اور بحکم نہی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کے جو سینما خود ہے اور سبب دیگر معاصی کبیرہ ہیں۔ معاونین سینما مرتکب اثم اور عدوان ہوں گے اور مستحق اثم شدید ہوں گے۔
خدا بخش عفی عنہ

تمام سوالات کا ایک جواب۔ قال اللہ تعالیٰ قل انما حرم ربی الفواحش ما ظھر منھا وما بطن الایۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھو المؤمن باطل الا فی ثلث الحدیث
سینما کی حرمت، بے حیائی اور لہو باطل ہونا اظہر من الشمس ہے جس کی مذہب اسلام میں کوئی گنجائش موجود نہیں۔ اسلام کا مقصد وجود ہی ایسی اشیاء کو مٹانا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پردہ پر تصویر دیکھی جہاں ذی روح تماثیل کا احتمال تھا امیطی عنی قرامک (اس پردہ کو ہم سے دور کردو) فرما کر پردہ فوراً اس کو ہٹانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ تو سینما جو تصاویر پر مشتمل ہے اور فواحش کا مرکز ہے۔ اس کا دیکھنا کیسے حلال ہو سکتا ہے۔ نیز مسلمان عورتوں کا سینما پر جانا تو عملاً اسلام کی صریح توہین ہے۔ قرآن کریم نے عورتوں کو غض بصر کا حکم دے کر اپنے شوہروں اور محرموں کے علاوہ اجنبی مردوں کے سامنے مواضع زینت کے کھولنے سے سخت منع فرمایا ہے۔
وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن الآیۃ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے گھر سے نکلنے کا

اوقات نماز کے علاوہ ٹکٹ خرید کر ٹورنامنٹ دیکھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ میں کہ اگر ایک شخص کوئی ٹورنامنٹ دیکھتا ہے اور وہ نماز کے اوقات کے علاوہ تمام میں دیکھتا ہے اور اس میں ٹکٹ خرید کر شامل ہوتا ہے۔ آیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بطور تفریح کے دیکھ سکے

﴿ج﴾

لہو المؤمن باطل الا فی ثلث (الحدیث) ٹورنامنٹ کا دیکھنا تضیع اوقات ہے جو کسی مسلمان کے شایاں نہیں۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ مسلمان کے ہر فعل میں کوئی نہ کوئی صحیح مفید مقصد ہونا چاہیے۔ اور پھر بالخصوص ٹکٹ لے کر داخل ہونا اور بھی زیادہ ہے اور یہ اجارہ بھی فاسد ہے اجارہ معصیات فاسد ہوتا ہے اور تبذیر محض ہے جو نص قرآنی جائز نہیں۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ رجب ۱۳۷۳ھ

امریکہ کی طرف سے جو خشک دودھ گھی بطور امداد آتا ہے کیا وہ جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو امریکہ کی طرف سے خشک دودھ اور گھی کے ڈبے دیے آتے ہیں اور وہ غرباء کے مابین تقسیم کیے جاتے ہیں کیا شرعاً اس گھی اور خشک دودھ کا استعمال جائز ہے یا ناجائز ہے اور تقویٰ وفتویٰ کے لحاظ سے کیسا ہے۔

المستفتی مولانا نظام الدین شاہ مدرسہ عربیہ احیاء العلوم نیوکا ضلع مظفر گڑھ

﴿ج﴾

فتویٰ تو بہرحال یہی دیا جائے گا کہ جب تک اس کی حرمت کا کوئی ثبوت نہ ہو حلال ہے۔ البتہ اگر بچا جائے تو بہت بہتر ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر ضلع ملتان
ا ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

مریض کو خون دینا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے مسلمان بھائی کو اپنا خون نکال کر دے رہا ہے وہ بیمار اس حالت میں ہے کہ اگر خون نہ دیا گیا تو اس کے ختم ہونے کا خطرہ ہے بلکہ ڈاکٹر یقین سے کہتے ہیں کہ اگر خون نہ دیا گیا تو اس کا زندہ رہنا ایک سیکنڈ بھی محال ہے۔

شاہ محمد نیچو واحد اول ہائی سکول ملتان

﴿ج﴾

علی الخصوص اس صورت میں جو آپ نے تحریر فرمائی ہے جائز ہے خون کا دینا اپنے مسلمان بھائی کے جان بچانے کے لیے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

فقہی مسائل میں جماعت اسلامی چاروں مسالک سے ہٹ کر نیا رنگ رکھتی ہے۔

﴿س﴾

حضرت مولانا العالم الحاج مفتی عبداللہ صاحب کا مقالہ جماعت اسلامی کا موقف از اول تا آخر حرف بہ حرف مطالعہ کیا ہے حضرت مفتی صاحب موصوف نے نہایت ہی خلوص اور سنجیدگی کے ساتھ جماعت کے متعلق یہ مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے فجزاھم اللہ عن جمیع المسلمین خیرا۔

میں جماعت اسلامی کے لٹریچر اور طریق کار میں کامل غور وخوض کے بعد جس نتیجہ پر پہنچا ہوں اس کو خلوص اور دیانت کے ساتھ ظاہر کرنا اپنا حق سمجھتا ہوں۔ وہی ہذہ

جماعت اسلامی فقہی مسائل میں ایک مستقل طرز فکر کی حامل ہے۔ موجودہ فقہی مسالک کے علاوہ ایک نیا مسلک عالم وجود میں آتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ ان کے مدرسہ خیال میں فقہ اور تصوف جیسے شریف علوم کو کوئی خاص مقام حاصل نہیں۔ باوجودیکہ یہ علوم انسان کی ظاہری وباطنی اصلاح کا ذریعہ ہیں۔ اگر اس نظریہ کی اشاعت ہوتی تو ہر ذی ہوش بہت جلد محسوس کرے گا کہ بلا کسی اصول وضوابط کے آئے دن ایسے ایسے مسائل منقح ہوتے جائیں گے جو نہ صرف یہ کہ اجماع امت کے خلاف ہوں گے بلکہ ائمہ مجتہدین کے اجتہادات کی عظمت اور سلف صالحین کے ساتھ حسن عقیدت بھی عامۃ المسلمین کے دلوں سے جاتی رہے گی جماعت کے زعماء اگر اجماع امت اور علماء المسلمین کے مسلمہ مسائل کے خلاف ہر مسئلہ میں تحقیق مسئلہ پر اپنی انفرادی وشخصی رائے کا اظہار کرتے

جائیں تو دین قویم کی تعبیرات کا جو حشر ہوگا وہ اظہر من الشمس ہے۔ عامۃ المسلمین میں انتشار اور تشتت کے خوف سے بے نیاز ہو کر اور جمہور علماء کے احساسات کا خیال نہ کرتے ہوئے اگر آئے دن ان کی جانب سے جدید غیر مانوس فقہی تحقیقات کا ظہور جاری رہا تو کچھ بعید نہیں کہ ملک میں ایسا ماحول پیدا ہو کہ اسلامی اقدار کے احیاء کی جدوجہد میں خدانخواستہ رکاوٹ پیدا ہو جائے اور سب سے بڑا المیہ یہ ہوگا کہ یہ رکاوٹ اس جماعت کی جانب سے ہو جو قوم کے سامنے اسلامی انقلاب کے داعی کی حیثیت سے میدان میں آئی ہے۔ میں جماعت کے موجودہ طرز عمل سے پیش آمدہ خطرات کے اظہار کے ساتھ جماعت کے ارباب حل وعقد سے قیام نظام اسلام کے نام پر پرخلوص درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے دائرہ عمل کو فرق باطلہ کی تردید غیر اسلامی نظام ہائے حیات کی علمی و عملی مدافعت، اسلامی تصورات کی اشاعت تک محدود رکھیں اور مسائل فقہ اور سلف پر تنقیدات کی بحثوں میں نہ پڑیں تاکہ اس اہم مقصد تک پہنچنے کی راہ صاف ہو جس تک پہنچنے کے لیے احساس مسلمان بے تاب ہے۔

والجواب صحیح

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انا متفق بهذا التقريظ الانيق هو بالقبول حقيق

محمد شفیع عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ ہذا قاسم العلوم

اصاب من اجاب ولله در القائل

تو خاک میں مل اور آگ میں جل جب خشت بنے تب کام ہے
ان خام دلوں کے عنصر پر بنیاد نہ رکھ تعمیر نہ کر صدا

محمد عبدالقادر قاسمی عفی عنہ مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

استراحت کی نیت سے بھی فلم دیکھنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ فلم دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو اگر اس نیت پر دیکھے کہ طبیعت کو استراحت حاصل ہوگی تو کیا ناجائز ہے۔ اگر ناجائز ہے تو اس کو دلائل مفصل بمعہ حوالہ بیان فرمادیں۔

﴿ج﴾

سینما دیکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ طبیعت کو استراحت حاصل ہونے کو جواز کی دلیل پیش کرنا نہایت ہی غلطی کی

ہے کیونکہ طبعی استراحت کی بنیاد پر ترک صوم وصلوٰۃ وغیرہ بھی جائز ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کی مزید تفصیل امداد الفتاویٰ ص ۷۷ ج ۳ اور فتاویٰ دار العلوم (امداد المفتین) ص ۸۳۳ ج ۲ پر ملاحظہ فرمالیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مرد کے لیے چاندی کا بٹن استعمال کرنا
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے نام میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) کسی مقرر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نبی اچھے خاندان سے ہوتے ہیں اور دوسرے شخص نے اسی مجلس میں سوال کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آزر تھا جو کہ بت پرست اور کافر تھا۔ تو مقرر نے جواب دیا کہ وہ اس کا چچا تھا باپ نہیں تھا اور اب اس مسئلے کے اختلاف کے مطابق فرمادیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد آزر تھا یا کوئی اور تھا۔ اگر کوئی اور شخص تھا والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تو بتائیں۔ اس سوال کو مدلل بیان فرمادیں۔

(۲) مرد کے لیے چاندی کے بٹن بغیر زنجیری چاندی کے لگانے جائز ہیں یا ناجائز ہیں۔ اگر جائز ہیں اور یہ چاندی کے بٹن لگانا کسی صحابی یا تابعین سے ثابت ہیں یا نہیں یا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی صحابی نے لگائے ہیں یا نہیں۔ ان کے بعد زمانہ میں کسی صحابی نے لگائے ہیں یا نہیں اس مسئلہ کو مدلل و مفصل مع حوالہ بیان فرمائیں۔

﴿ج﴾

(۱) چاندی کے بٹن پہننا مرد کے لیے ناجائز ہیں۔ جیسا کہ امداد الفتاویٰ ص ۱۲۱ ج ۴ پر ہے۔ حضرت مولانا قاری عبد الرحمن پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ اس اذن سے مراد گھنڈیوں کی گھنڈی ہے۔ بٹن اس میں داخل نہیں ان کے صاحبزادے قاری عبد السلام مرحوم سے کئی کر صفائی معاملات۔ کے اس مسئلہ میں مجھ کو تردد ہو گیا ہے اور اس وقت احتیاط کے درجہ میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔

(۲) یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ بعض مفسرین وعلماء جیسے کہ شیبانی محلی رحمہ اللہ کی جلالین وغیرہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آزر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باپ ہیں اور بعض علماء جیسا کہ فخر الدین رازی اور علامہ سیوطی وغیرہ

جیسا کہتے ہیں کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ہیں۔ خود علامہ سیوطی نے بھی جلالین میں آزر کو ابراہیم علیہ السلام کا باپ لکھا ہے اور قرآن کے الفاظ لابیہ سے بھی یہی ظاہر ہے۔ مگر اپنے دیگر رسائل مسالک الحنفاء وغیرہ میں آزر کو ابراہیم علیہ السلام کا چچا مدلل طریق سے ثابت کیا ہے۔ اس لیے اپنے مسائل میں زیادہ الجھنا نہیں چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چومنا، رمضان میں حفاظ کرام کو پیسہ دینا سونے یا چاندی کے دانت لگوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) جب اذان ہوتی ہو تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انگوٹھوں کو چومنا شریعت میں جائز ہے یا نہیں۔

(۲) رمضان مبارک میں حافظ صاحبان قرآن مجید پیسے کے لالچ میں سنانے کے لیے جاتے ہیں۔ یہ پیسے حرام ہیں یا حلال۔

(۳) اگر ایک مرد کا ایک دانت ٹوٹ یا نکل جائے تو اگر وہ سونے یا چاندی کا دانت اس پر یا اس کی جگہ لگا دے تو شریعت میں اس کا کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

(۱) علامہ شامی نے کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ شہادتین کے وقت اذان میں ایسا کرنا مستحب ہے۔ پھر جراحی سے نقل کیا ہے۔ ولم یصح فی المرفوع من کل ھذا شیء۔ اور نہیں صحیح ہوا مرفوع حدیث میں اس میں سے کچھ۔ اس سے معلوم ہوا کہ سنت سمجھ کر یہ فعل کرنا صحیح نہیں ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ اس کو سنت سمجھ کر کرتے ہیں اور تارک کو ملامت ومطعون کرتے ہیں۔ اس لیے اس کو علماء محققین نے متروک کر دیا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم مرتبہ ظفیر الدین ص ۰۰ ج ۲)

وقال العلامة عبدالحي اللكهنوي في السعاية ص ۲۱ ج ۲ بعد ما حقق بطلان فعلى هذا لو فعل الظفر احتياطاً احياناً فلا بأس وان التزمه واعتقده ضرورياً فانه ان يكون مكروها فرب شيء مندوب ومباح يكون بالتخصيص والالتزام مكروهاً كما لا يخفى على ماهر الفقه اھ۔

واذا كان عليه واجبات فوائت فالواجب عليه ان يوصي بما يفي بها ان لم يضق الثلث عنها فان اوصى باقل وامر بالدور وترك بقية الثلث للورثة او تبرع به لغيرهم فقد اثم بترك ما وجب عليه نبه عليه في تبيين المحارم وهذا الامر عنه غافلون۔ مزید تفصیل کتب فتاوی میں ہے۔

(۳) اجابت اذان باللسان مستحب ہے اور اجابت بالقدم واجب ہے۔ بشرطیکہ ترک اجابت بالقدم سے جماعت بالکلیہ فوت ہوتی ہو ورنہ یہ بھی مستحب ہے۔ کما قال ابن عابدین فی ردالمحتار ج ۱ ص ۳۹۹ والذی ینبغی تحریرہ فی ھذا المحل ان الاجابة باللسان مستحبة وان الاجابة بالقدم واجبة ان لزم من ترکھا تفویت الجماعة والا بان امکنه اقامتھا بجماعة ثانیة فی المسجد او فی بیته لا تجب بل تستحب مراعاة لاول الوقت والجماعة الکثیرة فی المسجد بلا تکرار ھذا ما ظھر لی۔ چنانچہ شامی کی اس عبارت سے یہ افادہ ہے کہ اجابت بالقدم واجب ہے اور مسجد کی جماعت میں شرکت ضروری ہے جس کے لیے اذان ہوئی ہے۔

(۴) فتاوی رشیدیہ حصہ ص ۱۴۹ پر ہے۔ ایصال ثواب بلا قید طعام و ایام کے مندوب ہے اور قید تخصیص یوم کی اور تخصیص طعام کی بدعت ہے۔ اگر تخصیص کے ساتھ ایصال ہو تو طعام حرام نہیں ہوتا مگر اس تخصیص کی وجہ سے معصیت ہوتی ہے۔

(۵) جنازہ کو چالیس قدم تک اٹھانا کار ثواب ہے حدیث سے اس کا ثبوت ہوتا ہے۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحه ردالمحتار ص ۲۳۱ ج ۲ (واذا حمل الجنازة وضع) ندبا (مقدمها) بکسر الدال وتفتح وکذا المؤخر (علی یمینه) عشر خطوات لحدیث من حمل جنازة اربعین خطوة کفرت عنه اربعین کبیرة (ثم) وضع (مؤخرها) علی یمینه کذلک (ثم مقدمها علی یساره ثم مؤخرها) کذلک فیقع الفراغ خلف الجنازة فیمشی خلفها وصح انه علیه السلام حمل جنازة سعد بن معاذ۔

(۶) ایسا کرنا درست نہیں ہے اور اس کا کوئی ثبوت صاحب شرع یا مجتہد سے نہیں ہے۔ تفصیل شامی ص ۲۴۴ ج ۲ آخر کتاب الجنائز میں ہے۔ وہاں دیکھ لیں۔

(۷) اس سے تمام عمر کی قضا پڑھنا ادا نہیں ہوتی۔ ایک غیر معقول بات ہے اور منقول بھی نہیں ہے۔ نیز اس میں نفل کی جماعت بالتداعی ہے جو مکروہ ہے۔ کما صرح به الشامی وغیرہ۔ وغیر ذالک من القبائح

(۸) اس کا التزام کرکے ان خاص سورتوں کو مخصوص کرنا بہیئت کذائیہ کے ساتھ درست نہیں ہے۔

باہر کرنا جبکہ وہ محتاج ہیں اور مکان سے جو ان کا اپنی ہمت سے تیار کردہ ہوا ہے نکالنا (اور محمود بہت رقم لے کر
مکان کی تعمیر کے لیے دینا جبکہ تمام اخراجات والدین برداشت کرتے رہے ہیں کوئی معنی نہیں رکھتا) یہ ظلم صریح
ہے اور اس کا مرتکب مجرم اور سخت سزا کا مستحق ہے۔ اہل اسلام پر واجب ہے کہ تمام معاملات کی تحقیق کر کے اگر
والد کا دعویٰ صحیح ہو تو اس کی امداد کریں اور لڑکے کو تنبیہ اور سرزنش کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

تاش یا لڈو اس نیت سے کھیلنا کہ دیگر گناہوں سے محفوظ رہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسائل میں کہ تاش کھیلنا یا لڈو کھیلنا گناہ ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کس قدر۔
بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم فارغ ہوتے ہیں تو کھیلتے کھیلتے ہوتے ہیں وقت پاس کرنے کے لیے کھیلتے ہیں اور
اس سے ہم چغلی وغیرہ سے بچے رہتے ہیں اور گناہ کبیرہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ کیا ان کا یہ قیاس درست ہے اور
بقول ان کے جو شخص تاش کھیل کر گناہ کبیرہ سے بچ سکتا ہے اس کے لیے جائز ہے یا نہیں۔ مفصل بیان فرمادیں۔

محمد شریف عارف مدرسہ نصرت بانی محلہ کوٹلہ ملتان

﴿ج﴾

تاش کھیلنا یا لڈو کھیلنا بہت برے اور فکر سے دوری کی عادت ہوتی ہے اور بالکل حرام ہے۔ گناہ کبیرہ سے
بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ایک گناہ سے بچنے کے لیے دوسرے گناہ کو اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ کامیاب
مومن کی شان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان کی ہے۔
والذین ھم عن اللغو معرضون۔ کامیاب مومن وہ ہیں جو لہو ولعب سے اعراض کرتے ہیں۔ مولانا
شیخ الہند صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ خود تو لہو ولعب میں مصروف نہیں ہوتے بلکہ اگر کوئی دوسرا شخص لہو ولعب میں
مصروف ہو تو اس سے بھی اعراض کرتے ہیں۔ بہرحال تاش سے اجتناب ضروری ہے۔ کذا فی فتاویٰ دارالعلوم۔
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۸ محرم ۱۳۹۹ھ

کیا جلسہ میں لڑکی لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت کر سکتی ہے، عورتوں کا سفید لباس استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) لڑکی صغر سن کے زمانہ میں یعنی دس برس یا کم عمر کی لڑکی بطور تحریک مسلمانان و ترغیب اچھے لہجے میں قرآن مجید کا رکوع یا لاؤڈ سپیکر میں جلسہ اسلامی کے موقع پر تلاوت کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) آج کل زمانہ عام لباس جو رواج پا چکا ہے سفید بوشرٹ اور خاصہ کی سفید شلوار اور سفید ململ کی قمیص جس سے دیکھنے میں مرد معلوم ہوتا ہے خصوصاً صبح کی نماز کے وقت باہر نکلتے وقت مرد یہ سمجھتا ہے یہ مرد ہے اس سے کوئی بات کر دی یا پوچھ لی نیز السلام علیکم کہتا ہے بعد میں معلوم ہوتا ہے یہ عورت تھی۔ شرمسار ہوتا ہے آیا یہ عام مذکورہ لباس عورت کے لیے جائز ہے یا نہیں۔ کیا سفید لباس روایات وعید میں تو داخل نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) اگر لڑکی کم عمر ہو مشتہاۃ اور مراہقہ نہ ہو تو زیب و زینت اور نمائش سے عاری ہو کر جلسہ اسلامی میں قرآن مجید سنا سکتی ہے۔

(۲) لباس مذکورہ اگر مردوں کے ساتھ مخصوص ہے اور عورتوں کے پہننے میں التباس اور اشتباہ لازم آتا ہے تو عورتوں کے لیے اس کا استعمال بوجہ تشبہ بالرجال کے ناجائز ہوگا ورنہ جائز ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

جناب محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
مولوی مفتی احمد جان صاحب عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
بندہ محمد عبداللہ شمیم تونسوی ناقل فتاویٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان
مولوی غلام احمد صاحب معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا فٹ بال ٹورنامنٹ دیکھنا جائز ہے

﴿س﴾

مندرجہ ذیل سوال کا جواب عنایت فرمادیں کہ آج کل فٹ بال ٹورنامنٹ میچ وغیرہ کا رواج جو پیدا ہو گیا ہے عوام تو عوام خواص بھی اس میں شمولیت کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس میں دو قبیحیں اور برائیاں شامل ہیں جو صغیرہ اور کبیرہ فواحش میں ہیں۔ کیا یہ تماشے شرعاً جائز ہیں یا نہیں مدلل جواب سے سرفراز فرمائیں۔

﴿ج﴾

واضح رہے کہ جس طرح نیک اعمال میں مدارج و مراتب ہیں بعض فرض، بعض واجب، بعض مستحب ہیں۔ اسی طرح اعمال بد میں بھی تفاوت ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کفر دون کفر کا باب معاصی کے اس تفاوت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے قائم فرمایا ہے۔ لہٰذا فٹ بال ٹورنامنٹ والی بال میچ وغیرہ میں اگر کوئی ایسی

صورت پیدا ہو جائے کہ کھلاڑی سب باشرع گھٹنے ڈھکے ہوئے نماز کے پابند اور اوقات نماز میں کھیل کو ختم کرنے والے اور نیت ان کی ورزش صحت جسمانی کو باقی رکھنا یا ترقی دینا تاکہ جہاد کے لیے استعداد پیدا ہو اور اس قسم کے مقاصد پیش نظر ہوں تو پھر یہ کھیل وغیرہ ان شرائط کے ساتھ مباح ہوں گے یا مستحب ہو جائیں گے۔

اگر یہ شکل نہ بن سکے بلکہ عمومی طور پر آج کل کھیلنے والے بے نماز گھٹنے اور ران کھلی ہوئی لہو ولعب مقصود یا اس کے ذریعے روپیہ پیسہ کمانا اور تماشہ دیکھنے والوں میں سے اکثر لوگوں کا لہو ولعب کی نیت سے شامل ہونا اور عورتوں کا شمولیت کرنا وغیرہ مفاسد جو پائے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ ٹورنامنٹ وغیرہ باعتبار ان مفاسد کے گناہ اور حرام ہوں گے۔ جتنے زیادہ مفاسد ہوں گے اتنی حرمت زیادہ اور جتنے کم تو حرمت کم اور اگر بالکل مفاسد سے خالی ہوں۔ تو مباح قرار دیا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فقط عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا چور سے خریدے گئے جانور کی قربانی درست ہے، سرکاری ملازم دوران ڈیوٹی گاڑی کے نیچے دب کر فوت ہوا گورنمنٹ نے رقم دی کیا یہ بھی میراث ہے، شماعت ثانیا امام ابو یوسف کے ہاں بلا کراہت جائز ہے کیا یہ درست ہے، کیا چھ جریب زمین کے مالک پر قربانی اور صدقہ فطر واجب ہیں، جس شخص کے پاس ایک جریب زمین ہو کیا اس پر صدقہ فطر واجب ہوگا، دوران مطالعہ اگر پروانے یا دوسرے کیڑے مخل انداز ہوں تو مارنا جائز ہے یا نہیں؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین متدرجہ ذیل مسائل میں کہ ایک شخص دوسرے شخص کی نوکری دیتا تھا اجارہ کے طور پر مستاجر نے مدت اجارہ کے ختم ہونے پر رقم دینے کے بجائے ایک گائے دے دی۔ مستاجر کا اکثر کسب چوری تھا لیکن گائے کا پتہ نہیں کہ اس کی حلال ملک تھی یا چوری کے ذریعہ حاصل کی تھی۔ اجیر نے وہ گائے کسی کے ہاتھ فروخت کر دی جہاں اس نے بچھڑا اور بچھڑی دیئے۔ جب ان میں سے ایک بچھڑی بڑی ہوئی تو مشتری نے وہ بچھڑی دینے کے عوض کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دی۔ جہاں اس نے بھی بچھڑیاں دیں ان میں سے ایک بچھڑی چوری ہوگئی۔ مالک نے چور سے اس بچھڑی کے عوض ایک بچھڑا لے لیا لیکن اس کا بھی پتہ نہیں کہ چوری کا تھا یا اپنے حلال کا تھا۔ حالانکہ اس چور کا اکثر کسب چوری کا تھا۔ چور سے پوچھا گیا تو جواب دیا کہ بالکل طیب حلال اور میرا اپنا مال ہے۔ جب یہ بچھڑا بڑا ہوا تو ایک شخص اس چور کے کہنے کے مطابق حلال سمجھ کر اضحیہ کر لی۔ آیا یہ اضحیہ شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔ حتی الامکان اس مسئلہ کا جواب مفصل تحریر فرمادیں کہ آیا چور کے کہنے پر (کہ یہ حلال ہے) عمل کیا جائے یا اپنے ظن پر مدار ہے اور ظن اور شک (اس بات میں کہ چوری کا ہوگا یا نہیں) کے درمیان

کوئی فرق ہے یا نہیں

(۲) ایک شخص کھدائی کی مشینوں پر سرکاری نوکری پر متعین تھا۔ اتفاقاً چلاتے چلاتے مشین الٹ گئی۔ وہ شخص نیچے میں گر کر دم گھٹنے کی وجہ سے فوت ہو گیا۔ سرکار نے اس شخص کے عوض ورثاء کو کچھ پیسے دے دیے۔ آیا یہ پیسے دیت کے حکم میں ہیں اور بمثل ترکہ جمیع ورثاء کے درمیان تقسیم کیے جائیں گے یا جس کو حکومت دے اس کی بالخصوص ملکیت ہوگی اور اگر حکومت تصریح نہ کرے کہ یہ کس کو دیے جا رہے ہیں تو کیا حکم ہوگا۔

(۳) جماعت ثانیہ جبکہ عذر کی وجہ سے جماعت اولیٰ فوت ہو گئی ہو مسجد محلہ میں ہیئت بدلا کر بمطابق مذہب امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے بلا کراہت جائز ہے اور فتویٰ امام ابو یوسف کے مذہب پر ہے یا امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق مکروہ ہوگی۔ فتویٰ کس قول پر ہے۔

(۴) ایک شخص کے پاس چھ جریب زمین ہے۔ دوسرا کوئی مال نہیں ہے۔ ایک جریب کی پیداوار اس کو ملتی ہے۔ دوسری پیداوار کسان کو بطور [illegible] کے ہبہ کرتا ہے۔ آیا اس شخص پر شرعاً صدقہ فطر اور اضحیہ واجب ہیں جبکہ ہر ایک جریب کی رقم کم سے کم ایک ہزار روپے ہے۔

(۵) ایک شخص جس کی ملکیت فقط ایک جریب ہے مال کا خرچ اس کی پیداوار پر ہوتا ہے۔ بچت نہیں ہوتی آیا اس پر صدقہ فطر اور اضحیہ واجب ہیں یا نہیں۔

(۶) مطالعہ کتب کسی فانوس یا بتی کی روشنی کی مدد سے بعض اوقات کیا جاتا ہے تو بعض کے مانند بڑے بڑے کیڑے (جو روشنی کے عاشق ہوتے ہیں) آ کر زور سے اپنے آپ کو بتی پر لگاتے ہیں۔ کبھی کبھی مطالعہ بین پر آ کر ٹکراتے ہیں۔ اس کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور وہ کیڑا اس وقت قتل ہونے کے جانے والا بھی نہیں ہوتا تو اس قسم کے ایذا کی بنا پر اس کا مارنا اور قتل کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

ضلع مکمر [illegible] مولانا عبد الحکیم مدنی مدرسہ [illegible] العلوم

﴿الجواب﴾

(۱) اگر کسی شخص کے پاس کوئی مال از قسم چاقو وغیرہ کے ہو اور آپ کو یہ علم نہ ہو کہ یہ کسی غیر کا ہے اور نہ اس آدمی نے آپ کو یہ خبر دی ہو کہ یہ کسی غیر کا مال ہے تو ایسی صورت میں آپ اس شخص سے مال مذکور خرید سکتے ہیں۔ اگرچہ شخص مذکور فاسق فاجر ہو یا چوری کیا کرتا ہو۔ ہاں اگر کوئی ایسا مال کسی ایسے شخص کے ہاتھ میں ہو جو کہ ایسے اموال کے حصول کا اہل نہیں ہوا کرتے جیسا کہ کسی فقیر تنگ دست کے ہاتھ میں قیمتی سوتی ہونا یا سونے وغیرہ کی [illegible] ہونا، کسی ایسے جاہل شخص کے ہاتھ میں کوئی بڑی علمی کتاب ہو جس کے آباء میں سے بھی کوئی عالم نہ گزرا ہو اور نہ کتابوں کا تاجر ہو تب مستحب یہ ہے کہ ایسے شخص سے ایسی چیز نہ لی جائے۔

صورت مسئولہ کا حکم بھی یہ ہے کہ ایسے شخص سے ایسا مال خریدا جا سکتا ہے اور اس کا اضحیہ وغیرہ [illegible]

ہے۔ کما قال فی العالمگیریة ص ۳۱۰ ج۵ الفصل الثانی من کتاب الکراهیة وان لم یعلم هو ان الجاریة ملک الغیر ومع ذلک یخبره صاحب الید بذلک لا بأس بان یشتری من ذی الید وان کان ذو الید فاسقاً الا ان یکون مثله لا یملک ذلک الشیء فی الغالب وذلک کدرة نفیسة فی ید فقیر لا یملک قوت یومه او ککتاب فی ید جاهل لم یکن فی آبائه من هو اهل لذلک فحینئذ یستحب له ان یتنزه ولا یتعرض له بشراء ولا قبول هدیة ولا صدقة۔

(۲) یہ رقم دیت شمار نہ ہوگی کیونکہ نہ تو یہ قتل شبہ عمد ہے نہ قتل خطا ہے، نہ جاری مجری خطا ہے، نہ قتل بالتسبیب ہے بلکہ یہ شخص تو اپنی موت آپ مرا ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص اکیلے اونٹ پر سوار ہو اور وہاں سے گر کر فوت ہو جائے تو اس سے کسی پر دیت واجب نہیں ہوتی۔ لہٰذا حکومت کی طرف سے یہ ایک عطیہ اور صلہ شمار ہوگا اور حکومت یہ رقم بالخصوص تصریح کر کے اگر کسی ایک کو دے دے تو صرف اسی کی ملکیت ہو جائے گی اور اگر تصریح نہ کی تو ظاہر یہ ہے کہ سب ورثاء کو دیا جاتا ہے لہٰذا سب کے درمیان یہ رقم تقسیم کی جائے گی۔

(۳) امام اعظم رحمہ اللہ کا قول ظاہر الروایہ ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی بھی تصحیح کی گئی ہے۔ ہمارے علماء دیوبند رحمہم اللہ نے تکرار جماعت فی مسجد المحلہ کے مفاسد کو پیش نظر رکھ کر امام اعظم رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔ ویسے اگر اتفاقاً کسی عذر سے جماعت فوت ہو جانے کی صورت میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مذہب کے مطابق ہیئت تبدیل کر کے اگر جماعت ثانیہ کی جائے تو اس کی گنجائش ہے۔ عادت بنا لینا درست نہیں ہے۔

کما قال فی الدر المختار مع شرحه رد المحتار ص ۵۵۳ ج ۱ ویکره تکرار الجماعة باذان واقامة فی مسجد محلة لا فی مسجد طریق او مسجد لا امام له ولا مؤذن۔ والتحقیق فی الشامیة فلینظر ثم۔

(۴) اگر شخص مذکور کو ایک جریب کی پیداوار سال بھر کے لیے کافی ہو جاتی ہے خود اس کے اخراجات اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کے لیے اس کی پیداوار کافی ہو جاتی ہے یا اگر اس کے لیے پونے ساڑھے پانچ جریب کی پیداوار بھی کافی ہو سکے اور شخص مذکور مدیون بھی نہ ہو تب اس پر صدقۂ فطر اور اضحیہ واجب ہے کیونکہ اس کی ضرورت سے زائد زمین اس کے پاس اتنی موجود ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہے اس لیے یہ صاحب نصاب ہے۔ اس نصاب کے لیے وصف نماء شرط نہیں ہے۔ لہٰذا صدقۂ فطر اور اضحیہ اس کے ذمہ واجب ہوگا۔

کما قال قاضی خان علی هامش العالمگیریة ص ۲۲۸ ج ۱ فصل فی صدقة الفطر والغنی الذی هو شرط لوجوب صدقة الفطر ان یملک نصاباً او ما لا قیمته قیمة

نصاب فاضلا عن مسكنه وثياب بدنه واثاثه وفرسه وسلاحه ولا يعتبر فيه وصف النماء وما زاد على الدار الواحدة والدستجات الثلاثة من الثياب يعتبر في الغنى الخ وفيه ايضاً بعد اسطر وعن ابي يوسف رحمه الله تعالى يعتبر في وجوب صدقة الفطر ان يكفي ما وراء النصاب النفقة ونفقة عياله سنة واذا كان له دار لا يسكنها ولو اجرها او لا يواجرها يعتبر قيمتها في الغنى وكذا اذا سكنها وفضل عن سكناه شيء يعتبر له قيمة الفاضل في النصاب ويتعلق بهذا النصاب احكام وجوب صدقة الفطر والاضحية وحرمة وضع الزكاة فيه ووجوب نفقة الاقارب

(۵) اگر دوسرا مال نہیں رکھتا تو صرف اس ایک جریب کی ملکیت سے اس پر صدقۂ فطر اور اضحیہ واجب نہیں ہوگی۔

(۶) بر تقدیر ایذا کی صورت میں اس کا قتل مباح ہے۔ بدون ایذا کے مکروہ ہے كما قال في العالمگیریة ص ۳۶۱ ج ۵ ولا باس بقتل الحمرا ولانه صيد يحل قتله لا يحل الا لاكل فلدفع الضرر اولى كذا في فتاوى قاضي خان ويكره حرقها كذا في السراجية قتل النملة تكلموا فيه والمختار انه اذا ابتدأت بالاذى لا باس بقتلها وان لم تبتدئ يكره قتلها واتفقوا على انه يكره القاؤها في الماء وقتل القملة يجوز بكل حال كذا في الخلاصة۔

وفيها بعد اسطر قتل الزنبور والحشرات هل يباح في الشرع ابتداء من غير ايذاء وهل يثاب على قتلهم قال لا يثاب على ذلك وان لم يوجد منه الايذاء فالاولى ان لا يتعرض بقتل شيء منه كذا في جواهر الفتاوى۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۸ محرم ۱۳۷۸ھ

اگر بچہ مسجد کی صف پر پیشاب کرے تو نچوڑنا یا کپڑا پھیرنے سے صاف ہو جائے گی

جس شخص پر قرضہ اس کے مال سے زیادہ ہو گیا اس پر زکوٰۃ و صدقۂ فطر واجب نہیں

مہر کی رقم جو ابھی تک شوہر کے ذمہ قرض ہے اس کی زکوٰۃ کس پر ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ...

(۱) ایک عورت اپنے شیر خوار بچہ کو لیے مسجد میں صف پر بیٹھی تھی۔ معلوم نہیں اس بچہ نے کتنی مقدار میں پیشاب کیا اور وہ پیشاب کتنی حد میں پھیلا۔ البتہ جب اس عورت کا بڑا بچہ نل سے کپڑا بھگو کر اس پیشاب کردہ جگہ پر پھیر رہا تھا تو اس بات کا علم ہوا۔ اس پر خطیب صاحب کو اطلاع دی۔ انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ خادم مسجد کو کہہ دو کہ وہ صف کو پاک کرے۔ زید کہتا ہے میں نے تعمیل حکم پر خادم مسجد کو تلاش بھی کیا لیکن وہ نہ مل سکا اور چونکہ میں نے بحیثیت مسافر کے گاڑی پر سوار ہونا تھا اس لیے سفر پر چلا گیا اور پیشاب والی جگہ پر سوائے اس کے کہ گیلا کپڑا پھیرا گیا اور کوئی صورت اس کے پاک کرنے کی نہیں کی گئی۔ اب طلب دریافت یہ ہے کہ کیا اس پانی سے بھیگے ہوئے کپڑے کے پھیرنے سے وہ جگہ پاک ہو گئی۔ جبکہ پیشاب کی مقدار اور پھیلاؤ کا صحیح علم نہیں۔ اگر پاک نہیں ہوئی اور صف کا بھی امتیاز نہیں رہا کیونکہ تقریباً ہر جمعہ کو صفائی کے دوران تبدیلی مکان وجود میں آتی ہے۔ تو یہ بوجھ اور جواب دہی عنداللہ کس پر عائد ہوتی ہے۔ پھر اس کا تدارک کیا ہے۔ زید کس طرح عنداللہ بری الذمہ ہو سکتا ہے۔

(۲) قرض کی مقدار زیادہ ہے بہ نسبت مالیت کے تو اس کے ذمہ زکوٰۃ اور صدقہ عید الفطر واجب ہے۔

(۳) خاوند مقروض ہے بیوی کا بسلسلہ ادائیگی مہر تو اس مالیت مہر کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہوگی۔ اس میں کچھ مہر تو ایسا تھا کہ زیورات کی شکل میں ادا کر کے پھر بیوی سے بطور قرض لے کر ضروریات میں صرف کر لیا گیا ہے اور کچھ ایسا ہے جو صرف زبانی طور پر ادا کرنے کو کہہ دیا گیا تھا۔ کوئی زیورات یا نقدی کی شکل وجود میں نہیں آتی تھی۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) ایسی صورت میں فقہاء کرام کی تصریح کے مطابق کسی ایک صف کو متعین کر کے دھو ڈالنا چاہیے۔ سب صفیں پاک ہو جائیں گی اور سب پر نماز جائز ہوگی۔ کما لو تنجس طرف من ثوبه ونسيه فغسل طرفا منه ولا بلا تحر (رد المحتار) وغسل طرف ثوب او بدن اصابت نجاسة محلا منه ونسي المحل مطهر له وان وقع الغسل بغير تحر هو المختار ثم لو ظهر انها في طرف آخر هل يعيد؟ في الخلاصة نعم وفي الظهيرية المختار انه لا يعيد الا الصلوة التي هو فيها اه (در مختار ص ۳۲۷ ج ۱) کپڑا پھیر دینے سے پاک نہ ہوگی۔ اس کا جواب پہلے سے معلوم ہو گیا ایک صف کو ہی دھلا دی جائے ذمہ داری امام پر عائد ہوتی ہے کہ اطلاع کے بعد اس نے تحقیق نہ کی۔ تدارک کی صورت پہلے جواب میں ظاہر کر دی گئی۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ عبدالقادر جیلانی کو گیارھویں کا حکم دیا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ

(۱) ایک تقریر شجاع آباد میں ہوئی جس کی ابتداء سے انتہا یہ تھی کہ عبدالقادر جیلانی نبی پاک کا بارہ وفات کیا کرتے تھے نبی پاک نے بشارت دی کہ آئندہ آپ ایک روز پہلے یعنی گیارہ تاریخ کو نیاز دلایا کریں اور یہ گیارھویں اتنی مقبول ہوئی کہ جو بھی میرا امتی ہوگا وہ اسے اپنے اوپر فرض کرے گا اور جو نہ دلائے گا وہ میری امت سے خارج ہوگا۔

(۲) چاند سورج ستارے اور بارش حضرت عبدالقادر جیلانی کے حکم سے طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔ کیا آج کی موجودہ نذر کا ثبوت ہے۔ کیا حضور پاک کے زمانے میں ولی، کعب، صحابہ اور نبی کی کوئی نیاز اور فاتحہ ہوئی تھی۔ تو حضور پاک کے گھر میں دو دو ماہ مسلسل روزے کیوں ہوتے تھے۔ نیاز نذر کے کھانوں سے گھر کیوں نہیں بھرتا تھا۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں پوری تسلی فرمائی جائے۔

بمقام شجاع آباد ضلع ملتان دوازہ نمبر ا مکان نمبر ۱۵۲ محمد الیاس خان

﴿ج﴾

(۱) شرعاً اس کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ گیارھویں دین کے اصول یا فروع میں سے ہے بلکہ یہ ایک بدعت ہے۔

(۲) یہ تمام نظام اللہ کی قدرت اور حکم سے چلتا ہے عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یا کسی اور ولی کو اس پر تصرف حاصل نہیں۔ موجودہ نذر و نیاز اور فاتحہ کا خیر القرون میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

عبداللہ عفی اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سنت داڑھی کی حد کیا ہے اور داڑھی کتروانے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم "ربانی کی کھالوں کا صحیح مصرف کیا ہے، جو بچہ مردہ پیدا ہو جائے اس کے لیے فاتحہ اور دفنانے کا کیا حکم ہے، حاملہ عورت کے ساتھ مباشرت جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) ایک امام کی داڑھی کتنی ہونی چاہیے۔ مقرر شدہ شرعی حد کیا ہے بیان فرمائیں۔ نیز اگر کوئی امام صاحب داڑھی کترائے اور اس کی داڑھی کی حد شرعی سے کافی کم ہو گیا اس کے پیچھے تمام نمازیں اور جمعہ عیدین جائز ہیں یا نہیں۔

(۲) قربانی کی کھال اس کا صحیح شرعی مصرف کیا ہے۔

(۳) کسی نوزائیدہ مردہ بچے کا فاتحہ جائز ہے یا نہ۔ قبرستان میں دفنانا کہاں تک جائز یا ناجائز ہے۔ اگر دفنانا جائز ہے تو کیوں۔

(۴) کیا حاملہ عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

ایک مشت کی مقدار داڑھی رکھنا سنت ہے۔ والسنة فيها القبضة الخ ولذا قال يحرم على الرجل قطع لحيته (الدر المختار مع شرحه رد المحتار كتاب الحظر والاباحة ص ۴۰۷ ج ۶) ہاں داڑھی منڈوانے والا یا ایک مشت سے کم کتروانے والا فاسق ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ ایسے امام کے پیچھے نماز پنج وقتہ، جمعہ، عیدین، جنازہ وغیرہ تمام نمازیں مکروہ ہیں۔ ويكره امامة عبد واعرابي وفاسق (در مختار) وكراهة تقديمه كراهة تحريم (رد المحتار باب الامامة ص ۵۶۰ ج ۱)

(۲) قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ مثلاً ڈول مصلیٰ وغیرہ بنا سکتا ہے۔ اپنے اصول و فروع کو دے سکتا ہے۔ فقراء اور مساکین کو دینا بھی جائز ہے۔ غرض چرم قربانی کے لیے کوئی خاص مد مقرر نہیں ہے۔ البتہ اگر چرم قربانی کو فروخت کیا تو قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور اس کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے۔

(۳) اگر بچہ مردہ پیدا ہو جائے تو اس کے لیے شرعاً فاتحہ وغیرہ نہیں ہے اور بغیر کسی اہتمام کے غسل دے کر دفن کر دینا چاہیے۔ قبرستان میں دفنانے یا نہ دفنانے کے متعلق کوئی خاص جزئیہ فی الحال تلاش سے نہیں ملا۔ تعامل دفنانے کا جاری ہے۔ اگر ضرورت ہو تو کسی اور دارالافتاء سے رجوع کریں یا یہاں سے پھر رجوع کریں۔

(۴) حاملہ عورت کے ساتھ نکاح کرنا شرعاً جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بہتر یہ ہے کہ مسجد میں کسی قسم کا اعلان نہ کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ

بلاضرورت مرزائیوں کے ساتھ کھانا کھانا، کیا منی آرڈر کے ذریعہ روپے بھیجنا جائز ہے، عشاء کے بعد سکول یا دفتر کا کام کرنا، سکول میں داخلے کے لیے تصویریں کھنچوانا، کیا انسانی خون کا استعمال بطور دوا درست ہے، کوٹ پتلون پہننا، کرسی، میز، جناح کیپ، بندوق سے شکار وغیرہ جائز ہیں یا نہیں، علماء کرام تقریر پہ جو رقم وصول کرتے ہیں کیا وہ جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک شخص جس کو کوئی شرعی مجبوری نہ ہو وہ کافر مرزائی کے ساتھ کھانا کھا سکتا ہے اگر کھا سکتا ہے تو کن حالتوں میں۔

(۲) روپیہ پیسہ دوسرے شہروں میں بھیجنے کے لیے منی آرڈر کیا جاتا ہے کیا منی آرڈر جائز ہے اور کن حالات میں۔

(۳) عشاء کی نماز کے بعد سکول کا کام کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) سکول کے داخلے کے واسطے تصویر کھچانا جائز ہے یا ناجائز۔

(۵) ایک شخص بیمار ہے اور ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس کو انسان کا خون دیا جائے تو یہ جائز ہے یا نہیں۔

(۶) کوٹ، جراب، سویٹر، جرسی، پتلون، کرسی، میز، جناح کیپ، کتا پالنا، بندوق سے شکار کرنا، چین، قلم، مفلر، ہار، ٹھیک ہیں اگر صحیح ہے تو کن حالات میں۔

(۷) علماء حضرات جو تقریر کرنے کے بعد رقم وصول کرتے ہیں جائز ہے۔

احسان الحق متعلم مسلم ہائی سکول ملتان

﴿ج﴾

(۱) صورت مسئولہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ کھانے پینے اور اختلاط کرنے سے اگر دین کا ضیاع کا اندیشہ ہو تو ان کے ساتھ کھانا اور پینا اور اختلاط کرنا ناجائز و حرام ہے اور اگر دین کے ضیاع کا اندیشہ نہ بھی ہو تو بھی کھانے پینے میں ایسے لوگوں سے اختلاط کرنا اسلامی غیرت اور تقویٰ کے خلاف ہے۔ علاوہ اس کے ان کے ساتھ کھانے اور پینے اور اختلاط کرنے سے ان کی صحبت مجلس سے بد دینی و بدمذہبیت کے اثرات لینے کا قوی امکان ہے۔ اس لیے ان لوگوں کے ساتھ کھانے پینے ملنے جلنے مجلس و صحبت میں رہنے سے ہر حال میں بچا جائے۔ البتہ اگر خود تو مذہب اسلام اور یقین و ایمان پر پختگی ہو وہاں سے دینی ضرر کا اندیشہ نہ ہو اور ان کو اسلام میں لانے کی

کوشش اور نیز وہ کھانا پینا پاک وغیرہ بھی شرعاً ہو تو اس صورت میں ان کے ساتھ کھانا پینا اور اختلاط کرنا جائز ہوگا۔ بلکہ باعث ثواب و اجر ہوگا۔

(۲) چونکہ اس مسئلہ کے علماء کے درمیان مختلف فیہ ہونے اور اختلاط ہونے کے کئی تو بہ ترک کرنا جائز ہے اور بچنا پھر بھی اولیٰ و تقویٰ ہے۔

(۳) عشاء کے بعد لوگوں کا کام کرنا جائز ہے البتہ بیکار باتوں سے بچا جائے۔ نیز صبح کی جماعت اس کی وجہ سے نہ چھوٹے۔

(۴) ویزے کے لیے تصویر کھینچنے سے جہاں تک ممکن ہو بچنا ضروری ہے اور اگر بچنا ممکن نہ ہو اور کسی میں نہ ہو تو بصورت مجبوری اگر کھینچ لے گا تو شاید مواخذہ نہ ہو۔

(۵) اضطرار و مجبوری کی صورت میں جبکہ بچنا بغیر خون دینے کے ناممکن ہو جائے تو بقدر بچاؤ کے اس کو خون دینا جائز ہے۔

(۶) کافر قوموں کے طرز زندگی میں ان کے طریقوں سے کھانے، پینے، بیٹھنے میں احساس کمتری کا ہونا قومی ملی اسلامی غیرت کے خلاف ہے۔ مسلمان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق زندگی بسر کرنا سنت طریقہ سے کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، لہٰذا اس کی طلب و محبت ہو اور آپ کی ہر ادا کو پسند کرنا، اپنانا ہی اصل مقصد ہے کہ اس کے لیے فرمان رحمٰن ہے ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الآیۃ) آپ کے طریقوں میں احساس کمتری طبیعت بن جائے کفار کے طرز طریقے یا لباس اپنانا تقویٰ و مروت اور سنت کے خلاف ہوگا۔ علاوہ اس کے کفار کے مذہبی شعار اپنانا ناجائز و حرام ہے۔

(۷) اپنے عیبوں اور گناہوں پر نظر ہو اور دوسروں کی خوبیوں پر نظر ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

کیا کافر کا جھوٹا پانی، سود اور تقویم کے سوالات اور بینک کا سود درست ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) کیا کافر کا جھوٹا پانی پاک ہے یا ناپاک ارشاد فرمائیں۔

(۲) کیا سود اور تقویم کے سوالات حل کرنے جائز ہیں۔

(۳) کیا بینک میں روپیہ جمع کرانا سود ہے۔

﴿ج﴾

(۱) کافر کا جھوٹا پانی جبکہ اس نے کوئی حرام چیز مثلاً غیر مسلم کا ذبیحہ یا شراب نہ پی ہو اور اگر کھا پی چکا ہو تو اس کو کافی وقت گزر چکا ہو یا پاک پانی سے کلی کر کے منہ صاف ستھرا بنا چکا ہو تو ان صورتوں میں اس کا جھوٹا پانی پاک ہے۔ مگر احتیاط اور تقویٰ کے خلاف ضرور ہے۔

(۲) سوال بطور مشق کے اگر حل کرنے ہوں تو بجائے سود کے زکوٰۃ اور سود در سود کے بدلے زکوٰۃ در زکوٰۃ کے مسائل حل کرنا ضروری ہے۔ تعلیم کے سوالات حل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳) بنک میں روپیہ پیسہ رکھنا غیر مناسب ہے اگر سود لے تو حرام ہے اور اگر بغیر سود کے حفاظت کے لیے رکھے تو مکروہ ہے اور اگر رکھ چکا ہے اور سود لے چکا ہے تو سود لے کر بغیر نیت ثواب کے فقراء میں تقسیم کر لینا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

زیر ناف بال کے حدود اربعہ کیا ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زیر ناف بال سے کیا مراد ہے۔ کیا زیر ناف بال لیتے وقت ذکر اور ناف کے درمیان کے بال لینے مراد ہیں یا ذکر کے ارد گرد اور اوپر کے اور خصیوں کے اوپر کے بال لینے مراد ہیں یا ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے درمیان بال لینے مراد ہیں۔ دبر یعنی مقعد پر اور اس کے ارد گرد کے بھی لینے چاہئیں یا نہیں۔ جائز اور مسنون طریقہ کیا ہے۔ ذکر اور ناف کے درمیان کے بال یا خصیوں کے اوپر کے، ذکر کے ارد گرد کے اور ناف کے نیچے کے بال یا خصیوں کے نیچے کے ارد گرد کے، مقعد پر کے، ذکر کے اور ناف کے نیچے کے مراد ہیں۔ جس جس جگہ کے لیے مسنون اور جائز ہوں براہ مہربانی تحریر فرماویں۔ کیا استرے کے بجائے مشین یا قینچی سے بھی بال لے سکتے ہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

تمام وہ بال جو ناف سے نیچے ہوں خواہ ذکر یا خصیوں یا دبر کے ارد گرد ہوں یا مقعد اور اس کے حوالی پر ہوں ان تمام بالوں کا حلق مسنون ہے۔ استرے اور مشین کے ساتھ بہتر ہے۔ ویسے قینچی سے کاٹنا یا کسی اور چیز کے ذریعے سے گرانا بھی جائز ہے۔ ویسے افضل مونڈھنا ہے۔ رانوں وغیرہ کے بال اس میں داخل نہیں ہیں

قال فی شرح مسلم للنووی ص ۱۲۹ والافضل فیه الحلق ویجوز بالقص والنتف والنورة

والمرأة بالعانة الشعر الذي فوق ذكر الرجل وحوله وكذلك الشعر الذي حوالي فرج المرأة ونقل عن أبي العباس بن سريج أنه الشعر النابت حول حلقة الدبر فيحصل من مجموع هذا استحباب حلق جميع ما على القبل والدبر وحولهما انتهى. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ

کیا یہ وصیت کہ "میرے مرنے کے بعد میری آنکھ فلاں کو دی جائے" درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے زندگی میں وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میری آنکھیں نکال کر کسی نابینے کو لگا دی جائیں تاکہ اس کو بینائی آ جائے اور مجھے ثواب ملے کیا ایسا کرنا صحیح ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

ایسا کرنا شرعاً ہرگز جائز نہیں ہے۔ انسان کے کسی جزء کے ساتھ انتفاع لینا قطعاً جائز نہیں ہے۔ قال في العالمگیریة ص ۳۵۴ ج ۵ الانتفاع بأجزاء الآدمي لم يجز قيل للنجاسة وقيل للكرامة هو الصحيح كذا في جواهر الاخلاطي وفيها أيضاً ص ۳۳۸ ج ۵ مضطر لم يجد ميتة وخاف الهلاك فقال له رجل اقطع يدي وكلها أو قال اقطع مني قطعة وكلها لا يسعه أن يفعل ذلك ولا يصح أمره به كما لا يصح للمضطر أن يقطع قطعة من نفسه فيأكل كذا في فتاوى قاضي خان۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳۰ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

سالگرہ کی عدم جواز کی مفصل تحقیق

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے معاشرے میں سالگرہ کی رسم کا عام رواج ہے شرعاً اس کی کیا حیثیت ہے۔ اگر جائز ہے تو اس کی ایک آدھ مثال تحریر فرمادیں۔

﴿ج﴾

فتاویٰ دارالعلوم (امداد المفتیین) ص ۱۰۵ ج ۵ میں اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے کہ

یہ تمام رسمیں سخت بری ہیں۔ ان کو ثواب اور ضروری سمجھنا بدعت و گمراہی ہے۔ آج کل مسلمانوں کو عام طور پر انہیں رسموں نے فقیر و گدا گر بنا دیا ہے۔ غیرت و آبرو بلکہ دین تک بیچے پھرتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے ان کے مٹانے کی کوشش کی جائے اور سمجھنے سمجھانے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ اگر یہ کوئی ثواب کا کام ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور دوسرے حضرات سلف اس کو نہ چھوڑتے۔ کیونکہ وہ تو ہر نیک کام کے عاشق تھے۔ مگر کسی ایک ضعیف روایت میں بھی اس کا ثبوت ان حضرات سے نہیں ہوتا بلکہ حضرات علماء نے ان کے بدعت و ناجائز ہونے کی تصریحیں کی ہیں۔ الخ

اسی قسم کے ایک استفتاء کے جواب میں حضرت علامہ رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں۔ جو اصلاح الرسوم مصنفہ مولانا تھانوی کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل کیا گیا ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو رسوم مروجہ زمانہ کے کسی جہت شرعیہ سے نادرست اور گناہ ہیں۔ ان کے عدم جواز میں تو کچھ کلام نہیں ہے۔ مگر جو رسوم کہ فی نفسہ مباح ہیں۔ خواہ بوجہ مندوب و مستحسن بھی ہوئی ہیں۔ اگر عوام ان کو بمنزلہ واجب و مؤکد جاننے لگیں یا یہ عملاً ان کے ساتھ برتاؤ واجب کا کرنے لگیں کہ ان کے ترک سے حجاب و ندامت لاحق ہونے لگے اور باوجود عدم وسعت کے ان کے ارتکاب کی سعی کی جائے اور تارک پر ملامت ہوتی ہے جیسا کہ اکثر بلاد و اکثر طبائع میں باعتبار اکثر رسوم کے ایسے ہی مشاہدہ ہے تو لاریب یہ التزام اور معاملہ نادرست اور موجب معصیت ہے اور اگر خود مرتکب رسم اس عقیدے اور خیال سے بری ہے تب بھی اندیشہ فساد عقیدہ عوام اس کا ارتکاب نادرست ہوگا۔ چنانچہ کتب فقہ و حدیث سے یہ ظاہر و باہر ہے۔ ایسے وقت میں تارک رسوم اور ماحی بدعات اور ساعی رواج طریقہ سنیہ بے شک مثاب و ماجور ہوگا۔ علی ما دلت علیہ الاحادیث الصحیحۃ والروایات الفقہیۃ المعتمدۃ المعتبرۃ الصریحۃ انتہی بلفظہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

لڑکیوں اور لڑکوں کے گانا گانے سے متعلق مفصل فتویٰ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ
کیا آج کل عورتوں کا یا لڑکیوں کا گانا درست ہے یا نہیں۔
اگر درست نہیں تو اس کا کیا جواب ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں لڑکیوں کے گانے کی اور دف کے بجانے کی اجازت دی تھی۔ مشکوٰۃ شریف میں اجازت موجود ہے۔ بینوا توجروا

﴿توضیح﴾

گانا فی نفسہ حرام نہیں ہے۔ بلکہ عوارض خارجیہ کی وجہ سے اس میں حرمت آتی ہے۔ مثلا اس کے ساتھ آلات لہو وطرب ہوں جیسے باجہ، ڈھول وغیرہ بجائے جائیں۔ یا فحش اشعار یا ظلم کا ترغیب ہو یا ناجائز اشعار گائے جائیں یا اس کے لیے ایسی محفل منعقد کی جائے جس میں فساق کا اجتماع ہو۔ ان تمام محرمات وعوارض کے نہ ہوتے ہوئے نفس گانا حرام نہیں ہے (از کتب ورد فتاوی عبدالحی) باقی دف بجانا احناف کے نزدیک حرام ہے یا مکروہ تحریمی۔ **قال فی ردالمحتار ص ۲۹۵ ج ۲ استماع الدف والمزمار وغیر ذلک حرام وفی شرح النقایة اما استماع الدف فکاستماع ضرب الدف والمزمار والغناء وغیر ذلک حرام وقال ابو المکارم کره (تحریما) فهو کضرب الدف والمزمار (ماخوذ از حواشی زجاجة المصابیح ص ۲۹۹ ج ۲)** ہاں شوافع کے نزدیک دف بجانا شادی وغیرہ میں جائز ہے لیکن یہ بھی چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔

(۱) بجانے والا مرد نہ ہو کوئی عورت یا لڑکی ہو۔ (۲) ساز طرب جلاجل اور گھنگھرو کے ساتھ نہ بجایا جائے۔ (۳) صرف نکاح یا شادی کے وقت یا اس کے قریب العہد ہو۔ ویسے شوافع کے نزدیک بھی نہ بجانا ہی افضل ہے بلکہ بعض نے کسی وقت بجانے کی کراہت کا قول کیا ہے۔ **لفساد الزمان** (منقول از زجاجة المصابیح تقریرات بعض اساتذہ) مشکوۃ شریف سے دف بجانے کی بوقت نکاح اجازت معلوم ہوتی ہے سو اس کے معارض دوسری حدیثیں ہیں جن سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ وہ احادیث یہ ہیں۔ **عن علیؓ قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن ضرب الدف ولعب الصنج وضرب الزمارة رواه الخطیب وفی روایة مسلم عن عائشةؓ قالت دخل علی ابو بکر وعندی جاریتان تلعبان بدف فقال ابو بکر بمزمور الشیطان فی بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم (زجاجة المصابیح ص ۲۹۹ ج ۲) وغیره ذلک من الآیات والاحادیث والآثار۔** لہذا ان حدیثوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ ضرب دف سے مراد نکاح کا اعلان و اشتہار مراد لیا جائے یا یوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اجازت دی تھی اور بعد میں روکا ہے کیونکہ اگر دف بجانا نکاح کے وقت سنت ہوتا تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یا صحابہ کرام وغیرہ رضی اللہ عنہم کے نکاحوں میں ضرور بجایا جاتا۔ حالانکہ یہ ثابت نہیں ہے۔ **وفی زجاجة المصابیح ص ۳۰۰ ج ۲ وقال التوربشتی ان الدف حرام علی قول اکثر المشائخ وما ورد من ضرب الدف فی العرس کنایة عن الاعلان لا حقیقته او یستدل بحدیث علی عن ان النبی صلی الله علیه وسلم اجازهم ثم بعد ذلک منعهم لان ضرب الدف ما ثبت فی نکاح النبی صلی**

وقال الشامي تحته وقد ظهر لي في التوفيق وجه آخر وهو ان الشرط المذكور انما هو فيما اذا وجد رجلا مع امرأة لا تحل له قبل ان يزني بها اذا علم انه لا ينزجر بغير القتل سواء كانت اجنبية عن الواجد او زوجة له او محرما منه اما اذا وجده يزني بها فله قتله مطلقاً الخ وقال في البزازية على هامش العالمگيرية ص ۳۵۹ ج۶ يجوز الكذب في ثلاث مواضع في الصلح بين الناس وفي الحرب ومع امرأته في الذخيرة اراد به المعاريض لا الكذب الخالص۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بینک سے کاروبار کی شرعی حیثیت کیا ہے، واقعی وضو کے بعد ٹخنے ڈھکنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
کسی ٹرسٹ کے متولی نے اگر وفات سے قبل غیر وارث کو ٹرسٹ کا متولی بنایا ہو
کیا وارث اس کو تبدیل کر سکتے ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) آج کل پاکستان میں دی مسلم کمرشل بنک یا دیگر بنک زیر قسم سے اپنا سودی کاروبار یعنی دین یا تجارت یا ترقی زراعت کراتا بروئے شریعت مقدسہ کیسا ہے۔

(۲) وضو کرنے کے بعد اگر ٹخنے ڈھک کر موجودہ پاکستانی رواج کے تحت نماز پڑھنا کیسا ہے۔ کیا نماز ہوگی یا وضو باقی رہے گا یا نہیں۔ ایک آدمی کا بیان ہے کہ سنن ابی داؤد باب اللباس حدیث نمبر ۴۰۸۶ میں درج ہے کہ وضو کے بعد ٹخنے ڈھک کر اگر نماز کی نیت باندھ لی گئی تو وضو ہی باقی نہ رہے گا جب وضو ہی نہ رہا تو نماز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا جواب بھی عنایت فرما دیں۔

(۳) ایک مسجد کے نام کچھ رقبہ وقف ہے جس کا سرپرست ایک ہی آدمی تھا مگر اب وہ فوت ہو گیا ہے۔ متوفی نے پانچ ورثا چھوڑے ہیں۔ تو کیا سرپرست ایک آدمی جس کو متوفی نے اپنی حیات ہی میں سرپرست نائب مناب خود کر دیا تھا رہے گا یا کہ کل ورثاء کو حق سرپرستی بروئے شرع پہنچے گا۔

محمد خلیل الرحمٰن متعلم مدرسہ ...العلوم

﴿الجواب﴾

(۱) سودی کاروبار کرنا ہر قسم کا ناجائز ہے خواہ کسی نام سے بھی ہو سود لینا اور سود دینا اور اس میں ہر قسم کی اعانت کرنا سب ناجائز اور حرام ہے۔ شریعت مقدسہ نے تمام لوگوں پر لعنت بھیجی ہے۔ باقی ان معاملات کی تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے۔ اگر آپ نے کسی خاص قسم کے متعلق دریافت کرنا ہے تو اس کی ساری تفصیل لکھ کر بھیج دیں انشاء اللہ اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

(۲) ابوداؤد کتاب اللباس ص ۵۶۵ پر حدیث یوں ہے۔ عن ابی هریرة بینما رجل یصلی مسبلاً ازاره فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اذهب فتوضاء فذهب فتوضا ثم جاء فقال اذهب فتوضا فقال له رجل یا رسول الله مالک امرته ان یتوضا ثم سکت عنه ثم قال انه کان یصلی وهو مسبل ازاره وان الله تعالی لا یقبل صلاة رجل مسبل۔ غور فرمائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ جس شخص کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولیت کی نفی فرمائی ہے۔ صحت صلوٰۃ کی نفی نہیں فرمائی ہے اور عدم قبولیت کو عدم صحت لازم نہیں ہے۔ جیسے کہ غلام آبق کے متعلق بھی وارد ہے کہ اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ مولیٰ کے پاس واپس لوٹ آئے۔ نماز کے صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہے اور اس کے اوپر قضا لازم نہیں ہے اور عدم مقبولیت کا یہ معنی ہے کہ اس کا اسے ثواب نہیں ملتا ہے۔ تو صحت صلوٰۃ و عدم قبولیت جمع بھی ہو سکتے ہیں۔ نیز اسبال ازار کسی امام نے بھی نواقض وضو میں سے شمار نہیں کیا ہے۔

(۳) اگر اس متولی نے اپنے بیٹے سراج الدین کو مسجد اور اس کے اوقاف کا سرپرست بنایا ہے تو وہی سرپرست و متولی ہوگا۔ دوسرے ورثہ کا کوئی حق نہیں ہے اور اگر سراج الدین کو متولی نہیں بنایا تھا۔ ویسے مسجد کی خدمت وغیرہ اس سے لیا کرتا تھا۔ تب صرف سراج الدین متولی شمار نہ ہوگا۔ اگر وقف کرنے والے یا متولی وقف نے کسی کو غلام رسول متولی کے بعد متولی بنایا ہو تو وہی متولی شمار ہوگا۔ ورنہ حاکم متولی مقرر کرے گا اور اگر حاکم سے متولی مقرر کرانا متعذر ہو تب محلہ والے مشورہ کر کے کسی کو متولی بنا دیں۔ خواہ سراج الدین مذکور کو یا اس کے کسی بھائی کو اور یہ بہتر ہے یا کسی دوسرے نیک شخص کو اگر چہ اس اہل ہو۔ فی العالمگیریہ ص ۴۱۲ ج ۲ وللمتولی ان یفوض لغیره عند موته کما ان یوصی له ان یوصی الی غیره وفیها ایضاً واذا اراد المتولی ان یقیم غیره مقام نفسه فی حیاته وصحته لا یجوز الا اذا کان التفویض الیه علی سبیل التعمیم هکذا فی المحیط وفیها ایضاً اذا مات المتولی والواقف حی فالرای فی نصب قیم آخر الی الواقف لا الی القاضی وان کان الواقف میتاً فوصیه اولی من القاضی فان

(۷) العلماء هم شر من تحت ادیم السماء کی تشریح کیا جاتا ہے؟ مصداق کون سے علماء کرام ہیں۔

(۸) یأمرون بالمعروف کی تعریف میں موجودہ دور کے مسلمانوں کی کون سی جماعت شامل ہے؟ بینوا توجروا

﴿الجواب﴾

(۱) مسلمان وہ شخص ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ان باتوں میں تصدیق کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کی طرف سے لائے ہیں اور جن کا ثبوت بالضرورۃ ہوا ہو، ان کا اقرار بھی کرے۔ نیز کسی بھی ضروریات دین کا انکار نہ کرتا ہو۔

(۲) جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بھی غیر کو ذات یا صفات میں شریک بناتا ہو۔

(۳) فاسق و فاجر وہ شخص ہے جو گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہو یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرتا ہو۔

(۴) فاسق و فاجر چونکہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوا اگرچہ بہت بڑے گناہوں کا مرتکب کیوں نہ ہو اس کا نماز جنازہ پڑھنا بھی فرض کفایہ ہے۔ قال فی شرح العقائد ص ۱۱۶ ویصلی علی کل بر و فاجر اذا مات علی الایمان للاجماع ولقوله علیه السلام لا تدعوا الصلاة علی من مات من اهل القبلة الخ

(۵) منافق دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک اعتقادی دوسرا عملی۔ منافق اعتقادی کا پتہ لگانا تو بڑا مشکل کام ہے جس کے نفاق کے متعلق علی التعیین اللہ تعالیٰ یا نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے خبر دی ہو یا منافق اعتقادی خارج از دائرہ اسلام ہیں کیونکہ دل سے منکر ہیں۔ قال تعالیٰ لا تعلمهم نحن نعلمهم الآیۃ کیونکہ زبان پر تو وہ اسلام کا اظہار کرتے ہیں۔ دل کا علم تو رب تعالیٰ کو ہی ہوتا ہے اور منافق عملی وہ ہوتا ہے جس میں کوئی خصلت نفاق کی پائی جائے جو حدیثوں اور روایات میں مذکور ہیں۔ مثلاً اذا حدث کذب واذا اؤتمن خان واذا عاهد غدر او کما قال وغیرہ ذلک۔

(۶) اس کا مطلب غالباً یہ ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام جیسے تبلیغ دین پر مامور ہوں گے اور وہ بھی انبیاء والا کام سر انجام دیتے ہوں گے۔ کیونکہ نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب یہ کام امت کے علماء کے ذمہ ہے۔

(۷) اس سے مراد دنیا کے علماء ہیں جو اپنے دنیوی اغراض کے لئے طرح طرح کی بدعات کا اختراع و ایجاد کرتے رہتے ہیں اور مسلمانوں میں فرقہ بازی اور انتشار پھیلاتے ہیں۔ ایسے علماء سوء کہلاتے ہیں۔ علماء کے لباس میں ملبوس ہو کر عوام مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ عصمنا اللہ عنهم۔

(۸) اس میں تمام وہ علماء حق داخل ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے ہوئے دین اسلام

کی خدمت میں شب و روز مشغول ہیں۔ مثلاً جمعیت علماء اسلام، تبلیغی جماعت، مجلس تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت وغیرہ دینی اور اصلاحی جماعتیں اور افراد۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

ایک برسرِ روزگار بیٹے کے لیے بے روزگار اور ضعیف والد کے حقوق کیا ہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک برسرِ روزگار بیٹے کے لیے اپنے بے روزگار ضعیف والد کی خدمت کے لیے از روئے شرع کون سی حدود متعین ہیں۔

﴿ج﴾

اگر والد مذکور صاحبِ استطاعت اور مالکِ نصاب ہے تو بیٹے کے ذمہ اس کا نان و نفقہ لازم نہیں ہے۔ ویسے اطاعت و فرمانبرداری ہر جائز کام میں اس کے ذمہ ضروری ہے اور اگر والد مالکِ نصاب نہیں ہے اس کے پاس اپنے اخراجات کے لیے مال نہیں ہے تب اگر ضعیف تو بھی ہو۔ کمائی کے قابل ہو تب بھی اس کے بیٹے مالکِ نصاب صاحبِ استطاعت موسر کے ذمہ اس کا نان و نفقہ واجب ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص کے کئی بیٹے بیٹیاں مالدار ہوں تو ان تمام کے اوپر برابر اس کا نفقہ لازم ہوگا اور اگر والد مال بھی نہیں رکھتا اور کمائی کے قابل بھی نہیں تب تو بیٹے کے ذمہ لازم ہے کہ وہ جو کما کر دے اس میں سے والد کو بھی کھلائے۔ قال فی العالمگیریة ص ۵۶۳ ج ۱ قال ویجبر الولد الموسر علی نفقة الابوین المعسرین مسلمین کانا او ذمیین قدرا علی الکسب او لم یقدرا بخلاف الحربیین المستأمنین ولا یشارک الولد الموسر احداً فی نفقة ابویه المعسرین کذا فی العتابیة الیسار مقدر بالنصاب فیما روی عن ابی یوسف رحمه الله وعلیه الفتوی والنصاب نصاب حرمان الصدقة هکذا فی الهدایة واذا اختلطت الذکور والاناث فنفقة الابوین علیهما علی السویة فی ظاهر الروایة وبه اخذ الفقیه ابو اللیث وبه یفتی کذا فی الوجیز للکردری وفیها ایضاً قال ابو یوسف رحمه الله تعالی اذا کان الابن فقیراً کسوبا والاب زمنا یشارک الابن فی القوت بالمعروف لانه اذا لم یشارکه یهلک الخ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

باندی سے بغیر نکاح مباشرت کیوں جائز ہے

موجودہ جنگ جہاد ہے یا نہیں اور جو لوگ قید ہو گئے ہیں کیا ان کو غلام اور باندیاں بنانا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مالک اپنی مملوکہ جاریہ کے ساتھ بغیر نکاح جماع کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر بغیر نکاح کے جماع کر سکتا ہے تو کیوں اور نہیں کر سکتا تو کیوں۔ جواب تحریر فرما دیں۔

(۲) موجودہ جنگ جہاد ہے یا نہیں اور جو مسلمان قتل ہوئے ہیں شہید ہیں یا نہیں۔

(۳) جو کافر مرد اور عورت گرفتار کر کے لائے گئے ہیں وہ غلام اور باندیاں بنائی جا سکتی ہیں یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) اپنی مملوکہ جاریہ کے ساتھ جب وہ مسلمان یا کتابیہ ہو بغیر نکاح کے جماع کر سکتا ہے بلکہ اپنی مملوکہ کے ساتھ نکاح ہرگز ہوتا ہی نہیں اور اگر وہ مشرکہ غیر کتابیہ ہے تو اس کے ساتھ جماع کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ قال تعالیٰ والذین ہم لفروجہم حٰفظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین الآیۃ وقال ایضاً والمحصنٰت من النساء الا ما ملکت ایمانکم۔

(۲) جہاد ہے۔ جو مسلمان اس میں قتل ہوئے ہیں وہ شہید ہیں۔

(۳) شرعاً غلام اور باندیاں بنائی جا سکتی ہیں۔ قال فی الکنز ص ۲۳۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ وقتل الاسری او استرق او ترک احرارا ذمۃ لنا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳ جمادی الاخری ۱۳۸۸ھ

تبلیغی پروگرام اور محفل قراءت کے لیے مرزائیوں سے چندہ لینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین کہ کسی تبلیغی پروگرام اسلامی محفل یا مقابلہ حسن قراءت کے لیے مرزائیوں سے چندہ لینا جائز ہے اور اگر کوئی تقریب منعقد ہو رہی ہو تو مسلمانوں کو اس میں شرکت اور چندہ دینا باعث ثواب ہوگا یا اس قسم کے پروگرام جس میں مرزائیوں سے بھی چندہ لیا گیا ہو تو کیا اس میں عدم شرکت اور علیحدگی ضروری ہے۔

محمد یعقوب ناظم جمعیۃ العلماء اسلام ملتان

الجواب

مرزائیوں سے چندہ لینا غیرت اسلامی کے خلاف ہے۔ بالخصوص اس صورت میں جبکہ چندہ لینے سے ان کے اثرات اہل اسلام میں پھیلنے اور گمراہی کا موجب ہوتے ہیں۔ نیز تبلیغی پروگرام ہر وقتی سے انجام دیے جائیں جس کے لیے چندہ مانگنے اور بالخصوص مرزائیوں کے آگے ہاتھ پھیلانے یا ان سے چندہ کا لالچ بھی دل میں نہ آنے اور مقابلہ حسن قرأت کی مجالس قرون سلف میں موجود نہیں تھیں۔ ایسی مجالس میں بدعت کا شبہ ہے۔ اس کے زیادہ اہتمام اور چندہ مانگنے کی حاجت ہی کیا ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ

ریڈیو کا گھر میں رکھنا اور سننا کیا حکم رکھتا ہے

س

کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ ریڈیو کا گھر میں رکھنا اور سننا اسلام میں جائز ہے کہ نہیں۔ وضاحت کریں۔

عبدالرحمن عابد اور نمنٹ کالج ملتان

الجواب

ریڈیو پر گانے سننا ناجائز ہے چاہے گھر میں ہو یا دکان میں یا پبلک میں البتہ ضروری اطلاعات اور خبریں جو حکومت کی طرف سے نشر ہوتی ہیں بحسب ضرورت وحاجت سننا جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر امام نے ”فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ“ پڑھ لیا کیا نماز ہو گئی

نہری پانی کا مخصوص حصہ سرکار کی اجازت کے بغیر نیلام کر کے وہ رقم تعمیر مسجد پر خرچ کرنا،

نور الایضاح کی عبارت اور حاشیہ کی وضاحت، کیا دولہا کی طرح دلہن سے بھی ایجاب و

قبول ضروری ہیں یا انگوٹھا لگانا کافی ہے

س

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) کیا امام فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُمُّهٗ قارپڑھ دے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں۔

(۲) جس نہری پانی کی سرکاری طور پر بندی شدہ ہو اس پانی میں سے چند گھنٹے لوگ از خود بلا اجازت

سرکار باہم مشورہ کر کے مشترکہ طور پر گاؤں کی مسجد کے لیے مخصوص کر کے نیلام کرتے ہیں اور حاصل کردہ اس رقم سے بستی کی مسجد تعمیر کرائی جارہی ہے۔ کیا یہ تعمیر اس رقم سے کرانا درست ہے۔

(۲) نور الایضاح ص ۳۰ مطبوعہ کراچی کی عبارت شرح النور الصغیر بموت کلب فیھا بر شیہ کے آخر فاذا لم یعث وخرج حیا ولم یصل فمہ الماء بنجس تحریر ہے۔ کیا کتے کے تر بال اور بھیگا ہوا کتا پاک ہوتا ہے۔ جبکہ ظاہری نجاست کوئی نہ لگی ہو۔

(۳) نکاح خواں جس طرح دولہا کو بطور وکالت کے ایجاب وقبول کرتا ہے کیا اسی طرح دلہن کو ایجاب و قبول کرنا نکاح خواں کے لیے ضروری ہے یا دلہن کے وکیل کی اجازت نکاح خواں کے لیے کافی ہے اور دلہن کے وکیل کا دلہن سے رجسٹر نکاح پر انگوٹھا لگوا لینا کافی ہے یا دلہن کے وکیل کے ذمہ لازم ہے کہ صراحۃ ایجاب وقبول کے الفاظ دلہن کو سنا کر کم از کم ایک جواب ناطق یا ساکت وغیرہ لینا اس ضروری ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

(۱) نماز فاسد ہو جائے گی قال فی العالمگیریة ص ۸۰ ج ۱ اما اذا غیر المعنی بان قرأ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم شر البریة ان الذین کفروا من اھل الکتاب الی قولہ خالدین فیھا اولئک ھم خیر البریة تفسد عند عامة علمائنا وھو الصحیح ھکذا فی الخلاصة ہاں اگر سواریہ پر وقف تام کر کے فاتحہ یا دیگر بعد میں پڑھے تب فاسد نہ ہوگی۔ عالمگیریہ ص ۸۰ ج ۱

(۲) اگر سرکار کی طرف سے قانوناً ایسا کرنے کی اجازت ہو تب درست ہے ورنہ نہیں کما ھو بین۔

(۳) جی ہاں کتے کے تر بال اور بھیگا ہوا کتا پاک ہے جبکہ ظاہری او نجاست نہ لگی ہو اور اس کے پسینہ آیا ہو کتے کا پسینہ لعاب اور سوریہ سب نجس ہیں۔ (ھکذا فی الفتاوی العالمگیریہ ص ۱۹ ج ۱)

(۴) جب کوئی شخص عورت کی طرف سے وکیل بالا نکاح بن جاتا ہے اس طور پر کہ قبل از نکاح وہ عورت سے اس طرح کہہ دے کہ میں تیرا نکاح فلاں بن فلاں کے ساتھ بعوض حق مہر کردوں اور لڑکی کہہ دے کہ ہاں یا اگر وکیل بننے والا اس کا ولی اقرب ہے تو خاموش ہو جائے وغیرہ اور یہ لڑکی کنواری باکرہ ہے۔ تب مجلس نکاح میں یہ وکیل لڑکی کی طرف سے ایجاب وقبول کرائے پس نکاح منعقد و نافذ ہے۔ اس کے بعد لڑکی کو ایجاب وقبول سنانا یا اسی وقت سنانا ضروری نہیں ہے اور نہ اس سے رجسٹر نکاح پر نفاذ و جواز نکاح کے لیے انگوٹھا لگوانا ضروری ہے بصرف وہی وکالت ہی کافی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۳ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

کیا حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح اسی زلیخا سے ہوا تھا جس نے انہیں گناہ کی دعوت دی تھی

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عزیز مصر کی بیوی جو زلیخا کے نام سے مشہور ہے اس کے متعلق بعض لوگ قصص جات میں دیکھے جاتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کے ساتھ اسی عورت کا نکاح جس نے یوسف علیہ السلام کو مکان میں بند کر کے فحش اور برائی کی طرف بلایا تھا نکاح کر لیا تھا اور اولاد بھی ہوئی۔ اس کے متعلق تحقیق محقق مفصلا مسئلہ یہ ہے کہ نکاح پیغمبر یوسف علیہ السلام کا اس فاحشہ عورت سے قطعاً نہیں ہوا اور نہ ہی قرآن و سنت اور صحیح تاریخ اقدس سے ثابت ہے اور جنہوں نے لکھا ہے یہ تحت بے خبری و عناد و تعصب کی بنا پر کیا ہے۔ بلکہ پیغمبر کی شان پر صریح گستاخی ہے۔ فاحشہ عورت کے فحش اور بے حیائی اور آزادی کو قرآن مجید نے سوء اور فحشاء کے لفظ سے ذکر کیا ہے۔ ایسی فحش بدچلن عورت کو پیغمبر خدا کے گھر میں اہل بیت کا موقع نہیں مل سکتا۔ یاد رہے کہ بعض جاہل شعراء نے لکھ دیا ہے پھر ایسا کر کے اس واقعہ کو لکھا جس سے کھلی تنقیص شان نبوی ہوتی ہے۔ اگر ذی عقل بنظر تحقیق آدمی سوچ لے تو پیغمبر کی شان کیا اور ایسی بدچلن کہاں۔ واللہ اعلم

جو آیت مرقوم میں ہے۔ فحش امرأۃ عزیز پر وہ آیت یہ ہے۔ کذلک لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين یعنی یوسف علیہ السلام سے برائی اور بے حیائی فحش کوئی جو زلیخا کی طرف سے صادر ہو چکی تھی ہم نے ہٹا دیا کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔ دوسری تحقیق محققین کی ہے بوقت ضرورت پیش کی جاتی ہے۔ دعا گو احمد سعید عفی عنہ

﴿ج﴾

یوسف علیہ السلام کا زلیخا کے ساتھ نکاح ہونا اہل سیر نے لکھا ہے۔ کوئی یہ مسئلہ قطعیات میں سے نہیں ہے۔ اس میں سکوت ہی بہتر ہے۔ خواہ مخواہ کسی عورت کے متعلق برا بھلا کہنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت نے ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا ہے۔ ورنہ عزیز مصر کی بیوی کا اعتراف گناہ نص قرآنی سے ثابت ہے۔ و کذلک مکنا لیوسف فی الارض الی و کانوا یتقون (سورۃ یوسف) والی آیت کے حاشیہ پر علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ بادشاہ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ نیز اسی زمانہ میں عزیز مصر کا انتقال ہوا تو اس کی عورت زلیخا نے آپ سے شادی کر لی۔ واللہ اعلم محدثین اس پر اعتماد نہیں کرتے۔

تفسیر حقانی ص ۲۹۲ ج ۳ پر ہے۔ زلیخا جو عزیز کی بیوی حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق تھی اس کا باقی قصہ قرآن نے بیان کیا نہ توراۃ موجودہ نے مگر اہل سیر نے لکھا ہے کہ اس سے شادی ہوئی اور دو بیٹے ایک بیٹی پیدا ہوئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

یہ درست ہے کہ قرآن کریم نے سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ السلام اور امرأۃ العزیز سے متعلق جتنی بات بھی بتائی ہے اتنی بات پر ایمان لانا فرض ہے۔ اس کے علاوہ دیگر امور جو مذکور ہیں ان کی تکذیب وتصدیق دونوں شرعاً لازم نہیں لیکن امرأۃ العزیز کے بارہ میں فاجر اور فاحشہ اور بدکار قسم کے الفاظ مخصوصاً ایسے بے حیاء چلن کے الفاظ سے یاد کرنا صحیح نہیں۔

قرآن کریم نے یوسف علیہ السلام سے اس کے قلبی تعلق محبت مروت اور برائی کے ارادہ اور اس کی نیت کا ذکر کیا ہے۔ نیز اس کے کپڑے پھاڑنے کا بھی ذکر ہے لیکن ان امور میں سے کوئی امر بھی گناہ کبیرہ نہیں ہے۔ یہ سب امور صغائر ہیں کبیرہ گناہ (زنا) سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے تقویٰ وطہارت وعصمت کی وجہ سے بچالیا اور صغائر گناہ تو حسنات سے معاف ہوتے ہیں۔ ان الحسنات یذھبن السیئات قرآن کریم کی صریح نص اس پر دلیل ہے۔ کیا امرأۃ العزیز نے صغائر کے ارتکاب کے بعد کوئی نیکی نہیں کی ہوگی جس سے اس کا یہ گناہ معاف ہو چکا ہو اور توبہ کی ہوگی۔ الحاصل زیادہ سے زیادہ یہ قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ امرأۃ العزیز سے صغائر گناہ صادر ہوئے ہیں۔ اس سے قطعاً لازم نہیں آتا کہ وہ پیغمبر کی بیوی نہیں بن سکتی۔ پیغمبر کی بیوی کے لیے معصوم ہونا شرط نہیں۔ البتہ پیغمبر خود معصوم ہوتے ہیں۔ اس لیے اگرچہ امرأۃ العزیز کے ساتھ سیدنا یوسف علیہ السلام کے نکاح پر اعتقاد رکھنا لازم نہیں لیکن امرأۃ العزیز کو مذکورہ الفاظ سے یاد کرنا بھی درست نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ نکاح ہو چکا ہو۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

استطاعت شادی نہ ہونے کی صورت میں شہوت ختم کرنے والی دوا استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فقہ امام اعظم رحمہ اللہ سے کہ بندہ کا حیثیت مالی لحاظ سے نہایت مفلس ہے۔ الحمد للہ دینی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے بچھو دے رکھی ہے۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی اس وقت پاکستان میں دیوبندی جماعت کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے سند حاصل کر کے حسب توفیق خدمت دین میں مشغول ہوں اندر یا کامی سے بچانے دو وجہ کی بناء پر بندہ کے نکاح میں رکاوٹ ہو رہی ہے۔ مولوی ہونے کی بناء پر اور دوسرا دنیاوی سرمایہ کی قلت۔ بہت کوشش کی مگر نتیجہ

منکوحہ غیر کو اغوا کر کے پاس رکھنے والے کے متعلق حضرت لاہوری کا ارشاد

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک عورت اغوا کر لی ہے۔ منکوحہ عورت کا خاوند بھی موجود ہے۔ حضرت لاہوری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ اغوا کنندہ کے ساتھ کھانا سلام کلام کرنا برتاؤ کرنا ناجائز ہے۔ اب شرعاً ایسے شخص کے ساتھ تعلقات رکھنے جائز ہیں یا نہ جواب شرعی سے ممنون کریں۔

نیز اب بھی اس شخص کے اس عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں۔ منکوحہ عورت اس وقت اس کے پاس موجود ہے۔

﴿ج﴾

حدیث شریف میں وارد ہے من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان او کما قال یعنی جو شخص بھی تم میں سے کوئی حرام کام ہوتا ہوا دیکھے تو اس کو ہاتھ قوت سے روکے اگر ہاتھ سے روکنے کی اس میں استطاعت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اگر زبان سے روکنے کی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ بہت کمزور ایمان کا درجہ ہے۔ دل سے برا جاننے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے اثرات ظاہری تعلقات پر پڑے۔ لہٰذا جو شخص کسی منکوحہ غیر عورت کو بطور داشتہ کے رکھتا ہے وہ حرام کا مرتکب ہو رہا ہے۔ تمام مسلمانوں کو ضروری ہے کہ اسے سمجھائیں اور اس فعل بد سے روکیں اور توبہ پر آمادہ کریں۔ اگر پھر بھی یہ شخص اپنی حرام کاری سے باز نہ آئے تو اس سے تمام معروف تعلقات مثلاً شادی وغیرہ منقطع کر لیں اور حضرت مولانا لاہوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا جو ارشاد سوال میں مذکور ہے وہ درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ محرم ۱۳۸۹ھ

غیر ثقہ عالم کا رویت ہلال کے متعلق فتویٰ دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق کہ عالم ثقہ کی تعریف کیا ہے اور ان کے سوا اگر کوئی اور غیر ثقہ عالم رویت ہلال وغیرہ مسائل میں فتویٰ دیں تو کیا قابل قبول ہوگا یا نہیں۔ اگر عالم ثقہ ان کا فتویٰ رویت ہلال کے بارے میں رد کرنا چاہے شک کی بنا پر تو کیا اس کو رد کرنے کا حق ہے یا نہیں اور عالم ثقہ کیا قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں۔

السائل محمد اکبر خان

﴿ج﴾

عالم ثقہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ جن مسائل میں فتویٰ دیتا ہے ان میں ماہر ہو۔ علاقہ کے علماء کرام کا اس کے علم و تقویٰ پر اعتماد ہو اور وہاں کے لوگوں کا مسائل کے اندر مرجع ہو۔ یعنی علماء و عوام الناس دونوں کی نظروں میں ماہر عالم اور معتمد علیہ ہو۔ لہٰذا ان صفات کا حامل شخص اگر کسی ایسے گاؤں وغیرہ میں جہاں عالم شرعی نہیں ہے رویت ہلال کے متعلق شہادت لے کر حکم صادر فرمائے تو اس کا حکم وہاں کے باشندوں پر رویت ہلال کے متعلق عائد ہوگا ورنہ نہیں۔ باقی مفتی اور ثقہ عالم کے دیگر اوصاف مفصلاً عالمگیری ص ۳۰۸، ۳۰۹ ج ۳ میں موجود ہیں وہاں دیکھ لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۵ محرم ۱۳۸۵ھ

عورتوں کا ختنہ کرانا ٹھیک ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آیا عورتوں کا ختنہ کرانا ٹھیک ہے یا نہیں۔ اگر ٹھیک ہے تو کسی صحابی یا بزرگ کا قول یا کسی معتبر کتاب کا حوالہ دیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ درمختار کس نے لکھی۔
سائل فضل الحق خلف الرحمن مدرس مڈل سکول [illegible] تحصیل [illegible]

﴿ج﴾

عورتوں کا ختنہ کرانا ٹھیک ہے۔ مسلم شریف میں ہے۔ خمس من الفطرة الختان والاستحداد الخ۔ علامہ نووی شارح مسلم ص ۱۲۸ ج ۱ پر فرماتے ہیں۔ اما تفصیلها فالختان واجب عند الشافعي وكثير من العلماء وسنة عند مالك واكثر العلماء وهو عند الشافعي واجب على الرجال والنساء جميعا الخ اس طرح عمدۃ القاری ص ۱۹۵ ج ۱ میں ہے۔ وفي الفتاوى العالمگيرية ص ۳۵۱ ج ۵ اختلفت الروايات في ختان النساء وذكر في بعضها انه سنة هكذا حكي عن بعض المشائخ وذكر شمس الائمة الحلواني في ادب القاضي للخصاف ان ختان النساء مكرمة كذا في المحيط۔

کتاب الدر المختار شرح تنویر الابصار علامہ محمد علاء الدین بن علی الحصکفی کی تصنیف ہے۔ بڑے پایہ کے عالم مفتی اور مصنف ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۹ شوال ۱۳۸۳ھ

ڈھول بجانا شرعاً جائز ہے یا حرام

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اگر ڈھول بجایا جائے تو اس میں کوئی فتویٰ ہے۔ یہ مسئلہ اس لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے کہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ ڈھول بجانا کوئی حرام نہیں ہے اور کئی لوگ کہتے ہیں کہ بالکل حرام ہے۔ آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ ڈھول بجانا کیسا ہے۔ صرف ڈھول کی بات ہے گانے بجے اور ناچنا وغیرہ نہ ہو۔ صرف ڈھول بجایا جائے تو اس میں شریعت کا کیا فتویٰ ہے اور وہ حدیث بھی زیر نظر رکھتے ہوئے فتویٰ دیں جو کہ ایک مائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دف بجاتی تھی۔ جواب سے جلدی مطلع فرمائیں۔

تحسین عطار ضلع میانوالی معرفت امام بخش

﴿ج﴾

محض ڈھول بجانا بھی ناجائز اور حرام ہے مگر بعض حالات میں اطلاع وغیرہ کرنے کے لیے اس کی اجازت ہے۔ مثلاً رمضان میں افطار کے وقت یا سحری کے وقت کا اعلان اور روزہ یا عید کے چاند کے نظر آنے کی اطلاع، نکاح کا اعلان وغیرہ اس قسم کے امور ہے اس کی اجازت ہے کہ صرف اعلان تک ہی اس کا بجانا محدود رہے۔ فسق وفجور، رقص تماشے اور گانے کے لیے اور ناچ وغیرہ کے لیے قطعاً جائز نہیں۔ قال فی الشامیۃ ص ۳۹۵ ج ۲

واستماع ضرب الدف والمزمار وغیر ذلک حرام وان سمع بغتۃ یکون معذوراً ویجب ان یجتہد ان لا یسمع قہستانی وفی الفتاوی الہندیۃ ص ۳۵۲ ج ۵ وسئل ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ عن الدف اتکرہہ فی غیر العرس بان تضرب المرأۃ فی غیر فسق للصبی قال لا اکرہہ واما الذی یجیء منہ اللعب الفاحش للغناء فانی اکرہہ کذا فی محیط السرخسی۔ استماع صوت الملاہی کالضرب بالقضیب ونحوہ حرام لقولہ علیہ السلام استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا کفر ای بالنعمۃ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳۰ شوال ۱۳۸۷ھ

محض شک کی وجہ سے کسی کو منصب سے معزول کرنا یا اس کی طرف گناہ کی نسبت کرنا جائز نہیں ہے بنک کو زمین کرایہ پر دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک شخص زنا کرتا ہے یا لوگوں کو اس پر شک ہے اور یہ شخص خادم مسجد بلا اجرت ہے۔ تو کیا اس کو خادمیت مسجد سے الگ کر دیا جائے۔ بصورت شک کیا وہ شخص مجرم ہے اور بغیر ثبوت شرعی کے اس کی تشہیر کرنے والوں کا کیا حکم ہے۔

مخالفین اس شخص کو مسجد محلہ میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ کیا ان کے لیے دوسری جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج ہے۔ جبکہ مسجد محلہ کا زیادہ حق ہے۔

(۲) ایک شخص اپنی زمین کرایہ پر دیتا ہے۔ بنک بنانے کے لیے کیا اس کے لیے یہ رقم حلال ہے یا حرام کیونکہ اس میں سودی کاروبار کے لیے معاونت ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

جبکہ شخص مذکور واقعہ مذکورہ (زنا) سے انکار کرتے ہیں تو محض شک وشبہ کی بنا پر شخص مذکور کو مجرم بفعل مذکور نہیں کر سکتے اور ان کو خدمت مسجد سے منع نہیں کر سکتے اور نہ اس کی تشہیر کر سکتے ہیں۔ قال الله تعالىٰ يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم (سورہ حجرات)

(۲) یہ رقم حلال ہے ولا بأس ببيع العصير ممن يعلم انه يتخذه خمرا ومن اجر بيتا ليتخذ فيه بيت نار او كنيسة او بيعة او يباع فيه الخمر بالسواد فلا بأس به ہدایہ ص ۴۷۲ ج ۴۔ فقط والله تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منکر کو قربانی میں شریک کرنا، اگر کسی عورت کے پاس ایک ہزار مالیت کے زیورات ہوں لیکن نقدی نہ ہو تو اس پر قربانی واجب ہوگی یا نہیں، ڈاک خانہ اور بنک کے سود کا کیا حکم ہے، امام کی عدم موجودگی میں اچھا پڑھنے والے طالب علم اور غلط پڑھنے والے معمر شخص سے امامت کے لیے کون زیادہ مناسب ہے، اگر بہو پردہ نہ کرتی ہو تو سسر کو بیٹے اور بہو سے بائیکاٹ ٹھیک ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین متعدد دینی مسائل میں کہ

(۱) ایک آدمی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین نہیں مانتا بلکہ وہ کہتا ہے چونکہ سبائی گروہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اکثر جلیل القدر صحابہ نے بیعت نہیں کی۔ بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی معیت میں جنگ کی اس لیے وہ امیر المومنین نہیں ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے یا غلط اس پر چند دلائل بطور وضاحت مسئلہ بیان فرمادیں۔

(۲) اگر وہ آدمی کسی (دیوبندی اہل سنت والجماعت یا بریلوی) کے ساتھ مل کر قربانی میں گائے کے اندر شریک ہو جائے تو قربانی باقیوں کی صحیح ہو جائے گی یا نہیں۔

(۳) ایک عورت جو کہ زیورات طلائی کی بقدر نصاب سے کم کی مالک ہے لیکن نقد اتنے پیسے نہیں رکھتی کہ قربانی خرید سکے اور اس کا خاوند اس کو قربانی لے کر نہیں دیتا۔ کیا اس پر قربانی واجب ہے یا نہیں۔

(۴) جو پیسے بنک یا ڈاک خانہ میں رکھے جاتے ہیں اور وہ اس پر سود دیتے ہیں اگر آدمی ان کو لے کر مسجد کے ساتھ غسل خانہ بنوا دے تو جائز ہے یا کہ نہیں یا وہ کسی بہت تنگ دست مستحق کو دے دیے جائیں تو جائز ہے یا کہ نہیں۔

(۵) ایک مسجد کے امام کی غیر موجودگی میں اگر ایک حافظ قرآن نو عمر طالب علم شادی شدہ اور معمولی مسائل نماز کی واقفیت رکھنے والا موجود ہے اور ایک اس کا چچا بھی موجود ہے۔ جو کہ قرآن پاک بھی صحیح نہیں پڑھتا۔ الحمد کو الحمد اور ایاک کی کاف کو بڑھا کر ایاکا اور نعبد کو بھی لمبا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ قانون قرات سے تو بالکل بے بہرہ ہے لیکن وہ صوفی منش آدمی ہے ذکر کرتا ہے۔ بارادن قرآن پڑھتا ہے۔ لوگوں کو تعویذ دیتا اور دم کرتا ہے۔ سن رسیدہ ہے۔ کیا ان دونوں میں سے امامت کی جگہ کس کو دی جائے۔ تاکہ وہ نماز پڑھا دے۔

(۶) ایک آدمی نے گھر میں شرعی پردہ شروع کرایا تو چند رشتہ دار عورتوں نے مل کر اس کی گھر والی کا پردہ ختم کرایا اور پھر اس طرح وہ بغیر شرعی پردہ کے چچا کے لڑکے یا ماموں کے لڑکے وغیرہ سے بے پردہ ہو گئی ہے۔ اب اس آدمی کا والد چاہتا ہے کہ میں اپنے بیٹے اور بہو سے بالکل بائیکاٹ کر کے ان کو علیحدہ کر دوں کیا یہ جائز ہے۔ بینوا توجروا

عبدالمجید عبدالحمید ساکنان نمبر ۷ فرا ملتان

﴿ج﴾

(۱) یہ شخص اہل سنت والجماعت کے مسلمہ عقیدہ کا مخالف ہے۔

(۲) باقیوں کی قربانی صحیح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس شخص کو قربانی میں شریک نہ کیا جائے۔

(۳) اس عورت پر قربانی واجب ہے چاہے کچھ زیورات بیچ کر اس کو قربانی خریدنا پڑے۔

(۴) بینک یا ڈاک خانہ سے سود لینا جائز نہیں۔ اگر لیا ہے تو کسی مستحق کو دے دے لیکن اس میں نیت ثواب نہ کرے۔

(۵) جو شخص مسائل نماز سے واقف اور قرآن صحیح پڑھتا ہے وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے وہی امامت کرے۔

(۶) بالکل بائیکاٹ تو درست نہیں البتہ اس کے گناہ کی وجہ سے اگر ان کے ساتھ رشتہ داروں جیسے سلوک نہ کرے تو یہ جائز ہے جیسا کہ ہر مسلمان نماز وتر میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ عہد کرتا ہے۔ **ونخلع ونترک من یفجرک** کہ ہم علیحدہ رہتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۳ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ

نابالغہ یا بالغہ باکرہ لڑکی کا مہر باپ وصول کر سکتا ہے، مرد کو سونے کا دانت لگوانا نکاح کے وقت عورت سے پوچھنا ضروری ہے یا اس کے والد سے پوچھنا کافی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) کیا لڑکی کا مہر جو اس کا باپ نکاح سے پہلے لڑکے کے باپ سے دو یا ڈھائی ہزار روپیہ وصول کر لیتا ہے۔ یہی مہر نکاح خواں مہر باندھ سکتا ہے یا کہ لڑکا اس کے علاوہ دا دے۔

(۲) کیا مرد کو ایک سونے کا دانت لگوانا جائز ہے یا نہ۔

(۳) کیا نکاح کرتے وقت نکاح والی عورت کو نکاح خواں ضرور پوچھے یا کہ اس کے باپ کی اجازت سے نکاح باندھ دے۔ جبکہ نکاح والی عورت کو زیور وغیرہ بھی پہنائے ہوئے ہوں۔

مستفتی صوفی نور محمد امام مسجد ہسپتال بہاولپور

﴿ج﴾

(۱) لڑکی اگر نابالغہ ہو یا بالغہ ہو مگر باکرہ ہو تو اس لڑکی کا مہر اس کا باپ وصول کر سکتا ہے۔ لہٰذا مہر کی رقم لڑکی کے باپ کو پیشگی دی جائے تو نکاح خواں اسی رقم کو مہر باندھ سکتا ہے اور لڑکے کے ذمہ اس کے علاوہ دینا ضروری نہیں ہے۔ کما فی البحر الرائق ص ۱۱۰ ج ۳ **وانما یملک الاب قبض الصداق برضاها دلالة فیبرأ الزوج بالدفع الیہ ولہذا لا یملک مع نہیہا والجد کالاب کما فی الخانیۃ الخ**

(۲) چاندی کا دانت لگوانا تو بالاتفاق جائز ہے اور سونے کے دانت لگوانے میں اختلاف ہے۔ امام اعظم

رحمہ اللہ تعالیٰ اس کو ناجائز کہتے ہیں اور صاحبین رحمہما اللہ اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ
سونے کا دانت نہ لگوایا جائے۔ کما فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۳۶۱ ج ۶ (ولا
یشد سنہ) المتحرک (بذھب بل بفضۃ) وجوزھما محمد (ویتخذ انفا منہ) لان الفضۃ تنتنہ۔

اور امداد الفتاویٰ ص ۱۳۸ ج ۴ پر ہے اختلاف ہے اس لیے گنجائش ہے مگر اولیٰ احتیاط ہے۔ کذا فی الدر المختار۔

(۳) اگر لڑکی نابالغہ ہو تب تو لڑکی سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر لڑکی بالغہ ہے تب اس کی رضامندی سے نکاح ہوگا۔ خواہ نکاح سے قبل اس سے پوچھا جائے اور وہ کسی کو اختیار دے دے اور وہ شخص اس کی طرف سے ایجاب و قبول کر لے یا نکاح کے بعد اس سے پوچھا جائے اور نکاح اس کا باپ پڑھا دے اور اس کو پھر علم ہو جانے کے بعد وہ اس نکاح کو منظور کر لے یا خاموشی اختیار کرے تو ان صورتوں میں نکاح ہو جاتا ہے۔ بہر حال اس میں تفصیل ہے۔ جس صورت میں شک گزرے تو مقامی کسی معتمد عالم دین سے دریافت کر لیا کریں یا پھر صورت لکھ کر ہمارے پاس دار الافتاء میں بھیج دیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۸ شوال ۱۳۸۷ھ

کسی نمازی اور شریف شخص کا عورتوں کو اغوا کروا کر ان پر زیادتی کروانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص (زید) جو کہ ایک عبادت گزار متقی اور پرہیزگار ہے اس کی لڑکی جو کہ عاقلہ اور بالغہ ہے نے اپنی آزاد مرضی سے اپنے والدین کی عدم رضامندی کی بنا پر اپنے پسند کے ایک مرد (بکر) سے اپنے چند دیگر ہمراہیوں کے ذریعے بکر کی پہلی بیوی، اس کی ضعیف والدہ اور اس کی نابالغہ معصوم بچی کو زبردستی جبر و تشدد کے ذریعے اغوا کر لیا اور انہیں اپنے آدمیوں کی زیر نگرانی حراست میں رکھا۔ دوران حراست مغویان جو کہ محض عورتیں تھیں اور بے بس و مجبور تھیں ان کے ساتھ زید کے چند آدمیوں نے زنا کیا۔ کچھ عرصہ بعد چند شرفاء کی ذاتی کوشش اور مداخلت سے مغویان کو واپس کرایا گیا۔ اس انتقامی کارروائی کے باوجود بھی زید اپنے داماد اور اپنی لڑکی سے لاتعلق ہے اور لڑکی کی والدہ کو بھی اپنی لڑکی سے نہیں ملنے دیا۔ چنانچہ شرعی نقطہ نگاہ سے دریافت طلب امور یہ ہیں۔

(۱) کیا دین و شریعت کی رو سے زید کا جو کہ متقی و عبادت گزار ہے یہ فعل کہ اس نے انتقاماً بکر کی عورتوں کو اغوا کرنا یا درست ہے۔

(۲) زید نے غیر محرم مردوں کے ذریعہ مستورات کو جبراً اغوا کرایا جنہوں نے خود اور زید نے بھی ان کی بے پردگی کی ان پر تشدد کیا اور انہیں باندھ کر گھسیٹ کر کاروں میں ڈال دیا۔ دین و شریعت کی رو سے زید اور اس کے ہمراہیوں کا یہ فعل درست ہے۔

(۳) زید کی زیر حراست و زیر نگرانی زید کے آدمیوں نے مجبور و بے کس عورتوں کی عصمت دری کی۔ کیا دین و شریعت کی رو سے زید اس گناہ کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہے۔

(۴) کیا اس قدر انتقامی کارروائی کے باوجود زید کا اپنی لڑکی اور اپنے داماد سے لاتعلق رہنا اپنی لڑکی کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنا اور لڑکی کی والدہ کو اپنی لڑکی سے ملنے نہ دینا کیا زید کا یہ سب طرز عمل دین و شریعت کی رو سے درست ہے۔

اگر دین و شریعت کی رو سے مندرجہ بالا واقعات و حقائق کی روشنی میں زید گناہ کا مرتکب ہوا ہے تو اس کے کفارہ کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

طفیل احمد عباسی ضلع رحیم یار خان

﴿ج﴾

زید جو ان کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا ہے اس کو متقی اور پرہیزگار کہنا جہالت ہے ان کبائر کا مرتکب متقی اور پرہیزگار نہیں کہلاتا بلکہ فاسق اور عاصی کہلایا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ بالغہ عاقلہ عورت اپنے نکاح میں خود مختار ہے۔

پس صورت مسئولہ میں جس عورت نے اپنی مرضی سے کسی شخص سے نکاح کیا ہے جائز ہے۔ بشرطیکہ یہ نکاح کفو میں ہوا ہو اور لڑکی کے والد کو فسخ نکاح وغیرہ کا اختیار باقی نہیں۔ پس زید کا انتقامی کارروائی کرکے داماد کی بیوی اور والدہ اور معصوم بچی کو اغوا کرانا ناجائز اور حرام کا ارتکاب ہے اور اس معاملہ میں زید کے ساتھ امداد کرنا صریح حکم خداوندی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کی خلاف ورزی ہے۔ اور جو ان کے ساتھ تعاون کرتا ہے غضب الٰہی اور قہر خداوندی کو دعوت دیتا ہے۔ العیاذ باللہ

لہٰذا زید اور ان کے ساتھ اس سلسلہ میں اعانت کرنے والے تمام افراد پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں زار و قطار رو کر توبہ تائب ہو جائیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور ہمیشہ کے لیے استغفار کرتے رہیں اور جن لوگوں پر انہوں نے ظلم کیا ہے ان سے معافی کرا لیں۔ داماد وغیرہ رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔ لڑکی اور اس کی والدہ کے درمیان تعلقات ختم نہ کریں اور صلہ رحمی کرتے ہوئے ایک دوسرے سے ملنے دیں۔ لڑکی اور داماد بھی اس مسئلہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اس بیان میں آپ کے تمام سوالات کا جواب آ گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۷ محرم ۱۳۹۰ھ

اگر عورت کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ ہو تو کیا بکری کے بچے کو پلا سکتی ہے زانی مرد و عورت کی اولاد کا آپس میں نکاح کرنا یہ کیسے ممکن ہے کہ وطی فی الدبر سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہو

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) عورت کے تھنوں میں دودھ زیادہ ہو تو کیا بکری کے بچے کو پلا سکتی ہے۔ نیز بکری کے بچے نے اگر پی لیا تو گوشت پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(۲) زانی مرد اور زانیہ عورت کا آپس میں خود تو نکاح جائز ہے کیا ان کی اولاد کا آپس میں جائز ہے۔

(۳) حرمت مصاہرت کے بارے میں فتاویٰ قاضی خان نے اندر ایک طرف تو محض مس المرأة بالشہوة سے حرمت مصاہرة یا محض نظر کرنے سے اس کے فرج کو بھی حرمت مصاہرت ثابت کر لی ہے اور اسی باب (محرمات) میں لکھتے ہیں۔ وکذالک لو لاط امرأة لا یحرم علیه امها وابنتها کیا یہ عبارت غلط ہے یا اس میں کوئی فرق ہے۔ بینوا توجروا

سمیع اللہ قریشی

﴿ج﴾

(۱) عورت کا دودھ بکری کے بچے کو پلانا درست نہیں لیکن اگر پلا لیا تو گوشت میں حرمت نہیں آتی۔

(۲) زانی اور مزنیہ کے اصول و فروع کا آپس میں نکاح جائز ہے۔ ویحل لاصول الزاني وفروعه اصول المزني بها وفروعها (شامی ص ۳۴ ج ۳)

(۳) فتاویٰ قاضی خان کی یہ عبارت بالکل صحیح اور درست ہے اور اس پر نوٹ ہے کہ وطی المرأة فی الدبر کی صورت میں حرمت مصاہرة ثابت نہیں ہوتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حرمت کی علت اصلی وطی جو سبب للولد بنے وہ ہے اور مس بالشہوة بھی چونکہ مفضی الی الوطی ہے اس لیے وہ بھی اس کے قائم مقام ہے اور وطی فی الدبر علت اور سبب ولد نہیں اور وطی فی الدبر کی صورت میں مس بالشہوة بھی مفضی الی وطی مخصوص (فی مقام الحرث) نہ ہوا تو مس بھی حرمت کا سبب نہیں بنا۔ قال فی البحر ولو وطئ المرأة فی الدبر فانه لا یوجب حرمة المصاهرة وهو الاصح لانه لیس بمحل الحرث فلا یفضی الی الولد کما فی الذخیرة وسواء کان بصبی او امرأة کما فی غایة البیان وعلیه الفتویٰ کما فی الواقعات ولانه لو وطئها فی فخذها لا تحرم علیه امها لعدم تیقن کونه فی الفرج الا اذا حبلت وعلم کونه منه واورد علیهما ان الوطی فی المسئلتین حقه ان یکون سببا للحرمة کالمس بشهوة سبب لها

بل الموجود فيهما اقوى منه. واجيب بان العلة هي الوطء السبب للولد وثبوت الحرمة بالمس ليس الا لكونه سببا لهذا الوطء ولم يتحقق في الصورتين فتح (البحر الرائق ص ۹۹ ج ۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۵ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ

میلاد کی مجلس میں یہ کہنا کہ "حضور جلوہ گر ہوئے" اور تعظیم کے لیے کھڑا ہونا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ سیرت النبی ﷺ کی محفل شریف مروجہ میں کچھ بیان کے بعد تمام کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ با آواز بلند و قیام کرنے سے قبل تقریر کے دوران یہ بھی کہتے ہیں کہ جلوہ گر ہو یا سید المرسلین جلوہ گر ہو امام المرسلین

ان الفاظ میں اگر حاضر و ناظر کا امکان ہے مگر کہنے والے کہتے ہیں کہ ہم ان الفاظ سے حاضر ہونا مقصود نہیں لیتے اور ان الفاظ کے بعد بیٹھنے والے سامعین کو ان الفاظ سے قیام کی طرف اشارہ و حکم کرتے ہیں کہ اٹھو تعظیم احمد کے لیے پھر سب کھڑے ہو جاتے ہیں اور درود بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ ان الفاظ کے کہنے کے بعد بھی وہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ہونا نہیں بلکہ میلاد محفل کے قائل نہیں تو اس قسم کی سیرت شریف میں ہمارے اکابرین اور علماء سلف کی کیا رائے ہے اور کتاب و سنت کی روشنی میں اس کا کیا حکم ہے۔

بحث و مباحثہ کے بعد مذکورہ کہ لوگ وغیرہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہیں سمجھتے مگر اس قسم کے قیام اور ہمارے درود میں خشوع و خضوع ہوتا ہے۔ اس لیے صرف ہماری خوشی کے لیے اس کو قائم رکھنا چاہیے۔ ہمارے اعتقاد میں درود میں کوئی کیفیت نہیں جس طرح چاہے پڑھ سکتے ہیں۔ کتاب و سنت کی روشنی میں بیان فرما کر جلدی جواب عنایت فرمائیں۔

﴿ج﴾

ذکر ولادت با سعادت کے وقت قیام کرنا بدعت اور ناروا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد۔ وکما قال یعنی جو شخص دین میں کوئی نئی بات نکالے وہ مردود ہے۔ قیام میلاد مروجہ کا ثبوت چونکہ قرون مشہود لہا بالخیر میں نہیں ملتا ہے لہٰذا اس کو اچھا سمجھ کر کرنا دین میں زیادتی اور بدعت ہے۔ وقال النبي صلى الله عليه وسلم كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وفي رواية وكل ضلالة في النار۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۲ پر ایک فتویٰ ہے جس پر ہندوستان کے اکابر علماء کے

دستخط ہیں۔ وہ ملاحظہ ہو "مجلس مروجہ مولود کہ جس کو سائل نے لکھا ہے بدعت و مکروہ ہے۔ اگرچہ نفس ذکر ولادت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندوب ہے مگر بسبب انضمام ان قیود کے یہ مجلس ممنوع ہو گئی کہ قاعدہ فقہ کا ہے کہ مرکب حلال و حرام سے حرام ہو جاتا ہے۔ پس اس ہیئت مجموعہ مجلس مولود میں بکثرت وزائد از ضرورت چراغ جلانا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے کہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ناطق بحکم قرآن شریف کا ہے۔ علیٰ ہذا امردان خوش الحان کا نظم اشعار پڑھنا موجب ہیجان فتنہ کا ہے اور کراہیت سے خالی نہیں اور قیام بالخصوص اسی ذکر ولادت کی محفل میں ہونا بدعت ہے۔ پس حضور ایسی محفل کا سبب ان امور بدعت و مکروہ تحریمہ کے مکروہ تحریمہ اور بدعت ہوگا۔ الخ۔

ہاں کسی کیفیت یا خضوع و خشوع پیدا کرنے کی خاطر کسی بدعت و ناروا کام کو جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جس سے دین میں زیادتی کا شبہ پیدا ہوتا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ شوال ۱۳۸۷ھ

کیا منکوحہ غیر کو پاس بسانے والے سے اچھا تعلق رکھنے والے کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے جو عورت بچوں سمیت میکے بیٹھی ہوئی ہے اس کے نان و نفقہ کا کیا حکم ہے، جس شخص نے اغوا کردہ عورت کی واپسی کے ساتھ اپنی بیوی کو طلاق معلق کر کے پھر واپس لی ہو اب کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ایک آدمی جس کا نام محمد حیات ولد اصغر خان ہے ارکان خمسہ یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کلمہ طیبہ کو نہیں کرتا اور حرام کا مرتکب یہاں تک ہے کہ تین سال سے ایک عورت نکاح والی مسماۃ امیراں بی بی کو گھر میں بسا رہا ہے، اور دو بچے بھی ہو گئے ہیں اور عقائد میں بھی مشرک ہے۔ ایسے آدمی کی کسی حال میں امداد یا کوئی تعلق رکھنا از روئے شریعت کیسا ہے اور جو آدمی ایسے آدمی کے ساتھ تعلق یا امداد کرے اس کے لیے شریعت میں کیا حکم ہے۔ ایسے آدمی کا حق شرعی والا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں اور اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا ہے۔

(۲) جنت بی بی دختر اکبر خان تین سال سے اکبر خان یعنی باپ کے گھر میں ہے بمعہ دو لڑکیاں، جنت بی بی نان و نفقہ اور منکوحہ محمد حیات خان ولد اصغر خان کے نکاح میں ہے اس سے یعنی حیات خان سے وصول کر سکتی ہے یا نہیں اور محمد حیات خان ولد اصغر خان کافی مالدار ہے اور جنت بی بی اور دو لڑکیاں کا کم از کم سو روپیہ ماہوار خرچہ

ہے۔ باپ کے گھر تھی اور محمد حیات خان کے گھر بھی تو سو روپیہ سے بھی زائد تھا۔ شریعت محمدیہ میں جنت بی بی کے خرچے کے لیے کیا حکم ہے۔

(۳) زید کی ایک عورت ہے اس کے بعد ایک دوسری عورت اغوا کرتا ہے جس کا ثبوت بھی موجود ہے اور اغوا شدہ عورت کو کہتا ہے کہ اگر میں تجھ کو واپس کر دوں تو مجھ پر اپنی عورت طلاق ہے۔ بعد اس کو واپس کر دیا۔ اور وہ عورت اغوا شدہ اپنے خاوند کے پاس رہتی اور پھر اغوا کر کے لایا پھر واپس کر دی پھر اغوا کر کے دوبارہ لے آیا۔ اب اس کی طلاق دینے کے تین چار گواہ موجود ہیں۔ کیا اس کی پہلی بیوی کا نکاح شرعاً موجود رہتا ہے۔ بینوا توجروا

﴿الجواب﴾

(۱) اسلام کے ارکان خمسہ کے تارک کے ساتھ میل جول اور تعلقات سے اجتناب ضروری ہے۔ خصوصاً اگر اس کے عقائد شرکیہ ہوں تو اس کے ساتھ ترک موالات ضروری ہیں ان کے ساتھ تعلق رکھنے سے برے اثرات کا اندیشہ ہے لیکن ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے کا نکاح ختم نہیں ہوتا لیکن بہرحال ان کے تعلقات سے اجتناب ضروری ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بنی اسرائیل معاصی میں واقع ہوئے عالموں نے منع کیا وہ باز نہ آئے۔ وہ ان کے پاس بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے۔ پس ان کے دلوں کا اثر ان پر ڈالا گیا پس لعنت کی ان پر زبان داؤد اور عیسیٰ بن مریم سے یہ اس سبب سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اٹھ بیٹھے فرمایا کبھی تم کو نجات نہ ہوگی جب تک اہل معاصی کو مجبور نہ کرو گے۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد بحوالہ امداد الفتاوی)

(۲) بلا رضا خاوند والدین کے گھر پر رہ کر شوہر سے نان ونفقہ نہیں لے سکتی جب تک کہ خاوند کے گھر نہ آئے۔ وان نشزت فلا نفقة لها حتى تعود الى منزله (ہدایہ ص ۴۰۸ ج ۲)

اور اگر شوہر کی طرف سے ظلم کی وجہ سے والدین کے گھر بیٹھی ہے تو اس صورت میں شوہر کے ذمہ نان ونفقہ واجب ہوگا۔ لان المعتبر فی سقوط نفقتها فوات الاحتباس لا من جهة الزوج (رد المحتار ص ۵۷۸ ج ۳)

(۳) یہ طلاق اغوا کردہ عورت کے واپسی سے معلق تھی۔ جب اس نے پہلی عورت کو واپس کر دیا تو اس کی بیوی پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی جس میں عدت کے اندر قولاً یا فعلاً رجوع کر سکتا ہے۔ عدت کے بعد نکاح جدید بتراضی طرفین بغیر حلالہ جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۹ھ

﴿ج﴾

(۱) دونوں بھائیوں نے جب مل کر یہ مشورہ کیا کہ ہم دونوں ورثاء سے حصہ معاف کرا لیں جو بڑے ہیں چنانچہ ایک بھائی جب گیا تو یہ بھی اپنی طرف سے اصیل اور دوسرے بھائی کی طرف سے وکیل ہے اور ورثاء نے اسے جب کہا کہ جو تیرے حصہ میں آ گئے وہ ہم آپ کو معاف کرتے ہیں اور انہوں نے معاف کر دیا تو یہ معافی دونوں بھائیوں کے لیے ہوگی اور دونوں اس مال میں برابر کے شریک ہوں گے۔ بڑے بھائی کا اب یہ کہنا کہ یہ سب کچھ میں نے اپنے لیے کیا تھا صحیح نہیں۔

(۲) صورت مسئولہ میں زینب ولید کی رضاعی ماں، زید رضاعی باپ، عمر رضاعی بھائی اور فاطمہ رضاعی بہن بن گئی اور ولید کے ساتھ فاطمہ کا نکاح حرام ہو گیا۔ ویحرم من الرضاع ما یحرم من النسب اور خالد کا ناک کے ذریعہ دودھ دینے کی صورت میں اگر دودھ حلق تک پہنچا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی نکاح حرام ہے۔

(۳) ذبح فوق العقدہ کی حالت میں بھی عروق ثلاثہ منقطع ہو جائیں ذبیحہ حلال ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۵ رجب ۱۳۹۰ھ

شادی کے موقع پر ڈھول نقارہ وغیرہ بجانا اور لڑکی والوں کو جبراً گانے وغیرہ سنوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ گانا بجانا شادی وغیرہ کے موقع پر ڈھول نقارہ مزامیر جو آج کل مزامیر استعمال کیے جاتے ہیں بعض مقامات پر قوالی وغیرہ کا ناچ کرایا جاتا ہے شرعی حیثیت سے اس کا کیا حکم ہے۔
اگر کوئی شخص کسی کو مجبور کرے کہ شادی کے موقع پر لڑکے والے لڑکی والوں کو گیت ڈھول نقارہ اور ساز وغیرہ آپ کو سنوائیں گے۔ لڑکی والے اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں لڑکے والے مصر ہیں۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے۔

عبداللہ ملتان

﴿ج﴾

یہ سب امور شرعاً ناجائز اور حرام ہیں۔ قرآن و حدیث اور کتب فقہ میں ان کی حرمت کے دلائل اس کثرت سے ہیں کہ ان کا احصاء مشکل ہے۔ تفسیر روح المعانی میں آیت ومن یشتری لہو الحدیث کے تحت بہت کثرت سے حرمت کی روایات منقول ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لیکونن من امتی قوم یستحلون الحریر والخمر والمعازف۔

جامع ترمذی میں ہے۔ یکون فی امتی خسف ومسخ اذا ظہرت القینات والمعازف وفی

البحار عنایۃ وان کان السماع غنا فھو حرام باجماع العلماء لان التغنی واستماع کلھا

حوالہ۔ شامی ص ۳۳۹ ج ۶۔

حدیث پاک میں ہے لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق ۔ اس لیے لڑکی والے اس بات کو ہرگز قبول نہ کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

امام احمد نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم فرمایا مجھ کو میرے پروردگار نے معازف اور مزامیر کے مٹانے کا۔

سوچنے کی بات ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کے مٹانے کے لیے تشریف لائیں۔ اس کو رواج دینے والے اور اس پر اصرار کرنے والے کے گناہ کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔ اس لیے لڑکے والوں کو سمجھایا جائے کہ کامیابی اور فلاح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں ہے نہ کہ خلاف شرع احکام میں۔

الجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۷ صفر ۱۳۹۹ھ

والدین کے حقوق اولاد پر اور نافرمان اولاد کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میرے چھ لڑکے ہیں اور تین لڑکیاں اور سب میرے نافرمان ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان پر کیا جرم لازم آتا ہے آپ مہربانی فرما کر بتائیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ والدین کا اولاد پر کتنا حق ہے اور اگر اولاد فرمانبردار رہے تو اس کے لیے کتنا اجر ہے اور اگر نافرمان رہے تو ان کے لیے کیا حکم ہے۔

﴿ج﴾

شرعاً والدین یعنی ماں باپ کے اولاد پر بہت زیادہ حقوق ہیں۔ اولاد اپنے والدین کی اطاعت جب تک اولاد سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرائیں لازم ہے واجب ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جہاں اپنے ایک ہونے اور بندگی کی دعوت دی ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ والدین کو غصہ یا ناراضگی میں زبان سے اف کا لفظ بھی جس سے والدین کو تکلیف ہو نہیں بولنا چاہیے یعنی والدین کو ایذا دینا تو در کنار انہیں خالی ایسا لفظ جس سے انہیں تکلیف ہو زبان پر نہ لائیں اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کثیرہ میں اپنے والدین سے بہتر سلوک اور معاملہ کا فرمایا ہے اور ان کی نافرمانی سے روکا ہے اور جو اولاد نافرمانی کرے باپ یا ماں کی ان کے لیے سخت وعید دنیا و آخرت میں فرمائی ہیں۔ حتیٰ کہ متعدد احادیث میں یہ وارد ہے کہ شب قدر جیسی مبارک رات میں جس میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت، بخشش و رحمت بالکل عام ہوتی ہے سوائے چار آدمیوں کے سب امت مسلمہ کی مغفرت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان چار قسم کے لوگوں میں ایک شخص

مجرم والدین کی نافرمانی والا ہے جن کی اللہ تعالیٰ اس مبارک مغفرت والی رات میں بھی معافی نہیں فرماتے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں اس شخص کی اولاد کو اپنے باپ کو راضی کرنا ضروری و فرض ہے تاکہ اس مبارک مہینے میں ان کی مغفرت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

خالہ زاد بہن کی لڑکی سے نکاح بلاشبہ درست ہے، چچازاد بھائی کی بیٹی سے نکاح درست ہے
جس مسجد کا متولی ہندو ہو کیا اس میں نماز جائز ہے، ڈاکخانہ میں رکھی ہوئی رقم پر جو منافع ملتے ہیں
وہ جائز ہے یا نہیں، پراویڈنٹ فنڈ پر جو اضافی رقم ملتی ہے کیا وہ جائز ہے

﴿س﴾

جناب مکرمی مفتی صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از آداب کے خدمت والا میں التماس کی جاتی ہے کہ ان تحریر کردہ فتووں کے اجوبہ پر توجہ فرما کر جلد از جلد جوابات ارسال فرما دیں۔ نیز مفصل جواب تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

(۱) زینب اور ہندہ بہنیں ہیں جن کے ماں باپ ایک ہیں۔ زینب کی ایک لڑکی ہے جس کا نام رابعہ ہے اور ہندہ کا ایک لڑکا ہے جس کا نام خالد ہے اور رابعہ کی ایک لڑکی ہے جس کا نام زہرہ ہے اور زہرہ کا نکاح خالد سے ہوا ہے۔ زہرہ کا باپ اور خالد کا باپ بھائی بھی ہیں تو ایسا نکاح شریعت کی رو سے جائز ہوگا یا نہ۔ نیز اگر وہ بھائی نہیں ہیں تو اس صورت میں نکاح کی کیا حالت پیدا ہوگی۔ تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں۔

(۲) خالد اور محمود بھائی ہیں اور خالد کا ایک لڑکا راشد ہے اور راشد کی ایک لڑکی ہے جس کا نام حبیبہ ہے اور محمود کا ایک لڑکا ہے جس کا نام احمد ہے اور راشد اپنی لڑکی مسمی حبیبہ کو اپنے چچازاد بھائی یعنی احمد کے نکاح میں دیتا ہے کیا صورت مذکورہ میں نکاح درست ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ کا شافی جواب عنایت فرمائیں۔

(۳) ایک مسجد مسلمانوں نے بنائی۔ بعد میں غفلت کی بنا پر مسجد کی خدمت مسلمانوں نے چھوڑ دی۔ کوئی ہندو مسجد کی خدمت کرتا ہے یعنی پیش امام کی تنخواہ اور بجلی کا بل اور مسجد کے لیے دریاں وغیرہ اس نے خریدی ہیں اپنی رقم سے اب بعض حضرات فتویٰ دے چکے ہیں کہ اس مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ ہر نمازی اپنا مصلیٰ نماز پڑھنے کے لیے لائے اور نیز جنہوں نے اس سے پہلے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کوئی صورت جواز کی ہے یا نہیں نیز کافر کے مال کا مسجد میں لگانا یا لگنا کیا حقیقت رکھتا ہے اگر جواز کی کوئی

صورت تھی تو جو نمازیں اس میں پڑھی گئیں وہ اپنی نمازیں واپس قضا کریں۔ اطمینان بخش جواب عنایت فرمائیں۔

(۳) زید نے ڈاک خانہ میں مبلغ ایک ہزار روپے رکھے ہیں۔ وہ ڈاک خانہ والے اس کو اس رقم پر سالانہ کچھ دیتے ہیں۔ آیا یہ رقم جو کہ اصل مبلغ سے زائد دیتے ہیں زید کے لیے مال حلال شمار ہوتی یا نہیں۔ کس کا نہایت تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں۔

(۴) گورنمنٹ ملازمین کی ماہواری تنخواہ سے کچھ رقم کاٹ لیتی ہیں۔ پھر اس رقم کو جمع کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ کے اصول کے مطابق اس کی نوکری پوری ہو جاتی ہے یا وہ مر جاتا ہے۔ تو پھر وہی اصلی رقم اور زائد بھی یعنی ہر سو روپیہ پر کچھ مقرر کر دیتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ زائد رقم جو کہ ان مذکورین کو دی جاتی ہے یہ جائز ہے یا نہ۔ اس کا لینا حلال ہے یا حرام۔ مہربانی فرما کر ان مسائل کا جواب جلد از جلد ارسال فرما دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط والسلام

محمد اسماعیل دیبا آباد سندھ

﴿ج﴾

(۱) نکاح بلا شبہ جائز ہے۔

(۲) ہندو کا مسجد میں خرچ کرنا اگرچہ فی نفسہ جائز ہے لیکن امور جائزہ خارجی عوارض کی وجہ سے ناجائز ہو جاتے ہیں۔ یہاں مسلمانوں پر ہندوؤں کی منت اور ان کا ممنون احسان ہونا لازم آتا ہے۔ اس لیے جائز نہیں۔

(۳) صریح سود ہے حلال نہیں۔

(۴) اگر اس رقم کو وصول کیا جاتا اور پھر جمع کیا کر زائد لیا جاتا تو جائز نہ ہوتا لیکن جب تنخواہ کا حصہ کاٹ کر جمع کر لیا گیا تو زائد لینا ضروری ہے۔ یہ زائد انعام گورنمنٹ کی طرف سے ہے۔ اس کی مملوک رقم کا سود نہیں ہے۔ اس لیے کہ قبل القبض وہ رقم اس کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی۔ لہٰذا زائد لینا درست ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۲رجب ۱۳۸۹ھ

نابالغ عیسائی لڑکے کی والدہ جب مسلمان ہوگئی تو لڑکا مسلمان سمجھا جائے گا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت پہلے عیسائی تھی۔ پھر وہ مسلمان ہوئی۔ جب مسلمان

ہوئی اس وقت اس کا لڑکا دو سال کا تھا۔ وہ بھی ساتھ لے آئی۔ اب اس کا عیسائی باپ کہتا ہے کہ لڑکا مجھے واپس کر دو کیا یہ لڑکا عیسائی باپ کو واپس کر دیا جائے یا نہ۔ شرعاً کیا حکم ہے۔

غلام قادر طالب علم چک نمبر ۵۳

﴿ج﴾

نابالغ لڑکا اگر اس کے والدین میں سے ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم ہے تو اس کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔ چونکہ اس لڑکے کی والدہ مسلمان ہو چکی ہے اس لیے یہ لڑکا مسلمان ہے۔ عیسائی والد کے حوالہ نہیں کیا جا سکتا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی سرپرستی اور تربیت کی وجہ سے وہ پھر عیسائی نہ ہو جائے اس لیے اس لڑکے کو اس کی والدہ کی پرورش میں ہی رکھا جائے یا حکومت اس کا اور کوئی انتظام کر دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

یہ جو مشہور ہے کہ جو بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو اس کا جھوٹا باپ نہیں کھا سکتا کیا یہ درست ہے

اور جو بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو کیا اس کا منہ چومنا باپ کے لیے ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ جو بچہ اپنی والدہ کا دودھ پیتا ہو (یعنی بچہ) اگر کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا جھوٹا اس کا والد نہ کھائے اور نہ پیئے اس کی والدہ کھا پی سکتی ہے۔ جو بچہ دودھ پیتا ہو تو مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا منہ اس کا والد نہیں چوم سکتا کیا ان دونوں مسئلوں کی کوئی اصل ہے۔

صوفی محمد صادق زرگر فروش جھنگ صدر

﴿ج﴾

ان دونوں مسائل کی کوئی اصل نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ

لڑکی کے والدین نے داماد سے جو روپے لیے وہ رشوت ہے واپس کرنا ضروری ہے

﴿س﴾

محترم گزارش ہے کہ ایک آدمی نے شادی کی اور شادی کرتے وقت لڑکی والوں کو مبلغ سات سو روپے دیے اور یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اس کو جب لڑکی پیدا ہوگی تو وہ بھی ان کو دے گا۔ چونکہ سندھ میں یہ رواج بھی ہے کچھ عرصے کے بعد جب اس کی لڑکی پیدا ہوئی اور سات آٹھ مہینوں کی ہوگئی تو اس نے اپنے خسر سے کہا کہ یہ لڑکی ہے اور کسی کے نام کر لو (منگنی سے پہلے لڑکی کسی لڑکے کے نام کردی جاتی ہے اور وہ لڑکی اگر مر بھی جائے تو دینے والے کا قرضہ ادا ہوگیا) سو اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھوڑے عرصے کے بعد وہ لڑکی فوت ہوگئی اور دوسری لڑکی پیدا ہوئی اور وہ لڑکی تو انہیں دینے کو تیار ہے لیکن اس کا یہ سوال ہے کہ جو پیسے اس سے لیے گئے تھے وہ ان سے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔ برائے نوازش تحریر فرمائیں کہ وہ پیسے ان سے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

عبدالغفور ضلع حیدرآباد

﴿ج﴾

لڑکی کے والدین کو شوہر سے یا شوہر کے والدین سے مقررہ پیسہ یا روپیہ لینا رشوت اور حرام لکھا ہے۔ پس اس روپیہ کو واپس کرنا ضروری ہے اور اس شخص کے لیے لینا جائز ہے۔ ومن السحت ما یأخذہ الصهر من الختن بسبب بنته بطيب نفسه حتى لو كان بطلبه يرجع الختن به (مجتبى) الدر المختار مع شرحه رد المحتار حظر و اباحت ص ۴۲۳ ج ۶ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۹ شوال ۱۳۸۹ھ

جو اپنے مال کا دفاع کرتا ہوا مرے گا وہ شہید ہے، کیا قرآن کریم غلط پڑھنے والوں کی نماز ہو سکتی ہے ضاد کو ذواد پڑھنا، ایک مسجد سے غیر ضروری قرآن کریم اٹھا کر دوسری مسجد میں رکھنا، جو عورت شوہر کے کہنے پر پردہ نہ کرے اس کے لیے کیا حکم ہے، شوہر قرآن پڑھانا چاہتا ہو اور بیوی انکار کرے تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

مہربانی فرما کر ان سوالات کا جواب عنایت فرمادیں۔

(۱) اگر کسی راہزن نے مال لوٹا اور مالک سے طاقت میں زیادہ تھا مگر مالک کو اس کے ساتھ جھگڑنے کا

حکم ہے یا نہیں۔ اگر مالک نے جنگ کی اور مر گیا کیا شہادت کا درجہ ہے یا نہیں۔ اگر مالک نے چور کو قتل کیا تو مالک پر گناہ ہے یا نہیں۔

(۲) بہت سے لوگ جو قرآن پاک کے پڑھنے سے ناواقف اور جاہل ہیں۔ حتی کہ الحمد شریف، سورتوں اور التحیات کو ایسے غلط پڑھتے ہیں جو کہ الفاظوں کو بدلتے ہیں۔ کیا ان کی نماز صحیح ہوگی یا نہ۔

(۳) بعض سندھ کا امام بجائے ضاد کے ظ یعنی الفاظ ض و دال پڑھتے ہیں۔ کیا ان کی اپنی نماز صحیح ہوگی یا نہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

(۴) کسی مسجد میں بہت سے قرآن پاک وقف کا موجود ہے اور پڑھنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ اب اس مسجد سے کچھ قرآن مجید اٹھا کر دوسری مسجد میں رکھنا جس میں قرآن مجید نہیں ہیں اور خاص پڑھنے کے لیے رکھنا۔ کیونکہ وہاں پڑھنے والے موجود ہیں۔ مثلاً طلبا مدارس دینی وغیرہ۔ بہرحال اس دوسری مسجد میں جتنی ضرورت ہے اتنی پہلی میں نہیں۔ تو بقدر ضرورت وقف والا قرآن مجید دوسری مسجد میں نقل کیا جائے۔

(۵) اگر خاوند نے اپنی عورت کو کہا کہ تو پردہ نشین ہو جا۔ جب باہر نکلتی ہے تو پردہ کے ساتھ نکل جا اور عورت نے کہا کہ میں پردہ نشینی نہیں کروں گی۔ کیا شریعت میں اس کے لیے کوئی سزا یا طلاق کا حکم ہے یا نہیں۔

(۶) خاوند نے اپنی عورت کو کہا کہ میں تجھے تعلیم قرآن پاک دیتا ہوں تو قرآن پڑھ عورت نے انکار کیا کہ میں تعلیم نہیں لوں گی کیا شریعت میں کوئی سزا ہے یا طلاق کا حکم۔

﴿ج﴾

(۱) راہزن کے ساتھ مالک مال کو لڑنے کی شرعاً اجازت ہے اگر مالک مارا گیا تو شہید ہوگا۔ راہزن مارا گیا تو مالک مال پر گناہ نہیں ہے۔

(۲) ان کی نماز کی تحقیق کی آپ کو کیا ضرورت ہے۔

(۳) صحیح علماء کے پیچھے نماز جائز ہے۔

(۴) جائز نہیں۔

(۵) مرد کو حق ہے کہ اسے سزا دے مگر پہلے نصیحت زبانی کرے۔ پھر سونے میں علیحدگی کرے۔ آخر میں ضرب (غیر مبرح) یعنی وہ ضرب جس سے ہڈی پسلی نہ ٹوٹے اجازت ہے اور صحت و دوائی کا طریق اختیار کرے۔ جب بالکل نباہ نہ ہو سکے تو طلاق دینے کی بھی اجازت ہے۔ طلاق دینے سے پہلے کسی عالم دین سے طلاق سنت کا طریقہ سیکھ لے۔

(۶) طلاق کا حکم نہیں ہے۔ نصیحت کرتا رہے۔ واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ

اگر بھائی نکاح نہ کرتا ہو تو عورت بغیر اجازت کے موزوں جگہ پر نکاح کر سکتی ہے

جھوٹی گواہی دینا اور حسد کرنا حرام ہے، ایسا سیاسی تعاون جس میں دینی مضرت ہو جائز نہیں ہے

کسی کا مال دھوکہ سے لینا اور غصب کرنا جائز نہیں ہے، رفاہ عام کے لیے نلکا مسجد میں لگوانا جائز ہے

جاہل غسال کی امامت، جس عورت کے جٹوئی سے ناجائز تعلقات ہوں اس سے سلوک کا حکم

چوری کا مال خریدنا اور تمام مال کو راہ خدا میں خرچنے کی وصیت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اس شخص کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے جس کی بشیرہ، بیوہ، موچی ورز میندار (مالک) ہو وہ طلب شادی رکھتی ہو۔ عمر ۳۵ سال (تقریباً) صحت مند ہو اور لوگوں سے بھی اظہار خواہش کر چکی ہو لیکن لالچ ملکیت سے بھائی اس کی منشا کے متفق نہ ہوں جبکہ وہ پابند نماز ہی، حاجی خطیب جمعہ ہوں۔

(۲) مجبر ہو، جھوٹی گواہی، مقابلہ، حسد رکھتا ہو۔

(۳) گھونا غیر اعتقادی اتفاق وامداد سیاسی رکھتا ہو اور دنیاوی طمع کا بندہ ہو

(۴) اپنے قریباء سے ترا کہ متوفی بوجہ لیٹری لینا چاہتا ہو یا ان کے مال دھوکہ سے غصب کرتا یا دوسرا اس سے غصب کرنا پسند کرتا ہو۔

(۵) وراثتی جائیداد منقولہ میں نلکا وغیرہ شارع عام کے لیے نفع و سہولت خلق واری ہو، کو مسجد میں لگوا کر قیمت اٹھا کر بسلسلہ سازش جائز ہے یا نہ۔ مجبر یہ بیچ کر لگوانے والے غیر وراثتی لوگ ہیں ان کا واسطہ کوئی نہیں ہے۔ صرف گھر کے پاس ہیں۔ لگانے والا پہلے مسجد پر رقم کثیر خرچ کر چکا تھا یہ نلکا محض نفع عام کے لیے لگوایا۔ جماعت کو نلکا دینے سے انکار کر دیا تھا۔

(۶) ایک آدمی شرعی مسائل سے نابلد ہو۔ مردے کو غسل دیتا ہو کیا اس کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید بھی صحیح نہ پڑھ سکتا ہو۔ ایک حافظ قرآن ہو اٹھارہ سال عمر ہو ہر وقت عورتوں کے ساتھ رہتا ہو۔ کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے جبکہ دونوں خود نماز کے پابند نہ ہوں۔

(۷) جس عورت کے اپنے سگے جٹوئی سے ناجائز تعلقات ہوں اس سے برتاؤ جائز ہے یا نہ۔

(۸) گورنمنٹ نے نکاح کیا لڑکی والا کا نکاح جبکہ وہ نیک آدمی ہے ٹھیک ہے یا نہ۔ جبکہ لڑکے والا چور اور بدمعاش آدمی ہے یا وہ کہتا ہے کہ لڑکی والے کا کھانا حرام ہے اور لڑکی والا کہتا ہے لڑکے والے کا کھانا حرام ہے۔

(۵) ناجائز ہے۔

(۶) ان صفات کے حامل امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے

(۷) ایسی عورت کو حسب طاقت ہاتھ یا زبان سے ان ناجائز حرکات سے روکے۔ رک جائے تو اس کو ساتھ رکھنا بہتر ہے ورنہ اس کے ساتھ تعلقات اور رشتہ منقطع کر دے۔

(۸) کسی واقف شرعی نکتہ نگاہ سے تحقیق کی جائے اور جو باطل پر ہو اسے سمجھایا جائے ورنہ تعلقات منقطع کر دیے جائیں۔

(۹) واقف یا موصی کی شرط کے خلاف کرنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا متولی جو کسی خدا بخش ہے کی مرضی کے مطابق شارع عام پر لگایا جائے جو متولی کی مرضی کے عین مطابق ہے۔

(۱۰) وصیت اگر کل مال کی کر چکا ہے تو ایسی صورت میں تجہیز و تکفین اور ادائے دیون کے بعد بقیہ مال کے ایک تہائی کو فی سبیل اللہ فقراء میں تقسیم کرنا ہوگا اور اس کی غریب اولاد اس میں سے کچھ نہیں لے سکتی۔ ہاں باقی دو تہائی مال وارث آپس میں شریعت کے مطابق تقسیم کریں گے۔ کیونکہ کل مال کی وصیت بغیر رضامندی ورثہ کے نافذ نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۲ شوال ۱۳۸۴ھ

تاش اگر بغیر کسی شرط کے کھیلی جائے تو پھر بھی مکروہ تحریمی ہے
پکی قبریں ناجائز ہونے کی کیا دلیل ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) تاش کھیلنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو کون سی کتاب حدیث میں ممانعت فرمائی گئی ہے۔ حوالہ صفحہ تحریر کریں۔

(۲) قبروں کے اوپر سیمنٹ لگانا اور پکی قبریں بنانا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ناجائز ہے تو کون سی کتاب حدیث میں ممانعت فرمائی گئی ہے۔

صوفی محمد احمد

﴿ج﴾

(۱) تاش کے ساتھ اگر جوا کھیلا جائے تو اس کی حرمت قرآن پاک سے ثابت ہے اور اگر بدون جوا کے کھیلا جائے تو بھی بوجہ لہو و لعب ہونے کے مکروہ تحریمی ہے۔ کما فی العالمگیریۃ ص ۳۵۲ ج ۵ ویکرہ

اس فنڈ سے جماعت کا کام کرنا درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ

جس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم آباد ہوں کیا وہاں اسلامی قوانین نافذ ہو سکتے ہیں؟
اسلامی ملک میں غیر مسلموں کو کلیدی عہدوں پر مقرر نہ کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) اسلامی قوانین کی جائے نفاذ کیا ہے۔
(۲) کیا کسی خطہ زمین پر جس میں مسلمانوں کے ہمراہ غیر مسلم بھی آباد ہوں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو سکتا ہے۔
(۳) جس ملک میں غیر مسلم معاہد کا درجہ رکھتے ہوں ملکی معاملات میں کیا ان کا درجہ کمتر ہوگا۔ جواب عنایت فرمادیں۔

مقام خاص بن جناب مرزا ک خان تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان عبدالمجید صاحب

﴿ج﴾

(۱) حکومت الٰہیہ کے قیام کے لیے کوئی جگہ کوئی ملک مخصوص نہیں ہے۔ تمام روئے زمین پر اسلامی قوانین نافذ کیے جا سکتے ہیں۔ اللہ جل مجدہ کا ارشاد ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام (۳-۱۹) ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین (۳-۸۵)۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ (۲-۱۹۳)۔

(۲) ہاں ہو سکتا ہے ارشاد باری ہے کہ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون (۹-۲۹)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم قومیں آباد ہوں وہاں اسلامی قوانین کا نفاذ ضروری ہے۔ غیر مسلم قومیں جزیہ ادا کریں گے۔ ان کا خون اور مال بھی مسلمانوں جیسا محفوظ ہوگا۔

(۳) ہاں بعض معاملات میں کمتر ہوگا۔ ان کو حکومت کی کلیدی آسامیوں پر تعینات نہیں کیا جائے گا۔ قضاء اور قتال کا کام ان کے سپرد نہیں کیا جائے گا۔ وغیرہ انکے معاملات کے اندر وہ ہمارے اسلامی قوانین کے پابند ہوں گے۔ مثلاً خرید و فروخت، اجارہ وغیرہ اور عبادات کے اندر ان کو شریعت حقہ کے مطابق ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ وہ اس میں آزاد رہیں گے اس کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کہ یہ شیر کی تصویر ہے۔ اگر یہ گھڑی ہاتھ پر ہو تو نماز پڑھ سکتے ہیں یا کہ نہیں۔ اگر نماز ہو جاتی ہے تو اس میں کراہت ہے یا کہ نہیں۔

عبدالقدوس میڈیکل ریڈنگ ہکول

﴿ج﴾

تصویر کھنچوانا اور تصویر والی چیز پاس رکھنا جائز نہیں۔ اس لیے اس گھڑی سے شیر کی تصویر مٹا کر ہاتھ پر باندھنا چاہیے۔ نماز اس میں درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۳ صفر ۱۳۹۶ھ

عدت جلدی گزارنے کی غرض سے مطلقہ کا اسقاط حمل کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق دیتا ہے اور بوقت طلاق عورت حاملہ ہے۔ اگر عدت جلدی گزارنے کی غرض سے اس کا حمل گرایا جائے، وہ حمل ڈیڑھ ماہ کا ہو یا دو ماہ کا ہو یا تین ماہ کا۔ کیا یہ جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ خاوند بھی حمل گرانے پر راضی ہو اور اس کے بعد یعنی اسقاط حمل سے اس کی عدت بھی ختم ہو جاتی ہے یا نہ اور اسقاط حمل کے بعد دوسرے آدمی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

طالب علم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

روح پڑنے سے قبل بوقت عذر اسقاط کو فقہاء نے مباح قرار دیا ہے۔ شامی ص ۶۱۷ ج ۳ میں ہے فقال فی النهر بقی هل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح مالم یتخلق منه شیء ولن یکون ذلک الا بعد مائة وعشرین یوماً۔ اور حمل کو چار ماہ میں روح پڑتی ہے۔ لہٰذا تین ماہ کا حمل اگر گرایا جائے اور خاوند کی بھی اجازت ہو تو مندرجہ بالا جزئیہ کے تحت جائز ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مردوں کے لیے چاندی کے سوا پیتل، تانبا، لوہے کا چھلا وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بعض سفید رنگ کا تیز ملت، چھلا بطور علاج پہننا جائز ہے یا نہیں

اخبار کوہستان، مشرق میں اس کے متعلق اشتہار آتا رہتا ہے زرنی کے بہت فوائد بیان کیے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس کے پہننے سے بہت سی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ ان فوائد میں سے ایک یہ بھی لکھا ہے کہ کلی صحت تندرستی کے لیے الیکٹرک رنگ استعمال کریں جو ایسا بنا ہوا ہے جس میں اسٹیل اور مقناطیس کی قوت رکھی ہوئی ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں بالتفصیل بیان کیا جائے۔ کیونکہ بعض اسے جائز اور بعض ناجائز اور شرک کہتے ہیں۔

محمد بشیر ملتان شہر

﴿ج﴾

چاندی کے سوائے لوہے، تانبے، پیتل، ہڈی یا کسی پتھر کے حلقہ کا استعمال مردوں عورتوں دونوں کے لیے اور سونے کے چھلے کا استعمال مردوں کے لیے مکروہ وحرام ہے۔ زینت کے لیے کوئی استعمال کرے یا علاج کے طور پر کسی مرض کے لیے استعمال کرے دونوں صورتوں میں ان چیزوں کے حلقہ وچھلہ کا استعمال ناجائز وحرام ہے۔ ولا يتختم الا بالفضة لحصول الاستغناء بها فيحرم بغيرها كحجر الى ان قال والعقيق وعمم منلا خسرو وذهب وحديد وصفر ورصاص وزجاج وغيرها الخ (قوله فيحرم بغيرها الخ) لما روى الطحاوي باسناده الى عمران بن حصين وابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب وروى صاحب السنن باسناده الى عبد الله بن بريدة عن ابيه ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم وعليه خاتم من شبه فقال له مالي اجد منك ريح الاصنام فطرحه ثم جاء وعليه خاتم من حديد فقال مالي اجد عليك حلية اهل النار فطرحه فقال يا رسول الله من اي شيء اتخذه قال اتخذه من ورق ولا تتمه مثقالا فعلم ان التختم بالذهب والحديد والصفر حرام الخ الدر المختار مع شرحه رد المحتار ص ۳۵۹ ج ۲

ہدایہ ص ۴۵۵ ج ۴ میں ہے۔ وفي الجامع الصغير ولا يتختم الا بالفضة وهذا نص على ان التختم بالحجر والحديد والصفر حرام وذكر صاحب الهداية الحديث المذكور الذي رواه اصحاب السنن الثلاثة واحمد والبزار وابو يعلى وابن حبان عالمگیری ص ۳۳۵ ج ۵ میں ہے۔ ويكره للرجال التختم بما سوى الفضة هكذا في الينابيع والتختم بالذهب حرام في الصحيح كذا في الوجيز الكردري وفي الخجندي التختم بالحديد والصفر والنحاس والرصاص مكروه للرجال والنساء جميعا الخ ان عبارات حدیثیہ اور فقہیہ سے مذکورہ چیزوں کا حکم واضح ہے۔ تمام کتب فقہیہ میں ان چیزوں کے چھلے کے استعمال کو مکروہ وحرام لکھا ہے۔ بعض میں اسکو حرام لکھا ہے جیسے کہ ہدایہ اور درمختار وشامی کی عبارات سے واضح ہے اور بعض میں سونے کو حرام اور دوسری اشیاء کو مکروہ تحریمی لکھا

ہے۔ جیسے عالمگیری وغیرہ کی عبارات سے واضح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۷ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

حج سے واپسی پر ڈھول باجے بجوانے کے ساتھ ہجڑے نچوانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص حج کرنے کے لیے گیا۔ جب واپس آیا انگریزی باجوں اور ڈھولوں کے ساتھ آتش بازی ہوتا ہوا ہجڑے نچوائے کیا ایسے شخص کا حج قبول ہے۔

﴿ج﴾

مذکورہ بالا امور سب بہت بڑے گناہ ہیں۔ ان کا مرتکب یا ان میں شرکت کرنے والا، ان افعال پر رضامندی اور خوشی کا اظہار کرنے والا سب کے سب فاسق بن جاتے ہیں۔ ان امور سے اجتناب کرنا شرعاً لازمی اور ضروری چیز ہے۔ حج ایک بہت بڑی عبادت ہے اور اس کے بہت بڑے فضائل کتب احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ ایک حدیث شریف میں وارد ہے کہ حج کرنے والا شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ بچہ جو آج ہی ماں نے جنا ہو اور حاجی کا استقبال کرنا اس سے مصافحہ کرنا اور اس سے دعا کی درخواست کرنا یہ سب کے سب کار ثواب ہیں۔ حج کی صحت کا دارومدار صرف ظاہری افعال و ارکان کی ادائیگی پر ہے اور قبولیت کا دارومدار اخلاص اور صحیح نیت پر ہے۔ حج کی صحت اور قبولیت کا تو ہم زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہو سکتا ہے کہ حج ادا کرنے کے بعد بھی ان امور کا ارتکاب کرنا جو سراسر فسق و فجور ہے اور رب تعالیٰ کے غضب کا باعث ہے۔ حج کی عدم قبولیت کی علامت بن سکے مگر چونکہ شریعت نے اسے علامت قطعی قرار نہیں دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فی نفسہ یہ امور بہت بڑے گناہ ہیں ان سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۷ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

اگر ایک بھائی نے مشترکہ زمین کی قیمت لے کر زبانی انتقال کرائی ہو تو دوسرے بھائی کو اپنے حصہ کی زمین کی قیمت لینا جائز ہے، بالغہ لڑکی کا نکاح اگر اس کی مرضی سے غیر کفوء میں کیا جائے تو باپ کو اعتراض کرنے کا حق ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مندرجہ مسائل میں کہ

(۱) ایک زمین کا رقبہ جو کہ کنال ۱۹ مرلے کا ہے ہم دو بھائیوں کا مشترک ہے۔ میرے بھائی نے ایک شخص سے چھ سو روپے لے کر میری اجازت اور مرضی کے بغیر اس آدمی کے نام زبانی انتقال کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد میرا بھائی مر گیا اور گورنمنٹ نے نیا قانون جاری کیا جس کی رو سے اس زبانی انتقال کو توڑ دیا گیا اور تحصیلدار صاحب نے اس آدمی کو کہا درست طریقہ پر بیع نامہ کرا لو جس پر دونوں حصہ داروں کے دستخط موجود ہوں تو اب وہ میرے پاس آیا۔ میں نے اسے کہا کہ میرے حصے کے پیسے اگر مجھے دے دو تو میں بھی اپنے حصہ کا وثیقہ تحصیل میں جا کر لکھوا دیتا ہوں۔ چنانچہ پانچ سو روپے میں نے اپنے حصے کا اس سے لے کر اپنا حصہ اسے لکھوا دیا۔ حالانکہ اس زمین کا ایک دو آدمیوں نے دو صد روپیہ فی کنال کے حساب سے یعنی تقریباً [illegible] روپے کم دو ہزار مجھے دینا چاہا مگر میں ان کو چھوڑ کر اسی شخص کو اپنا حصہ پانچ صد روپیہ پر دے دیا۔ اب کچھ لوگوں نے عام مجلس میں یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ تم نے اپنے بھائی کی دی ہوئی زمین کو پھر رقم لے کر اپنا حصہ دے دیا ہے۔ تمہارے پیچھے نماز جائز نہیں۔ لہذا شریعت کی رو سے جو کچھ میں نے کیا ہے جائز ہے یا نہیں اور میرے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(۲) ایک شخص نے خود اپنا بال بچہ ایک شخص کے پاس چھوڑا ہوا ہے۔ اس شخص کی بیوی نے اپنی لڑکی کا نکاح لڑکی کے باپ کی عدم موجودگی میں ایک عام مجلس میں ایک لڑکے کے ساتھ کر دیا۔ لڑکی بالغ اور نکاح کے لیے رضامند ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس لڑکے کے بڑے بھائی کے اس لڑکی کی ماں سے ناجائز تعلقات ہیں۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ یہ نکاح شریعت میں جائز نہیں۔ کیا نکاح جائز ہے یا نہیں اور نکاح خواں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

(۱) آپ کے بھائی نے جو تمہاری مشترکہ زمین ساری کی ساری فروخت کر دی اور آپ سے اجازت نہیں لی تھی تو آپ کے حصہ میں بیع فضولی ہے اور اس کی صحت اجازت پر موقوف ہے۔ جب آپ نے بھائی کی بیع کی اجازت نہیں دی تو اس مشترکہ زمین میں سے نصف حصہ مشاع آپ کا جداگانہ مملوک ہے۔ آپ اسے جس قیمت پر فروخت کریں اور جس شخص کو فروخت کریں آپ کو فروخت کرنے کا حق حاصل ہے اور آپ کے لیے بالکل جائز اور حلال ہے۔ تو جب آپ نے اپنا نصف حصہ اسی مشتری پر بیع جدید کے ساتھ بعوض پانچ سو روپے فروخت کر دیا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور آپ کے پیچھے نماز بلا شک صحیح ہے۔ ہاں مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ کے بھائی سے مبلغ تین سو روپیہ کل جائیداد کے آدھے حصے کا ثمن واپس لے لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) لڑکی جب بالغ ہے اور اس کا نکاح اس کی رضامندی کے ساتھ کسی لڑکے کے ساتھ پڑھا گیا ہے تو نکاح مذکور صحیح اور حلال ہے۔ اگر وہ لڑکا اس لڑکی کا کفو ہے ورنہ تو باپ کو اعتراض کا حق پہنچتا ہے اور روایت مفتی بہ کے مطابق نکاح صحیح نہیں ہوتا ہے۔ صورت مذکورہ میں لڑکا اگر لڑکی کا کفو ہے اور لڑکی بالغ ہے اس کی مرضی سے

نکاح پڑھا گیا ہے۔ تو اس کی صحت نہ باپ کی موجودگی پر اور نہ اس کی رضا پر موقوف ہے باقی جو یہ کہا جاتا ہے کہ اس لڑکے کے بڑے بھائی کا اس لڑکی کی ماں سے ناجائز تعلق ہے تو اگر ہو بھی تو بھی اس کے نکاح کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کے بڑے بھائی کا نکاح تو پھر اس لڑکی کے ساتھ صحیح نہیں ہوگا لیکن چھوٹے بھائی کا نکاح تو بالکل صحیح ہے۔ اس کی پوری کچھ نہیں لگتی۔ گو بڑے بھائی کی مزنیہ کی لڑکی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح بندہ احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۵ محرم ۱۳۹۶ھ

اگر گندم میں چوہا پس گیا تو آٹا پاک ہے یا ناپاک

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ کہ آٹے کی مشین میں گندم بیگ میں پسوایا گیا ہے۔ اتفاقاً اس میں ایک چوہا چکی میں رگڑا گیا۔ کچھ علامات آٹے کے چھاننے کے وقت برآمد ہوئیں۔ از روئے شرع اس کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

اگر واقعی چوہا گندم کے ساتھ چکی میں رگڑ کر پس گیا ہے اور اس کے اجزاء آٹے میں مل گئے ہیں تو وہ آٹا ناپاک ہے استعمال کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ڈاکٹری سند پاس نہ رکھنے والا شخص اگر علاج کرتا ہے اور کسی مریض کو نقصان پہنچ جائے تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر کوئی آدمی انگریزی دوائی استعمال کرے اور ڈاکٹری پیشہ کرے۔ حالانکہ وہ ڈاکٹری پاس نہیں ہے نہ اس کے پاس ڈاکٹری کی سند ہے اور نہ دوائیوں کے خواص سے واقف ہے۔ اگر کوئی دوائی مریض کو نقصان دہ ثابت ہو تو اس کے ازالہ سے واقف نہیں اور نہ اسے کوئی تمیز ہے۔ اگر ایسے آدمی کے ہاتھ سے کوئی مر جائے بیماری کی عدم تشخیص ہونے کی وجہ سے طبیعت کی مخالف دوائی دینے سے مریض کو شدید نقصان پہنچے۔ کیا یہ عنداللہ مجرم ہے یا نہیں اور ان کو یہ ڈاکٹری کا پیشہ کرنا شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہ۔

محمد ابراہیم کھول محوٹ ہاکو

﴿ج﴾

اگر یہ بات درست ہے تو اس کے لیے یہ پیشہ اختیار کرنا جائز نہیں۔ اس پر لازم ہے کہ خود بخود اس کو ترک کرے۔ ورنہ عدالت کے ذریعہ اس پر مجبور لگانا درست ہے۔ لما فی الدر ص ۱۳۷ ج ۲ وطبیب جاهل قوله (جاهل) بان یسقیهم مهلکا اذا قوی علیهم لا یقدر علی ازالة الضرر۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۱ صفر ۱۳۹۶ھ

گھڑی کے ساتھ لوہے کی چین استعمال کرنا

ضرورت کی وجہ سے امام کا لوگوں کی صف کے اندر کھڑا ہونا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ

(۱) ہاتھ کی گھڑی کے لیے فولادی یا سٹیل یا کسی اور دھات کا چین استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ چمڑے اور نائیلون کے پٹے کے کٹ جانے کا احتمال قوی ہوتا ہے اور ہجوم میں ایسے واقعات کثرت سے رونما ہو چکے ہیں۔ آیا اس سے نماز بھی ادا ہو جائے گی۔

(۲) اگر بعذر ورت بلا ضرورت صف اول امام کے اتنی قریب کر دی جائے کہ صرف ڈیڑھ فٹ کا فاصلہ باقی رہے اور خلف الامام بوجہ ضرب کے ایک آدمی کی جگہ خالی رہے اس صورت میں نماز میں کچھ خلل تو نہیں واقع ہوگا۔ بینوا توجروا

محمد ابراہیم مدرس مدرسہ تعلیم القرآن قوس شہر ملتان شہر

﴿ج﴾

(۱) گھڑی میں چین کا استعمال کرنا درست ہے۔ کما فی الدر المختار مع شرحه رد المحتار ص ۳۵۹ ج ۶ ولا یکره فی المنطقة حلقة حدید او نحاس وعظم۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

(۲) اس سوال کا جواب علیحدہ کاغذ پر معلوم کیا جائے۔ نیز وضاحت کریں کہ یہ صورت کبھی کبھار پیش آتی ہے یا دائماً اس طریقہ کو اختیار کیا جاتا ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں۔

از دار الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

قومی خزانے کو نقصان پہنچانے والے کی اطلاع متعلقہ افسر کو کر دینی چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر کوئی شخص اوزان اس طرح کی خیانت کر رہا ہو کہ اپنے حصہ داروں کا روپیہ خرد برد کر کے چوری اپنی ہی جیب میں لے جا رہا ہو جس سے اس کو ناجائز منافع ہو رہا ہو۔ دوسری طرف تو حصہ داروں کا حصہ غصب کر رہا ہے دوسرا جو قوم و ملت کے مفاد کی خاطر اس چوری شدہ رقم پر ٹیکس عائد ہوتا ہے وہ بھی بچا رہا ہے۔ کیا اس کی مخبری شرعی لحاظ سے کی جا سکتی ہے۔ جو کہ سچی اور برحق ہو۔ جس سے حق والوں کا حق محفوظ ہو جانے اور حکومت کی غصب شدہ رقم کو جو کہ جائز حق ہے بچایا جا سکے۔

چوہدری خوشی محمد جھنگ روڈ نزد محمد شفیع میانوالی

﴿ج﴾

متعلقہ افسر کو جو اس کا تدارک کر سکتا ہے۔ اس کی اطلاع دینا درست ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ

غیر مقلدوں سے متعلق سوال جواب اور عورت کا عید الفطر کا خطبہ دینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) مقلد اور غیر مقلد میں کیا فرق ہے۔ مقلد اور غیر مقلد کی وضاحت فرمائیے۔

(۲) غیر مقلد کے پیچھے مقلد نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ جو شخص نماز تراویح آٹھ رکعت پڑھتا ہے بیس کا انکاری ہے آیا وہ غیر مقلد ہے یا نہیں۔

(۳) وہ کہتا ہے کہ فقہ میں کتے کے چمڑے پر نماز جائز ہے۔

(۴) عید الفطر پر اس کے کہنے پر اس کی والدہ نے عورتوں کو خطبہ دیا اور نماز عید الفطر کرائی ہے۔ ایسے عقیدہ کے شخص کے متعلق علماء دین متین کیا فرماتے ہیں۔ مہربانی فرما کر بالتفصیل جواب دیں۔

﴿ج﴾

(۱) مقلد اسے کہتے ہیں جو فروعی مسائل میں ائمہ مجتہدین میں سے کسی امام کے علم و دیانت و تقویٰ پر پورا

اعتقاد رکھتے ہوئے اس کے مجتہدات کو صحیح جانتے ہوئے اس پر عمل کرنے کا پابند ہو اور غیر مقلد جو ایسا نہ ہو۔

(۲) اگر شرائط وارکان نماز (جو احناف کے ہاں ہیں) کی مراعات کا پابند ہے اور متعصب نہیں ہے تو اس کے پیچھے اقتدا صحیح ہے اور اگر ان کی مراعات نہیں کرتا ہے تو صحیح نہیں ہے اور اگر مراعات و عدم مراعات مشکوک ہے یا متعصب ہے تو اس کی امامت مکروہ ہے۔ کذا فی فتاوی دار العلوم ص ۲۲۸ ج ۳ اس علاقہ میں بیس رکعت تراویح کا انکار غیر مقلد کی علامت ہے۔

(۳) کتے کا چمڑا دباغت سے اور ذبح سے پاک ہو جاتا ہے۔

(۴) عورتوں کو خطبہ دینا عید الفطر کی نماز اجتماع کے ساتھ ادا کرنا مکروہ ہے۔ ایسا شخص اگر متعصب ہے یا شرائط وارکان کی مراعات اس کی مشکوک ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۱ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

جس فرش کی لپائی میں گوبر استعمال ہوئی ہو اس پر مصلیٰ ڈال کر نماز پڑھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

(۱) جس مکان کی دیواروں کو گوبر مٹی کے ساتھ شامل کر کے لپائی کی جائے یا فرش کو گوبری لیعنی گائے بھینس وغیرہ چیزوں کے گوبر کو مٹی کے ساتھ ملا کر فرش پر لیپ کر دیا جائے۔ ایسی جگہ پر مصلیٰ یا کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا کیسا ہے۔

(۲) اولے حیوانات حلال گوشت پر دودھ رکھ کر گرم کرنا جوش دینا کیسا ہے۔ جس میں بطور حیوانات حرام گوشت مثلاً گدھا، خچر وغیرہ کی لید کے ساتھ جوش دیا گیا ہے۔ دونوں صورتوں میں حلال اور حرام گوشت میں اگر کوئی فرق ہو تو تحریر فرمادیں۔

(۳) قربانی کا گوشت عیسائیوں کو دیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

ملتان ڈاک خانہ خاص ضلع میروالہ بمقام خاص دریا رعبد الحکیم مدرسہ مظہر العلوم ملتان

﴿ج﴾

(۱) ایسی جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا جائز ہے جب کہ وہ کپڑا اتنا باریک نہ ہو جس سے نیچے وہ زمین نظر آئے۔ قال فی العالمگیریہ ص ۶۲ ج ۱ ولو کانت النجاسۃ رطبۃ فالقی علیہا ثوبا وصلی ان کان ثوبا

يمكن ان يجعل من صرفه لوبان كا نهالي يجوز عند محمد وان كان لا يمكن لا يجوز وان كانت بيا بسعه جازت اذا كان يصلح ساتراً كذا في الخلاصة وفي الفتاوى اذا ثنى ثوبه والاعلى طاهر دون الاسفل يجوز في السراج الوهاج وشرح المنية لابن امير الحاج نقلاً عن المجتبى اه وغير ذالک من الجزئيات۔

(۲) حلال گوشت وحرام گوشت جانوروں کے گوبر اور لید وغیرہ پر جو چیز گرم کی جائے اس کا کھانا بالکل جائز ہے اور گوبر وغیرہ سے انتفاع لینا جائز ہے۔ قال في الهدايه ص ۳۶۶ ج ۴ فصل في البيع ولا بأس ببيع السرقين ويكره بيع العذرة وقال الشافعي لا يجوز بيع السرقين لانه نجس العين فشابه العذرة وجلد الميتة قبل الدباغ ولنا انه منتفع به لانه يلقى في الاراضي لاستكثار الريع فكان مالاً والمال محل للبيع الخ تو گوبر لید وغیرہ کے ساتھ گرم کرنے سے کوئی اس کے اجزاء دودھ وغیرہ میں نہیں مل جاتے۔ ویسے انتفاع لینا اس سے جائز ہے۔ جیسا کہ عبارت بالا سے ثابت ہے۔

(۳) دیا جاسکتا ہے کیونکہ کافر ذمی کو سوائے فرض زکوٰۃ کے دیگر صدقات واجبہ ونافلہ دیے جاسکتے ہیں اور قربانی کا گوشت تو ضیافت ہے یہ تو بطریق اولیٰ دیا جاسکتا ہے۔ قال في العالمگيرية ص ۱۸۸ ج ۱ واما اهل الذمة فلا يجوز صرف الزكاة اليهم بالاتفاق ويجوز صرف صدقة التطوع اليهم بالاتفاق واختلفوا في صدقة الفطر والنذور والكفارات قال ابو حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى يجوز الا ان فقراء المسلمين احب الينا كذا في شرح الطحاوي۔

عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۸ ذی الحج ۱۳۸۴ھ

نسب سے متعلق مفصل تحقیق

﴿س﴾

چہ می فرمایند علماء دین متین در مسئلہ ذیل کہ مولوی محمد شریف صاحب اور مولوی محمد اعظم صاحب دو حقیقی بھائی تھے۔ مولوی محمد اعظم صاحب بعد انقلاب زمانہ یہاں سے ریاست بہاولپور مقام شوٹی نقل مکانی فرما گئے۔ اول الذکر بمعہ اہل وعیال یہاں رہ گئے۔ مولوی محمد اعظم صاحب کے اہل وعیال اب تک وہاں سکونت پذیر ہیں اور مولوی محمد شریف صاحب کی اولاد یہاں موجود ہے۔ تقریباً پانچ پشتوں تک بات ہے۔ وہاں ریاست بہاولپور کے کاغذات مال میں ان کی ذات قریشی درج چلی آتی ہے۔ شاید زمینوں کی خرید وفروخت کے سلسلے میں اس اندراج کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ پہلے بھی قریشی ذات منسوب اور مشہور تھے۔ یہ ہمارے

﴿ج﴾

(۱) بیان استفتاء سے ظاہر ہے کہ فریق ثانی نے بغض وحسد کا طریق اختیار کیا ہے جو کہ سراسر فرمان نبوی لاتحاسدوا ولا تباغضوا کے خلاف ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بغض وحسد سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ طوبیٰ لمن اشتغل بعیوبه عن عیوب الناس یعنی اس کے لیے بشارت ہے جو کہ دوسروں کے عیوب کو نظرانداز کر کے اپنی غلط کاریوں اور عیوب پر غور کرے۔

(۲) اپنی قومیت کی اصلاح کوئی جرم کی بات نہیں ہے اور نہ وعید بغض میں داخل ہے۔ متعدد آیات مبارکہ سے اصلاح احوال کی تلقین ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا۔ (پارہ ۲) اور ارشاد ہے ان ارید الا الاصلاح ما استطعت (پارہ ۱۲) اور ارشاد ہے فاصلحوا بینهما بالعدل (پارہ ۲۶)

(۳) بصورت جائز ہونے کے ناجائز عمل کے انسان کافر نہیں ہو جاتا۔ جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے لا نکفره بذنب اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے سے خود قائل تحقیق کافر ہو جاتا ہے۔ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان میں متفق علیہ حدیث مرقوم ہے۔ ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما (متفق علیہ)

(۴) بصورت گنہگار ثابت ہونے کے نماز گنہگار کے پیچھے ناجائز نہیں ہو جاتی جبکہ کوئی امام مسجد کا یا عیدگاہ کا مقرر ہو تو وہ دوسرے علماء سے زیادہ مستحق امامت ہے۔ جیسا کہ درالمختار اور ردالمحتار میں مصرح اور مفصل ہے۔ بعد مقرر ہونے کے امام کے اور مسلمانوں کے اتفاق ہونے کے جو شخص تفریق پیدا کرے وہ سخت گنہگار ہے اور مستحق سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا (آل عمران) اور ارشاد ہے ان الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعا لست منهم فی شیء الایہ الخ (سورۃ انعام)

کتبہ عبید اللہ عفا اللہ عنہ مفتی ڈیرہ غازی خان
الجواب مصیب وانا اقول بمثلہ محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

﴿هو الصواب﴾

سوال مذکورہ میں جو واقعات درج کیے گئے ہیں اگر واقعی واقعات وحالات اسی طرح ہیں تو یہ کوئی غیر شرعی اور ناجائز عمل نہیں کیا گیا اور جن لوگوں نے بغیر شرعی فیصلے کے اور مستند علماء کرام کے سامنے فریقین کے بیانات اور ثبوت کے بغیر اس قسم کی تقاریر کی ہیں کہ یہ لوگ کافر حرامی وغیرہ ہیں انہوں نے سخت کبیرہ گناہ اور بہتان باندھنے کا جرم کیا ہے۔ جناب قاضی مفتی عبید اللہ صاحب نے جو مفصل و مدلل جواب لکھا ہے سوال کے مطابق جواب صحیح اور درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رقمہ محمد جمال عفا اللہ عنہ خطیب [illegible]
۳ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

اگر یہ واقعات درست ہیں تو جواب صحیح ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۹ صفر ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح غلام مصطفیٰ رضوی مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان

حضرات علماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے

(۱) اسلام میں ذات پات کی کیا اہمیت ہے۔

(۲) شعوب اور قبائل کی تعریف صرف تعارفی ہے یا اور کوئی زیادہ حیثیت اس کو حاصل ہے۔

(۳) ذات پات اور قومیت کا تعین کی ابتدا کیسے اور کس طرح ہوئی۔

(۴) ہر قومیت کا تعین خدا تعالیٰ کی طرف سے یا شارع علیہ السلام کی ذات مبارکہ سے ہوا۔ ہمارے خیال میں ایسا نہیں ہے بلکہ انسانی وضع کردہ چیزیں ہیں۔

(۵) ہمارے خیال میں قومیت کا تعین ہر ایک گروہ نے اپنی رضامندی اور صوابدید سے کیا۔ گویا یہ انسانی تخلیق ہے شرع مطہرہ کا اس میں چنداں دخل نہیں ہے۔

(۶) ہمارے خیال میں کسی گروہ یا طبقہ کی قومیت مستند اور محفوظ نہیں۔ نہ اس کا کافی ثبوت بہم پہنچ سکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

(۷) جب یہ انسانی وضع کردہ چیز ہے تو حسب ضرورت اور موقع اس میں رد و بدل کی گنجائش موجود ہے۔

(۸) وعید نسب کے متعلق جو احادیث یا فقہاء کی عبارتیں واقع ہیں ان کو واضح فرمایئے اور اس کے صحیح مقصد اور معانی سے مطلع فرمایئے۔

(۹) قومیت کو تبدیل کرنے والے انسان کے پیچھے اقتدا جائز ہے یا نہ۔ اگر اقتداء جائز نہیں تو وہ کس عظیم گناہ کا مرتکب ہوگا جبکہ صلوا خلف کل بر و فاجر کا ارشاد صاف موجود ہے۔

(۱۰) قومیت کو تبدیل کرنے یا قومیت کی غلطی کو درست کرنے میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔

(۱۱) حدیثوں میں آیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا برا نام سنتے تھے تو فوراً اس کا نام اچھا تجویز فرماتے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے مواقع پر اس کی تبدیلی کرنا جائز ہے۔ پھر کسی شخص کی قومیت یا ذات میں جو پہلے ہی غیر مستند اور غیر محفوظ ہے کوئی اور موزوں اور پسندیدہ نام تجویز کرنے میں کیا مضائقہ ہے۔

﴿ج﴾

(۱) اسلام میں نسب کو عمل کے بغیر کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ البتہ عمل صالح کے ساتھ شرافت نسبی نور علیٰ نور ہے۔

(۲) شعوب وقبائل کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم اس قرآنی ارشاد سے حیثیت قبائل کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

(۳) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد جب اطراف ارض میں پھیلی اور منتشر ہوئی تو تعارف کے لیے شعوب وقبائل کی بنیاد پڑی۔

(۴،۵) ظاہری طور پر انسانوں نے اپنے تعارف کے لیے انساب شعوب وقبائل کو وضع کیا تاکہ تعارف اور جان پہچان میں دقت نہ ہو۔ بعد میں لوگوں نے اس کو فخر اور مباہات کا ذریعہ بنا لیا جو ناجائز ہے۔ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقی ہے۔ اس لیے کہ وہ خالق کائنات ہیں۔ وجعلناکم شعوبا الخ

(۶) یہ خیال غلط ہے۔ اور قومیں بھی صحیح مشہور ہوتی ہیں۔ ان شاء اللہ

(۷) رد وبدل بلا ضرورت شدیدہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں فساد کا خطرہ ہوتا ہے اور اشتباہ واقع ہوتا ہے۔ ضرورت شدیدہ کا تعین بھی خود نہ کرے بلکہ علماء سے پوچھ کر کیا جا سکتا ہے۔

(۸) مسلم شریف ص ۵۷ جلد اول میں حضرت سعد وابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ من ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام۔ اس حدیث کا مطلب واضح ہے کہ اصلی باپ کو چھوڑ کر دوسرے مشہور ومعروف یا کسی ضرورت کی بناء پر کسی کو والد بنا کر نسب کو بگاڑنا ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے، بدلنا ناجائز ہے۔ قومیت کی تبدیلی بھی اگر اس کو مستلزم ہو تو گناہ میں داخل ہوگی ورنہ نہیں۔

(۹) اگر تبدیلی قومیت خلاف نسب کو مستلزم ہے تو گناہ ہے اور امامت کے لیے مخل ہے ورنہ نہیں۔

(۱۰) طرز ظاہر ہے کہ تبدیل کرنا گناہ ہو سکتا ہے جس کی تفصیل اوپر مذکور ہے اور اصلاح تو مستحسن اور مطلوب ہے۔

(۱۱) برا نام بدلنا مستحسن ہے۔ اس طرح کسی قوم کا برا لقب تبدیل کرنا جائز ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ التباس کا موجب ہو۔ مثلاً اپنے آپ کے لیے صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا علوی کا لقب تجویز کرے چونکہ اس میں اشتباہ لازم آتا ہے۔ ایسا ناجائز ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۷ صفر ۱۳۹۶ھ

مرہونہ زمین سے اگر مرتہن نے نفع حاصل کیا تو وہ قرضہ سے منہا کیا جا سکتا ہے

بدکاری کرنے والے مرد وعورت کی پشت پناہی ہرگز جائز نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسائل میں کہ

(۱) ایک آدمی دوسرے سے چار کنال زمین رہن لیتا ہے اور اگر زمین کا عام بھاؤ کم از کم ساٹھ روپے فی بیگھہ ہے تو جس آدمی نے پیسے دیے ہیں وہ بضد ہو کر کہتا ہے کہ تیرہ روپے سال کی کاٹ دوں گا۔ اس سے زیادہ نہیں دے سکتا کیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ نصف حصہ کم از کم تیس بنتے ہیں۔

(۲) ایک عورت اور مرد جو اعلانیہ طور پر زنا کرتے ہیں اور تمام گاؤں والے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ ایک مولانا صاحب نے ان کے اس ناجائز حرکات پر شرعی حدود نافذ کر دیں کہ ان کے ساتھ لین دین کھانا پینا بیٹھنا اٹھنا جس آدمی کا بھی ہو وہ مسلمان نہیں اور ان کو شہر بدر کرنا چاہیے۔ اس کے برعکس ایک دوسرے مولوی صاحب ان کی پشت پناہی کرتے ہیں اور ان کے گھر یعنی عورت کے گھر میں بیٹھتے اٹھتے ہیں اور کھانا وغیرہ بھی کھاتے ہیں۔ جس مولانا نے فتویٰ لگایا ہے وہ سند یافتہ ہیں اور دوسرے مولوی صاحب سند یافتہ نہیں۔ اس کے بارے میں مدلل ثبوت دیں کہ ان مولوی صاحب پر کیا حد شرعی نافذ ہوتی ہے۔ حدود توڑنے پر ان ہر دو مجرم پر فتویٰ لگا دیا اور ان کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے والے مولانا صاحب کے ساتھ کیا ہونا چاہیے۔

﴿ج﴾

( ) مرہونہ زمین سے کسی کے لیے بھی نفع لینا جائز نہیں لیکن اگر مرتہن نے نفع حاصل کیا تو یہ تمام نفع قرضہ کی وصولی میں شمار ہوگا۔ یعنی منافع کی مقدار اور رقم سے قرض ساقط ہو جائے گا۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں اصل منافع سے کم قرضہ ساقط کرنا شرعاً جائز نہیں۔

(۲) بدکاری کرنے والے مرد اور عورت کو سمجھایا جائے لیکن اگر وہ باز نہیں آتے تو تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کے ساتھ خورد و نوش نشست و برخاست غرض ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیں۔ یہاں تک کہ وہ باز آ جائیں۔ ان کی پشت پناہی کرنا قرآن مجید کے صریح حکم "ولا تعاونوا على الاثم والعدوان یعنی گناہ اور شرعی حدود سے تجاوز امور میں کسی کی اعانت نہ کرو" کی خلاف ورزی ہے۔ اس لیے پشت پناہی کرنے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ فوراً اس کی اعانت چھوڑ کر تائب ہو جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۰ صفر ۱۳۹۰ھ

ڈاڑھی والے کی نماز بغیر داڑھی والے کے پیچھے، کیا اخبارات میں دینی مضامین دینا جائز ہے، دکانوں پر بہشتی پاک کا کیلنڈر لگانا، قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق کو جلانا، شیعہ کو راسخ العقیدہ بنانے کی غرض سے پاس رکھنا، جمعیت کی خدمت کرنا کافی ہے یا نماز بھی ضروری ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس کے بارے میں کہ

۳۸۶ ج ۲ ولا يجوز لف شئ في كاغذ فقه ونحوه وفي كتب الطب يجوز وفي الشامية (قوله ونحوه) الذي في المنح ونحوه في الهندية ولا يجوز لف شئ في كاغذ فيه مكتوب من الفقه والكلام الاولى ان لا يفعل وفي كتب الطب يجوز ولو كان فيه اسم الله تعالى واسم النبي عليه السلام يجوز محوه ليلف فيه شئ ومحو بعض الكتابة بالريق وقد ورد النهي عن محو اسم الله تعالى بالبصاق ولم يبين محو كتابة القرآن بالريق هل هو كاسم الله تعالى او كغيره

(۴) جب تک مسلمان اسلامی تعلیمات سے سرشار نہیں ہوتے اور ان میں اخلاقی بلندی پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک اس قسم کی حرکات کا سدباب مشکل نظر آتا ہے۔

(۵) ایسے متبرک اوراق کو کسی پاک وصاف کپڑے میں لپیٹا جائے اور کسی ایسی جگہ جس کے اوپر سے لوگوں کی گزرنہ ہو مثلاً قبرستان وغیرہ میں لحد کھود کر اس میں دفنائے جائیں یہی طریقہ افضل ہے اور ان کا جلانا درست نہیں ہے۔ کما قال في العالمگيريه ص ۳۲۳ ج ۵ المصحف اذا صار خلقا لا يقرا منه ويخاف ان يضيع يجعل في خرقة طاهرة ويدفن ودفنه اولى من وضعه موضعا يخاف ان يقع عليه النجاسة او نحو ذالك ويلحد له لانه لو شق ودفن يحتاج الى اهالة التراب عليه وفي ذلك نوع تحقير الا اذا جعل فوقه سقف بحيث لا يصل التراب اليه فهو حسن ايضاً كذا في الغرائب المصحف اذا صار خلقاً وتعذرت القراة منه يحرق بالنار اشار الشيباني الى هذا في السير الكبير وبه ناخذ كذا في الذخيره

(۶) اس شخص کو علیحدہ نہ کیا جائے بلکہ اس کو اسلامی تعلیمات سے روشناس اور مذہب حقہ کے دلائل سے مطمئن کر کے راہ راست پر لانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۳ صفر ۱۳۹۹ھ

کفار و مشرکین کو خیرات و زکوٰۃ دینا، مشرک، یہودن اور عیسائی عورت سے نکاح کرنا، مشرک کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام ہے، کافر کو دوست بنانا، کیا مسلمان پر کفر کا فتویٰ لگانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، مشرک اور کافر کو لیڈر بنانا، کیا تعویذ کرنا واقعی شرک ہے؟

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

قبریں نہ بنی ہوئی ہوں تو مالک کی اجازت سے وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ اگر قبروں کے نشان باقی ہیں لیکن زمانہ گزر گیا ہو کہ اہل قبور بالکل معدوم ہو گئے ہوں۔ تو وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ کما فی الشامیة ص ۲۳۵ ج ۲ اذا بلی المیت وصار ترابا جاز دفن غیرہ وزرعه والبناء علیه ومقتضاہ جواز المشی فوقه واللہ اعلم اور اگر قبرستان وقف ہے اور پرانا ہو گیا ہے اور اس قبرستان میں لوگوں نے اموات دفن کرنا ترک کر دیا ہے اور سابقہ قبروں کے نشان مٹ گئے ہوں تو وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ لما فی عمدة القاری شرح صحیح البخاری ص ۴۳۵ فان قلت هل یجوز ان تبنی المساجد علی قبور المسلمین قلت قال ابن القاسم لو ان مقبرة من مقابر المسلمین عفت وبنی قوم علیها مسجدا لم ار بذلک باسا وذلک لان المقابر وقف من اوقاف المسلمین لدفن موتاهم لا یجوز لاحد ان یملکها فاذا درست واستغنی عن الدفن فیها جاز صرفها الی المسجد لان المسجد ایضا وقف من اوقاف المسلمین لا یجوز تملکه لاحد فمعناهما علی هذا واحد۔ واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۲ رجب ۱۳۸۸ھ

ایک عیالدار شخص جو ایک مکان کا مالک اور سرکاری ملازم ہو تو مستحق زکوۃ ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید ایک بال بچے دار آدمی ہے۔ پانچ بچوں اور ایک بیوی کا واحد کفیل ہے۔ ایک مکان بمعہ احاطہ مرلہ کا مالک ہے۔ ایک مد تھوڑی ملکیت میں ہے۔ جس کی قیمت ۵۰ روپے ہے۔ ڈھائی صد روپیہ پر سرکاری ملازم ہے لیکن بچوں کا گزر اوقات مشکل سے ہوتا ہے اور ۷/۵ صد روپیہ کا مقروض ہے۔ شریعت مصطفوی کی رو سے آگاہ فرمادیں کہ زید مذکور عشر زکوۃ کا مال لے سکتا ہے یا نہیں۔

دلا سرخان آساتی ملازم محکمہ تعلقات عامہ میانوالی

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں اگر زید سید نہیں تو اس کے لیے زکوۃ عشر لینا جائز ہے۔

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۷ صفر ۱۳۹۹ھ

رفاہی فنڈ میں زکوۃ دینا

﴿س﴾

بخدمت اقدس استاذی المکرم حضرت قبلہ مفتی صاحب مدظلہ العالی دامت برکاتہم العالیہ السلام علیکم

ورحمۃ اللہ۔ خیریت جانبین مطلوب ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عاطفت تا قیامت فرمائے۔

صدر کے نمازی دوفائل فنڈ میں لوٹ دریافت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے یا نہیں۔ باقی یہاں پر حالات معمول پر ہیں۔ شورکوٹ میں اور ماہی وال تحصیل جھنگ میں بیماری سے کچھ نقصان ہو گیا ہے۔ تمام احباب کی طرف سے سلام عرض ہو۔ فقط والسلام

محمد یٰسین خطیب جامع مسجد مدنی پورہ جھنگ صدر

﴿ج﴾

جائز نہیں۔ اس میں مختلف مصارف ہیں۔ بعض مصارف تو زکوٰۃ کے ہیں اور بعض نہیں اس لیے زکوٰۃ کی رقم کا بے مصرف پر لگانا بھی قریب ہے۔ اس لیے زکوٰۃ کی رقم فنڈ میں داخل نہ کی جائے۔ البتہ مریضوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی دوائی وغیرہ پر خرچ کر کے ان کے تملیک کر دی جائے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۱۹ ذی قعدہ ۱۳۹۱ھ

قرض رقم جو چار سال بعد ملی ہو گیا سنہا ہے گزشتہ کی زکوٰۃ واجب ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید نے بکر کو مثلاً پانچ سو روپیہ رقم بطور قرض حسنہ کے دے دی اور بکر نے یہ رقم چار سال کے بعد واپس کر دی۔ تو کیا یہ درمیانی مدت چار سال کی زکوٰۃ لازماً دینی ہوگی۔ نیز اگر لازماً ادا کرنی ہوگی تو یہ زکوٰۃ کون ادا کرے گا۔ کیا زید کے ذمہ میں ہے یا کہ بکر زکوٰۃ ادا کرے گا۔ حالانکہ زید نے اس مدت چار سال کے اندر اس رقم مذکورہ سے استفادہ بھی کوئی نہیں کیا۔ یا بکر کی زید کو زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ بینوا توجروا۔

محمد عبداللہ متعلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں گزشتہ چار سال کی زکوٰۃ کی ادائیگی زید کے ذمہ لازم ہے۔ ولو كان الدين على مقر مليء ... فوصل الى ملكه لزم زكوة مامضى (الدر المختار مع شرحه رد المحتار كتاب الزكاة ص ۲۶۶ ج ۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۹ محرم ۱۳۹۶ھ

کپاس کی لکڑیوں میں عشر واجب ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کپاس کی لکڑیاں جو کہ ایندھن کے کام آتی ہیں اور آج کل اہمیت رکھتی ہیں کیا گھاس بھوسہ کی طرح ان میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

خلیل احمد

﴿ج﴾

کپاس کی لکڑیوں میں عشر نہیں آتا ہے۔ جیسا کہ صاحب درمختار نے تصریح فرمائی ہے اسی طرح بھوسہ میں بھی عشر نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۳۰ محرم ۱۳۹۲ھ

خیالات فاسدہ اور وساوس شیطانیہ پر کوئی مواخذہ نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں یعنی جو خیال مقصود ہے انسان یا غیرہ ہے خواہ برے ہوں یا اچھے اور خیالات کی خیالات میں جو کچھ وہ کام کرتا رہتا ہے خواہ وہ غلط ہو یا صحیح کیا ایسے خیالات کا قیامت کے دن یا حساب کتاب کے وقت کا حساب ہوگا۔ جبکہ وہ عملی صورت میں اختیار نہ کیے گئے ہوں اور محض ذہنی خیال ہو۔

حبیب الرحمن فاروقی ٹاؤن ملتان

﴿ج﴾

خیالات فاسدہ و وساوس شیطانی پر شرعاً کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ جب تک انسان کے ہاتھ سے کوئی عمل نہ گزرے جب خیالات فاسدہ کے ماتحت کوئی عمل ہو جائے تو پھر اس عمل کو پیش کرنے کے متعلق دریافت کریں صرف وساوس کے درپے نہ ہوں اور نہ ان سے گھبرائیں۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

رنگ ریزی کے لیے سور کے بال والا برش استعمال کرنا اور ایسے برشوں کی تجارت کرنا

﴿س﴾

بخدمت جناب حضرت مفتی صاحب امید ہے باخیریت ہوں گے۔ عرض ہے کہ میری دکان ہے جناب تشریف لا چکے ہیں۔ میرا کاروبار رنگ و روغن عمارتی کا ہے۔ رنگ و روغن لگانے کے لیے جو برش استعمال ہوتا ہے۔ اس شعبہ دنیا کی مستند فیکٹریاں سور کا بال استعمال کرتی ہیں۔ یہاں پاکستان میں بھی یہی بال باہر سے منگا کر برش بنائے جاتے ہیں۔ انگریزی میں اسے برسل کہتے ہیں۔ دوسری قسم کے بال مثلاً گھوڑا، بھینس یا اونٹ کے بالوں میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ رنگ کو پھیلا کر زیادہ کر سکیں۔ شرعی طور پر سور کے بال والے برش جن کا رنگ۔ تجارت میں اہم کردار ہے تجارت کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ تجارت کا مطلب ہے اس سے نفع حاصل کرنا یا نقصان ہو یا گر خرید کر بغیر نفع کمائے دے دیا جائے تو گویا اس پر تجارت کا لیبل یا مفہوم نہ ہو تو کیا جائز ہے۔ ان دونوں کا جواب قرآن حدیث کی روشنی میں دیں۔

﴿ج﴾

في الهداية ص ۵۸ ج ۳ لا يجوز بيع شعر الخنزير لانه نجس العين فلا يجوز بيعه اهانة له ويجوز الانتفاع به للخرز للضرورة فان ذالك العمل لا يتأتى بدونه الخ

واضح رہے کہ خنزیر نجس العین ہے۔ شریعت نے اس کی توہین کا حکم دیا ہے۔ جیسے کہ ہدایہ کی عبارت بالا مذکورہ سے واضح ہے۔ خنزیر کے بالوں اور اس کے بنے ہوئے برشوں کی تجارت میں خنزیر کا اعزاز و اکرام ہے۔ لہذا ہرگز ہرگز خنزیر کے بالوں اور اس سے تیار شدہ برشوں کی تجارت کی شرعاً اجازت نہیں دی جا سکتی ہے۔ رنگ و روغن عمارتی میں گھوڑے خچر وغیرہ کے بالوں اور دوسروں کیمیاوی مسالا جات سے تیار شدہ برشوں کو کام میں لایا جائے اور ان سے تیار کیے جائیں اور دیگر اہل اسلام کو بھی اس مسئلہ سے واقف کیا جائے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا زیر ناف بالوں کی کوئی حد مقرر ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ زیر ناف بال کہاں سے کہاں تک صاف کرنے واجب ہیں اور زیادہ سے زیادہ کتنے دن میں صاف کرنے چاہئیں۔ اگر اس میعاد میں صاف نہ کیے ہوں اور حج کے لیے احرام باندھے تو احرام صحیح ہوگا یا نہیں۔

سائل محمد یونس منصور کراچی ۲

﴿ج﴾

زیر ناف بال صاف کرنے کے لیے کوئی حد نظر سے نہیں گزری البتہ شرح مسلم فتح الملہم میں حوالی الذکر کا لفظ موجود ہے یعنی ذکر کے گرد جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ناف تک صاف کرنے ضروری نہیں ہیں۔ البتہ ناف تک صاف کرنے سے زیادہ صفائی ہو جاتی ہے اچھا تو یہ ہے کہ ایک ہفتہ کے وقفہ سے اس کو صاف کیا جائے۔ آخری مرحلہ چالیس یوم تک ہے۔ اس سے آگے مکروہ ہے لیکن اس کا احرام پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا یہ درست ہے کہ جلق کرنے والے کے ہاتھ قیامت کے دن گابھن ہوں گے

﴿س﴾

کیا کسی حدیث کی کتاب میں یہ بیان آیا ہے کہ مشت زنی کرنے والے کا ہاتھ قیامت کے دن ایسا ہوگا جیسے کوئی چیز گابھن ہوئی ہو۔

محمد اکرم عفا اللہ عنہ

﴿ج﴾

کوئی روایت حدیث اس قسم کی سامنے سے نہیں گزری۔ البتہ زواجر ہندی ص ۲۴ پر یہ مضمون ہے مترجم نے استاد سے سنا ہے جلق والوں کی انگلیاں قیامت میں حاملہ ہوں گی ان میں بالکل سخت مصیبت میں گرفتار ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

زواجر ہندی حدیث کی معتبر کتاب نہیں ہے۔ البتہ نفس جلق فتیح فعل ہے احتراز کرنا لازم ہے۔

الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

سمگلنگ کا مال خریدنا فروخت کرنا جائز ہے

﴿س﴾

آج کل سمگلنگ کا مال یعنی سرحد سے بغیر حکومت ڈیوٹی ادا کیے پار کیا ہوا کپڑا یا اور اشیاء بازار میں عام فروخت کیے جا رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے بھی اس پر پابندی ضرور ہے۔ مگر ہر بازار میں بک بھی رہے ہیں۔ کیا از روئے شریعت ہم ان کو اپنے علاقہ میں خرید کر کے اور پھر اس مال کو منافع پر بیچ کر اس کی کمائی سے گزارا کر سکتے ہیں یعنی یہ کمائی حلال ہے یا حرام یا مشتبہ۔

مستجاب احمد علی کپڑا فروش تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

۲۲ رجب سے ۲۱ رجب تک خوب تیاری کرکے پھر لوگوں کو کونڈے کھلانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ ہمارے ملک میں لوگ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی نیاز پکاتے ہیں جس کو عرف میں امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کا کونڈا کہا جاتا ہے اور حسب ذیل طریقہ سے اس کی تیاری کی جاتی ہے کہ ۲۲ رجب سے لے کر ۲۱ رجب تک یعنی ایک دن کم کامل سال عورتیں اپنی خوردنی اشیاء سے ماہواری حسب توفیق بچا کر رکھتی جاتی ہیں جب ۲۱ رجب کی شام ہوتی ہے سب عورتیں اپنے تمام سامان کو خوب دھویا کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ ۲۱ رجب سے ایک دو دن پہلے اپنے گھروں کو بھی لیپا پوتی کرتی ہیں اور کپڑے وغیرہ خوب دھوتی ہے۔ پھر ۲۲ کی شب عشاء پڑھ کر خود بھی اور بچوں کو بھی نہلاتی ہیں۔ بعد دھوئے کپڑے پہن کر جو چیز سال بھر سے جمع ہوتی ہے۔ مٹھائی پکوان سب پکاتی ہے۔ یہاں تک کہ صبح صادق سے قبل فارغ ہو جاتی ہیں۔ پھر نماز پڑھ کر سب لوگوں کو بلا کر اپنے گھر کے اندر کھلایا جاتا ہے لیکن اپنے گھر کے اندر کھانا شرط ہے۔ پھر اگر پوچھا جائے کہ ایسا طریقہ کیوں کرتی ہو تو جواب ملتا ہے کہ ہم نے امام جعفر صاحب کے فضائل ومناقب میں پڑھا ہے کہ امام صاحب خود فرماتے ہیں کہ اس تاریخ کو جو شخص اس طریق سے چیزوں کا [illegible] بہت ثواب ہوگا تو کیا یہ نیاز پکانا اس طریقہ سے اور باقی شرائط وساقت کے اور پھر اس کا کھانا کیسا ہے۔ دلیل کے ساتھ بیان فرمائیں۔

المستفتی صوفی محمد رمضان محلہ شاہ گردیز ملتان شہر

﴿ج﴾

کسی عمل کا موجب ثواب وعقاب ہونا دلیل شرعی پر موقوف ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا صورت کے ساتھ صدقہ وخیرات کرنا اور باقی امور انجام دینا اور اس طرز خاص اور عمل خاص کو موجب ثواب سمجھنا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں۔ لہٰذا ان امور کو ان کیفیات کے ساتھ ضروری وموجب ثواب خیال کرنا بدعت سیئہ ہے۔ جس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ حدیث میں ہے کہ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

لڑکے کو سوتی کپڑے کا فراک پہنانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکا جس کی عمر دو تین سال ہے اس کو سوتی کپڑے کا سادہ فراک پہنانا جو کہ لیڈی شکل کا بھی نہیں ہے۔ آیا لڑکے کو ایسا فراک پہنانا ٹھیک ہے یا نہیں۔

عبدالقیوم ولد چھوٹو ولی محمد [illegible] روڈ طارق آباد [illegible] شہر

﴿ج﴾

اسلامی طرز اور اپنا تمدنی لباس اختیار کرنا افضل اور بہتر ہے۔ بنسبت ان جدید طرز کے لباس وفیشن کے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ آپ کے لیے آخرت میں ذخیرہ ہو اور دنیا میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو تو اس کو فراق سے بچایئے۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کسی ادارے کی طرف سے عاریۃً دی گئی سائیکل کو ذاتی کام کے لیے استعمال کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کسی ادارے کا سائیکل اگر مدرسے کے کسی ملازم کے پاس رہتا ہو تو مدرسے کے کام کے بغیر اپنے استعمال میں لا سکتا ہے یا نہ اگر کسی اشد ضرورت کے تحت کسی وقت اپنے ذاتی کام میں استعمال کرے تو کیا کچھ شرعی اجازت ہے یا نہ۔ فقط واللہ اعلم

عبدالواحد مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

ملازم ادارے کے سرپرست اور بڑے مثلاً مہتمم صاحب ادارہ کی اجازت سے اپنے ذاتی کام میں استعمال کر سکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ احمد نائب مفتی مدرسہ ہذا

مردار کی چربی اگر بیرون ملک سے درآمد کی جائے یا اندرون ملک ہو لیکن اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ کہ امریکہ و دیگر مغربی ممالک سے چربی درآمد کی جاتی ہے۔ جسے صابن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چربی مردہ جانوروں کی بھی ہوتی ہے۔ جبکہ اس کی ہیئت تبدیل ہو جاتی ہے۔ تو کیا یہ صابن ہمیں از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں۔

محمد عمر دو لک کٹڑہ صوب اللہ مسجد بڑا گیر و ملتان شہر

﴿ج﴾

وعبارة المجتبى جعل الدهن النجس في صابون يفتى بطهارته. لانه تغير والتغير يطهر

عند محمد ویفتی به للبلوی وظاهره ان دهن المیتة کذالک لتعبیره بالنجس دون
المتنجس الا ان یقال هو خاص بالنجس لان العادة وضع الزیت فی الصابون دون بقیة
الادهان تامل. ثم رأیت فی شرح المنیة ما یؤید الاول حیث قال وعلیه یتفرع مالو وقع
انسان او کلب فی قدر الصابون فصار صابونا یکون طاهرا لتبدل الحقیقة الخ ثم اعلم ان
العلة عند محمد هی التغیر وانقلاب الحقیقة الخ (شامی ص ۲۱۲ ج ۱) قلت فعلی هذا
لا فرق بین ودک نجس العین وغیره کما یظهر مما قال فی الدر المختار ص ۲۲۳ ج ۴ ولا
یکون نجسا رماد قذر ولا ملح کان حمارا او خنزیرا ولا قذر وقع فی بئر فصار حماة لا
نقلاب العین به یفتی اھ واللہ اعلم عبارت بالا سے ظاہر ہے کہ ناپاک یا مردار کی چربی سے صابن تیار کیا جائے
تو بوجہ انقلاب حقیقت یہ صابن پاک سمجھا جائے گا اور یہ چربی وغیرہ بھی پاک ہو جائے گی اور اس صابن کا
استعمال بھی جائز ہوگا لیکن واضح رہے کہ طہارت صابن الگ مسئلہ ہے اور اس کی چربی کو خریدنا اور اسے صابن
میں استعمال کرنا الگ مسئلہ ہے۔ چنانچہ شامی ص ۲۳ ج ۴ میں ہے (قوله والقاصد) بخلاف الودک ای دهن المیتة
لانه جزؤها فلا یکون مالا ابن ملک ای فلا یجوز بیعه اتفاقا وکذا الانتفاع به لحدیث
البخاری ان الله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام قیل یا رسول الله ارأیت
شحوم المیتة فانه یطلی به السفن ویدهن بها الجلود ویستصبح بها الناس فقال لا هو حرام
الحدیث تامل شامی کی اس عبارت سے یہ واضح ہے کہ میتہ کی چربی یعنی ناپاک چربی کی بیع ناجائز ہے اور اسی
طرح ناپاک چربی سے نفع اٹھانا اور استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔ لہذا جو چربی امریکہ وغیرہ مغربی ممالک سے درآمد
کرتے ہیں اگر وہ ناپاک ہے اور مردار کی چربی ہے تو اس کا درآمد کرنا اور صابن میں استعمال کرنا جائز نہیں۔
البتہ اگر کوئی اس ناجائز کا ارتکاب کرے اور اس سے صابن بن جائے تو وہ صابن پاک ہے اور اس کا استعمال جائز ہے۔
فقط واللہ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ ہذا

سالانہ دروس ختم ہونے کے وقت طلباء کا اساتذہ کے لیے دعوت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ عرف ہے کہ کتاب کے ختم کرنے پر طلباء آپس میں
چندہ کر کے مٹھائی وغیرہ خرید لیتے ہیں۔ مٹھائی طلباء مع استاذ کھا لیتے ہیں اور اسی دوران انکو کچھ دے دیتے ہیں۔
طلباء میں بھی فرق ہوتا ہے کوئی دولتمند ہوتا ہے کوئی غریب ہوتا ہے۔ اگر غریب نے چندہ زیادہ دیا تو وہ اقتضاءً

سے زیادہ دینے پر مجبور ہوتا ہے۔ جیسے مرضی ہو یا نہ ہو، کبھی یکساں چندہ کرتے ہیں، کسی کے پاس رقم ہوتی ہے کسی کے پاس نہیں ہوتی۔ جب رقم نہیں ہوتی تو شامل بھی نہیں کرتے۔ اگر رقم تھوڑی ہو تھوڑی رقم پر باقی ساتھی رضامند نہیں ہوتے اور جس نے تھوڑی رقم دی اس کو طعنہ دیتے ہیں یا اگر اس طرح چندہ جمع کیا جائے کہ کسی نے زیادہ دیا کسی نے کم اور کسی نے نہیں دیا اور کھانے میں تمام یکساں شریک ہو گئے جس نے یہ چندہ کم دیا ہے اس کے لیے یہ مٹھائی کھانا کیسا ہے اور جس نے چندہ بالکل نہیں دیا اس کے لیے یہ کھانا کیسا ہے بظاہر تو تمام شریک ہیں لیکن پوچھا کسی نے نہیں یا اگر تمام طلباء آپس میں یکساں چندہ کریں کسی کو کسی قسم کی تکلیف چندہ وغیرہ کی نہ ہو یا اگر یکساں چندہ نہ ہو کم زیادہ ہو لیکن پوری رضامندی سے ہو۔ اپنے حق سے زیادہ کھانے کی اجازت بھی مل جائے اور اس کو رواج بھی نہ سمجھا جائے۔ ایسے چندہ جمع کر کے مٹھائی تقسیم کر کے کھانا یا جائے یہ کھانا کیسا ہے۔ بینوا توجروا

رحمت اللہ متعلم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

طلباء مدرسہ دینیہ کو اسوۂ حسنہ حضرات صحابہ خصوصاً اصحاب صفہ کا پیش نظر رکھنا لازم ہے۔ علم کی طرف توجہ تام اور تکرار، مطالعہ، ادب و احترام اساتذہ، فارغ اوقات میں خدمت اہل اسلام، تبلیغ وغیرہ مشاغل اور ذمہ داریاں ایسی ہیں کہ ایک مومن ذات ان سے فارغ ہو کر دوسرے غیر ضروری امور کی طرف اہتمام اور توجہ کو صرف نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس قسم کی دعوتیں و شیرینی بوجہ مفاسد کثیرہ بدعت ہو گئی ہیں حتی الامکان ان سے احتراز لازم ہے۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ الحدیث۔ وانا والقیاء امتی براء من التکلف۔ سوال کے متعلق آپ نے جو لکھا ہے تکلفاً بہر حال بیدہ بحالات موجودہ قابل احتراز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ریڈیو کی مکینکی سے حتی الامکان احتراز کرنا چاہیے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میں ریڈیو مکینک کا کام کرنا چاہتا ہوں۔ اس صورت میں یہ ڈر اکثر ستاتے ہیں آئیں گے اور مرمت کرتے وقت یا ایک کو سیٹ کرتے وقت گاتے ہوئے مردوں اور عورتوں کی آواز سے بہت ہی واسطہ پڑے گا اور دوسری طرف حدیث نبوی کے غالباً یہ الفاظ ہیں کہ جو کان کسی گانے والی عورت کی آواز سنے تو اس میں سیسہ پگھلا یا جائے گا۔ اب براہ کرم اس فتویٰ سے میری تسلی کریں۔ آیا میں ریڈیو مرمت کا کام کر سکتا ہوں یا نہیں۔

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں حتی الوسع اس پیشہ کو جو کہ شرعی طور پر حرام ہے اختیار نہ کیا جائے۔ بلکہ کوئی اور جائز کاروبار شروع کردیں اگر اس کی تنخواہ کم بھی ہو ایک حرام سے تو محفوظ ہو جائیں گے۔ شریعت کے پابند ہیں کہ معیشت اگر عسرت سے ہو معمولی سا گزارہ ہو تو کیا بات ہے اور یہ ضروری بھی نہیں کہ کسی دوسرے کاروبار اختیار کرنے سے آمدنی کم ہو۔ اس لیے کہ کتنے لوگ ہیں کہ جو جائز کاروبار کرتے ہیں اور اہل ثروت ہیں۔ معیشت آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اگر اختیار بھی کریں تو اس طرح اپنے آپ کو بچائیں کہ نصیحت کرتے وقت کلام پاک یا کوئی تقریر یا اس سے نہ سنیں۔ فقط واللہ اعلم

احمد عفا اللہ عنہ
الجواب صحیح عبداللہ عفا اللہ عنہ

جس کے گھر ۱۶ سال سے جوان لڑکی بے نکاح بیٹھی ہو کیا اس سے بائیکاٹ درست ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس صورت مسئلہ میں کہ ایک شخص کی چار لڑکیاں ہیں ایک لڑکی سولہ سال سے بالغہ ہے دوسری لڑکی دس سال سے بالغہ ہے باقی دو نابالغہ ہیں۔ بالغہ لڑکیوں کے خطبے کے لیے اس کے اقارب قومی نسبی وغیرہ بہت آتے ہیں لیکن کسی کو دینے کا فیصلہ نہیں کرتا۔ علماء کرام کے علاوہ لوگ عموماً اس کی ہدایت کے لیے کرائے گئے ہیں۔ اس سے بھی اس کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ لہذا شرعاً مسلمانوں کو اس کے برخلاف عدم تعاون و ترک معاملات جائز ہیں یا نہ۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

بائیکاٹ اور عدم تعاون انتہائی سزا ہے۔ جو کہ انتہائی مجبوری سے کسی کبیرہ کے ارتکاب پر جب کہ افہام و تفہیم کی تمام صورتیں بیکار ہو جائیں دی جاتی ہے۔ صورت مسئولہ میں حتی الامکان افہام و تفہیم کی تمام ممکن صورتیں عمل میں لائی جائیں اور اس شخص کے تمام اعذار کو رفع کیا جائے جو کہ اس کے نکاح کر دینے سے رکاوٹ بن رہے ہیں۔ اس کے بعد اہل علم سے مشورہ کر کے عدم تعاون وغیرہ کرنا جائز ہوگا اس لیے فوری طور پر بائیکاٹ و عدم تعاون کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جب تک تمام حقیقت حال واضح نہ ہو۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس ڈرامہ میں عورت کا کوئی کردار نہ ہو کیا اس کا دیکھنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کہ ایسا ڈرامہ جس میں عورت کا کردار پیش نہ کیا جائے اور کوئی فحش و غیر اسلامی خیال کا اظہار بھی نہ ہو ایسا ڈرامہ عند الشرع جائز ہے یا ناجائز اور ایسے ڈرامے کی آمدنی کسی اصلاحی مقصد کے لیے خرچ کرنا جائز ہے یا ناجائز

المستفتی عبد الرحمن صدر منظور تحریک ٹیوٹرین ڈرامیٹک کلب ملتان

﴿ج﴾

واضح رہے کہ جب تک ڈرامہ مذکور کی پوری کیفیت نہ بتائی جائے تب تک اس کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ عموماً ڈرامے متعدد شرعی قباحتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ بالفرض اگر کوئی ڈرامہ فحش اور غیر اسلامی خیالات کے اظہار سے خالی بھی ہو تب بھی عام طور پر لہو ولعب اور بے فائدہ ہونے سے خالی نہیں ہوا کرتا۔ لہٰذا بوجہ عبث ہونے اور لہو ولعب کے مکروہ اور ناجائز ضرور ہوگا۔ کما فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۳۹۵ ج ۶ (و) كره (كل لهو) لقوله عليه الصلوة والسلام كل لهو المسلم حرام الا ثلاثة ملاعبته اهله و تاديبه لفرسه و مناضلته بقوسه . وقال الشامي تحته (قوله وكره كل لهو) اي كل لعب وعبث فالثلاثة بمعنى واحد كما في شرح التاويلات والاطلاق شامل لنفس الفعل واستماعه كالرقص والسخرية والتصفيق وضرب الاوتار من الطنبور والبربط والرباب والقانون والمزمار والصنج والبوق فانها كلها مكروهة لانها زي الكفار الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفر لہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

اگر کوئی شخص سال والی کمیٹی ۶ ماہ کے بعد ختم کرنا چاہے تو کیا صورت ہے
جس شخص کے پاس کمیٹی کی رقم جمع کی جاتی ہے کیا قرعہ ڈالنے سے قبل وہ اس کو خرچ کر سکتا ہے
اگر قرعہ ڈالنے سے قبل وہ تمام رقم ضائع ہو جائے جو جمع ہو چکی ہے تو ذمہ دار کون ہوگا

﴿س﴾

جناب مکرم و محترم محمد انور شاہ صاحب مدظلہ

الدراهم. وفي الدر ايضا مع شرحه رد المحتار ص ۱۳ ج ۵ مطلب سكنى المقرض وقالوا اذا لم تكن المنفعة مشروطة ولا متعارفة اجر المثل على المقرض لان المستقرض انما اسكنه في داره عوضا عن منفعة القرض لا مجانا وكذا لو اخذ المقرض من المستقرض حمار ليستعمله الى ان يرد عليه الدراهم اه. وهذه كثيرة الوقوع. فقط والله تعالى اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

کیا نجدی شیطان کا لقب ہے

«س»

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ شیخ نجدی شیطان کا لقب ہے۔ ان کا یہ کہنا درست ہے یا نہیں۔ اگر شیخ نجدی شیطان کا لقب نہیں تو اس مولوی صاحب کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔ اگر واقعی لقب شیطان کا ہے تو یہ لقب اس کو کب دیا گیا اور کیوں دیا گیا۔ بینوا توجروا

«ج»

مولوی صاحب کا یہ قول محض فاسد اور باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ محض ریحانات کو شرعی رنگ دے کر عوام کو گمراہ کرنے کا یہ ایک طریقہ ہے۔ مولوی صاحب موصوف کو اس قسم کی تحریر یا باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے ورنہ نہایت ہی سنجیدگی و وقار اور متانت سے شرعی مسائل بیان کریں۔ افراط و تفریط سے اجتناب کریں۔
واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جو مہتمم مدرسے کے فنڈ میں خیانت کا مرتکب ہوا ہو اس کو کسی بھی صورت میں دوبارہ لانا درست نہیں

«س»

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کو ایک ادارہ کا مہتمم بنایا گیا تھا۔ ابتدائی مقام پر وہ شخص معلم بھی خود رہا خطیب بھی خود رہا اور ناظم بھی خود رہا۔ خزانچی بھی خود رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس مسجد و مدرسہ کی انتظامیہ نے اس مہتمم سے تجدید حساب کا مطالبہ کیا۔ حساب و تجدید کرانے کی بناء پر پریشان ہوا اور اس ادارہ کو چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ عرصہ دراز سے تقریباً پانچ سال ہونے والے ہیں کہ جب اس دوران پانچ سال تک یہ دورہ کرتا رہا کہ اس ادارہ کے نام سے عوام سے چندہ وصول کرتا رہا ہے اور خود ہضم کرتا رہا ہے۔ اب جب عوام کو یہ

پتہ چلا کہ یہ مہتمم صاحب چندے کر کے خود کھا جاتا ہے۔ مدرسے سے تو طلباء بھی ندارد ہیں۔ برملا ذلت کا سامنا کرنا پڑا تو اب وہ مہتمم صاحب پھر کوشاں ہیں کہ کسی طریقے سے پھر اسی ادارہ کا مہتمم بن جاویں۔ حالانکہ انتظامیہ کمیٹی اس پر ناراض ہے۔ جماعت ناراض ہے۔ قوم ناراض ہے۔ آپ کے جانے کے بعد وہ ادارہ کافی ترقی پذیر ہے۔ اس کے قائم مقام جو صاحب کام کر رہے ہیں عالم باشرع بغیر تنخواہ مدرسے کو مفاد پہنچانے والے ہیں مدرسہ کے لیے حالانکہ سابق مہتمم اس ادارہ کے تنخواہ دار بھی تھے اور تجارت سے نصف حصہ آمدنی سے خرچہ کاٹ کر لیتے تھے۔ کیا ایسے خائن مہتمم صاحب جس پر قوم ناراض ہے پھر ادارہ کا دوبارہ مہتمم بن سکتا ہے۔ حالانکہ اکثر زندگی کا حصہ اس کا ایسے چندے وصول کرتے رہنا اور اپنے عیال پر خرچ کرتے رہنا بالکل کثیر العیال ہے اور بے معاش کا کاروبار ہے۔ کسی فقہ حنفی یا کسی شرعی حیثیت کی رو سے کر اس کا جواز ہو تو بیان فرماویں۔

قاضی رسول بخش تحصیل شجاع آباد

﴿ج﴾

شرعی طریقے سے خوب تحقیق کی جاوے اگر واقعی اس شخص میں خیانت وغیرہ امور مذکورہ فی السوال موجود ہیں تو شرعاً یہ درست نہیں کہ ایسے شخص کو دوبارہ کسی دینی ادارہ کا مہتمم بنایا جائے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۳ ذی قعدہ ۱۳۹۴ھ

قرآن کریم میں رکوع کی جو علامتیں ہیں کیا یہ حضور سے ثابت ہیں

﴿س﴾

ما قولكم رحمكم الله في علامات الركوع التي في القرآن العظيم اهي معتبرة بالمقدار ام بالمضامين ولا يستفهم احد الامرين اما الاول فلان مقدار بعض الركوع زائد على البعض واما الثاني فلكون بعض الركوع مشتملا على مضامين كثيرة وبعضها لا يعم فيه مضمون واحد فماذا معيارها. وقول بعض العلماء انها منصوص عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا اصل له لان ذخيرة كتب الحديث خالية عن تذكرة الركوع ومقدارها فمن اين تثبت علامات الركوع ومن عينها وما معيارها۔

المستفتی عبدالخالق مدرس معهد اشرف المدارس ناظم آباد کراچی

﴿ح﴾

اعلم ايها الاخ الارشد ان وضع علامات الركوع ليس توقيفيا ثابتا من الشارع عليه الصلوٰة والسلام بل هو من المشائخ الفقهاء كما يأتي وضعوها كما وضع السلف العاشير والنقط في القرآن مع انه كان مصحف الامام خاليا عنهما وجاء عن ابن مسعود رضي الله عنه جردوا القرآن او كما قال واما وضع النقط فلحفظ الاعراب واما وضع العاشير فلحفظ الآي وليطلب الامام في التراويح قدر ما يقرأ في كل ركعة ليقع الختم مرة كما جاء في المبسوط لشمس الائمة السرخسي المتوفي في حدود سنة ۴۸۰-۵۰۰ وغيرها فتوال ص ۱۴۶ ج ۲. (الفصل السادس في حق قدر القراءة (من التراويح) وروى الحسن عن ابي حنيفة رحمهما الله تعالى ان الامام يقرأ في كل ركعة عشر آيات ونحوها وهو الاحسن لان السنة في التراويح الختم مرة وبما اشار اليه ابو حنيفة رحمه الله تعالى يختم القرآن مرة فيها لان عدد ركعات التراويح في جميع الشهر ست مائة وعدد الآي ست آلاف وشيء فاذا قرأ في كل ركعة عشر آيات يحصل الختم فيها اھ وهكذا في فتاوى قاضي خان متوفي ۵۹۲ على هامش العالمگيرية ص ۲۳۷-۲۳۸ ج ۱ واستحسنها العلماء ثم اعلم ايها الاعز ان مشائخنا الحنفية خصوصاً مشائخ بخارا كما يأتي لما رأوا ان العاشير ليس فيها حسن معتد به يرى انه مقدر محدود لعشر آيات ليس فيها اعتبار المعاني والمفاهيم والمضامين لفظاً مع انه لا بد منه لانه قد يقع العشر على آية لا يستحسن ان يختم الركعة بها بل يناسب ان يقرأ آية او آيتان ونحوها ليتم المضمون وايضا رأوا احسنا ان يقع الختم ليلة السابع والعشرين رجاء ان ينالوا فضيلة ليلة القدر اذ الاخبار قد كثرت بانها ليلة السابع والعشرين من رمضان والعاشير يقع مراعاتها الختم ليلة الثلاثين ـ فلهذا وضعوا علامات الركوع وجعلوا القرآن خمس مائة واربعين ركوعاً ليقع الختم في الليلة السابعة والعشرين وراعوا فيه امرين الاول ان لا يكون ركوع واحد مقدار ما لا يؤدى به فرض القراءة وواجبها فلهذا لا ترى ركوعاً اقل من ثلث آيات قصار او آية طويلة وترى ايضا ان السور القصار في آخر القرآن جعلوا كل واحدة منها ركوعاً ـ والثاني. الحز سواء بحسب الوسع ان يكون الركوع مشتملا على مضمون واحد مع تقارب اعداد الكلمات ومقدارها الا ان يطول مضمون واحد زائداً على ۱/۵۴۰ زيادة غير مناسبة

فجعلوه قسمين او اكثر والا ان يقصر مضمون واحد بالقصا عن ۰۵۳/۱ نقصانا غير مناسب فجعلوه جزء ركوع ولهذا ترى جميع ركوعات القرآن على هذا الشرط منتظماً الا ما شذ ندر وهو ما جاء في سورة الواقعة من قوله تعالى (لاصحاب اليمين ع) ثلة من الاولين وثلة من الآخرين جعلوها مع الركوع الآتي مع انه ينبغي على هذا الشرط ان يكون مع السابق. ولعله يكون لهذا ايضاً وجه وجيه لا نصل اليه ويحتمل ان يكون من الناسخ او وقع منهم هذا من غير شعور بهوالله تعالى اعلم

ودليل ما قلت من واضعه ووصفه وغرضه وغير ذالك من وجه تسمية ما يأتي. واما المعيار فذلك من عند نفسي استنباطاً من الغرض والنظر ركوعات القرآن بحسب فهمي القرآن ولعل عند غيري احسن هذا قال في المبسوط المزبور ص ۱۳۶ ج۲ وحكي عن القاضي الامام عماد الدين رحمه الله تعالى ان مشائخ بخارا جعلوا القرآن خمسمائة واربعين ركوعاً وعلموا الختم بها ليقع الختم في الليلة السابعة والعشرين رجاء ان ينالوا فضيلة ليلة القدر اذ الاخبار قد كثرت بانها ليلة السابع والعشرين من رمضان وفي غير هذه البلدة المصاحف معلمة بالآيات واخماس وركوعاً على تقرير انها تقرأ في كل ركعة. اه وهكذا في العالمگيرية ص ۱۱۸ ج۱ وقاضي خان على هامشها ص ۲۳۷ ج۱ وعلم من هذا ان وضع علامات الركوع قبل ۴۹۰ھ بكثير لانه يرويه السرخسي (المتوفى ۴۹۰ھ) قال عن عماد الدين القاضي وهو ينسبه الى مشائخ بخارا رحمهم الله تعالى فقط والله تعالى اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ضرر رساں کتوں کو قتل کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو کتے مخلوق خدا کو تکلیف دیتے ہوں ان کا مارنا یا مروانا کیسا ہے ازروئے شریعت کیا حکم ہے۔

مولوی محمد نواز امام مسجد ضلع ڈیرہ غازی خان

﴿ج﴾

شرعاً ایسے کتوں کو مارنا قتل کرنا جائز ہے۔ اگر یہ کتے کسی کے مملوک ہوں تو مالک کو کہا جائے کہ ان کتوں کو مارڈالو کیونکہ یہ ضرر دیتے ہیں۔ اگر وہ انکار کریں تو حاکم کو درخواست دے کر انہیں مجبور کیا جائے۔ ہمارے حوالہ

عالمگیری مصری ج [illegible] ص ۳۶۰ قریة فیها کلاب کثیرة ولاهل القریة منها ضرر یؤمر ارباب الکلاب ان یقتلوا الکلاب فان ابوا رفع الامر الی القاضی حتی یلزمهم ذلک کذا فی محیط السرخسی
فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جرم کے ثبوت کے بغیر تعزیری حکم لگانا قومی غلطی ہے، ایک شخص کے کہنے یا گواہی دینے پر فیصلہ نہیں ہونا چاہیے، جس شخص نے کہا "داڑھی والے کافر ہوتے ہیں" کیا خود کافر ہو جائے گا، دینی معاملات میں جس عالم کے قول کو مستند مانا جاتا ہے اس کی شرائط کیا ہیں

﴿س﴾

زید، بکر، خالد نے کسی عورت سے کہا کہ پانی پینے کے لیے لاؤ وہ نہیں لائی پھر خالد نے کسی دوسری مجلس میں کسی موقع پر کہا کہ یہاں آؤ وہ نہیں آئی۔ یہ واقعہ صرف اتنا ہے کہ جس کی خبر کسی کو نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس پر ایک مولوی کا یہ بیان ہے کہ قوم کے سامنے مجھے عورت کے وارث نے خبر دی ہے کہ یہ پتہ نہیں کہ کیا خبر دی ہے اس پر قوم نے زید بکر خالد پر یہ تذلیل اپنے یہاں کا حکم نافذ کر دیا اس پر زید نے غصہ سے یہ کہہ دیا کہ داڑھی والے کافر، کیونکہ حکم نافذ کرنے والے اکثر داڑھی والے تھے۔ تو زید کے قول کی بنا پر ایک عربی تعلیم یافتہ شخص نے یہ کہا کہ تم خود کافر ہو گئے۔ لہٰذا تجدید ایمان ضروری ہے۔ چنانچہ بھرے مجمع کے سامنے کلمہ تلقین کیا گیا اور تجدید نکاح کا حکم سامنے آیا تو اب پوچھنا یہ ہے کہ زید، بکر، خالد پر اس قوم کو تعزیری حکم مذکورہ لگانے کا حق رہتا ہے یا نہیں۔

کیا صرف شخص مذکورہ کے بیان پر تعزیری سزا نافذ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ بیان بھی زید بکر خالد کی غیر موجودگی میں ہوئے ہوں۔ بلکہ مدعی کے وارث کا دعویٰ یا بیان ہوا اور نہ زید بکر کا اقرار بھی ہو۔

کیا صورت مذکورہ میں زید واقعی کافر ہو گیا ہے اور نکاح ٹوٹ گئے۔ کیا واقعہ مذکورہ میں درصورت ثبوت سب ایک ہی سزا کے مستحق ہیں یا زید بکر کی سزا اور خالد کی اور ہونی چاہیے۔ عربی تعلیم یافتہ شخص کا زید کو کافر اور تجدید نکاح کا حکم دینا اگر غلط ہو تو وہ کسی تعزیری سزا کے مستحق ہیں اور یہ شخص اس قسم کا حکم لگانے کا حق رکھتے ہیں اور کسی عالم کے مسائل میں معتمد علیہ ہونے کے لیے کیا شرائط ہیں۔

از معرفت حافظ محمد [illegible] صاحب

﴿ج﴾

زید، بکر، خالد پر اس قوم کو مندرجہ بالا ثبوت کی وجہ سے یہ تعزیری حکم لگانے کا حق نہیں۔ صرف ایک شخص کی بات کو صحیح نہیں سمجھنا چاہیے لیکن یہاں تو اگر صحیح بھی مان لیا جائے تو اس میں کوئی زنا وغیرہ کا تو ذکر نہیں۔ پھر اس سے تعزیر نہیں ہو سکتی۔ البتہ قوم کو ان کے برے ارادوں کا علم کسی قدر محقق ذریعہ سے ہو جائے۔ پھر مناسب تعزیر دینی چاہیے۔ مندرجہ بالا طریقہ تعزیر خاص اس جرم کے لیے متعین شدہ نہیں۔

اگر ایسے کسی مسلمان کے نام کو لے کر کافر کہا جائے تو اس میں تاویل کی جا سکتی اور کہنے والے کو کافر یعنی اسلام سے خارج نہیں کہا جائے گا۔ اس لیے کہ کسی شخص کے کفر کے بارے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے لیکن یہاں تو داڑھی والوں کو کہا ہے تو اگرچہ حکم کرنے والے مراد ہوں لیکن ان کو دوسرے لفظوں سے بھی یاد کر سکتا تھا۔ پھر جب ان کو داڑھی والوں کے نام سے ذکر کیا ہے تو اس میں داڑھی کی تحقیر و توہین ہے۔ اور واضح رہے کہ استخفاف بالسنۃ یعنی سنت کی تحقیر و توہین کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا زید کو تجدید ایمان و نکاح وغیرہ کرنا چاہیے۔

عالم مستند جو کسی مدرسہ عربیہ سے فارغ ہو یا علمائے مستند اس کے عالم ہونے کی شہادت دیتے ہوں۔ اس کے علاوہ متقی ہو۔ زمانے کے احوال سے لوگوں کے عرف و رواج وغیرہ سے تقریباً واقف ہو تاکہ ان کے حالات کو دیکھ کر فتویٰ دے۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

پیر و مرشد کی تصویر کو پاس رکھنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ زید کے پاس اپنے پیر و مرشد کی مہر لگوائی ہوئی تصویر بغرض زیارت موجود ہے جس کی کبھی کبھی زیارت کرتے ہیں۔ کیا زید کے اس عمل سے شرک یا انکار توحید کا کوئی پہلو نکلتا ہے یا نہیں اور اس کے طرز عمل کی کیا حیثیت ہوگی۔

﴿ج﴾

تصویر کو تو رکھنا گناہ ہے۔ اس کو دیکھنا اور وہ بھی عقیدت کے ساتھ اور زیادہ عظیم گناہ ہے۔ شرک کی ابتداء اسی طرح ہوئی تھی۔ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر پانچ بت پوجے جاتے تھے۔ یہ پانچ دراصل اپنے زمانے کے صالح انسان تھے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے معتقدین نے

(۱) فرض کریں کہ زید باہر کیا جا رہا ہے اور اس نے دس طلاق ڈال دیے اور اس کی نیت یہ تھی کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں لیکن اس کے منہ سے دس طلاق نکلے کہ میں نے اپنی بیوی کو اس طلاق پر چھوڑ دیا اور اس کی نیت یہ تھی کہ خود دس طلاق کے کہنے پر بیوی کو طلاق نہیں ہوئی۔ آپ مہربانی کر کے اس سے آگاہ فرماویں کہ زید کی بیوی کو طلاق ہوگئی یا نہیں پوری تفصیل سے مطلع فرمائیں۔ نیز کون سی طلاق پر وہ طلاق ہوتی ہے اور یہ عورت زید کو کس طریقہ پر درست ہوتی ہے یعنی حلالہ سے یا بغیر حلالہ۔

(۲) اشارہ نماز در التشہد ان لا سنت ہے یا مستحب یا مکروہ ہے۔

(۳) نذر غیر اللہ یعنی کسی بزرگ یا مرحوم یا پیغمبر کے نام ماننا جائز ہے یا ناجائز ہے۔

(۴) نفل استسقاء دو رکعت ہیں یا چار۔

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس رات معراج پر تشریف لے گئے تھے وہ رات کتنے سال کی تھی بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ رات ۱۲ سال کی تھی۔

(۶) مردے کے پیچھے جو ختم قرآن مروج ہے اس ختم کے پڑھنے والے کو کھانا جائز ہے یا نہیں۔ معتبر کتابوں سے حوالے کر مشکور فرمائیں۔ بینوا توجروا

نصیر علی

﴿ج﴾

(۱) زید کی بیوی مطلقہ ہوگئی۔ اب بغیر حلالہ کے اس کے لیے یہ بیوی حلال نہیں ہو سکتی۔ وفی الدر المختار ص ۲۳۲ ج ۲ والبدعی ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتین آہ قال الشامی قوله ثلاث متفرقة وکذا بکلمة واحدة بالاولی طلاق صریح میں نیت کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ بغیر نیت کے بھی طلاق پڑتی ہے۔

(۲) اشارہ نماز میں سنت ہے۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنهما ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان اذا جلس فی الصلوة وضع یدیه علی رکبتیه ورفع اصبعه الیمنی الحدیث رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص ۸۴)

(۳) نذر لغیر اللہ حرام ہے کما فی البحر الرائق ص ۲۹۸ ج ۲۔ واما النذر الذی ینذرہ اکثر العوام علی ما هو مشاهد والحال الی قوله فهذا النذر باطل بالاجماع لوجوه منه انه نذر مخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة و العبادة لا تکون للمخلوق

(۴) استسقاء کی نماز دو رکعت ہے۔ کذا فی فتح القدیر ج اول باب الاستسقاء۔

یا حجام حجامت کرتے ہیں، موچی جوتی گانٹھتے ہیں وغیرہ وغیرہ ان سے بھی محصول وصول کیے جاتے ہیں۔ اس محصول کے ٹھیکے شہری لوگوں کو دیے جاتے ہیں۔ کیا ایسا ٹھیکہ لینا جائز ہے یا ناجائز۔

جواب مع اولہ شرعیہ و حوالہ کے مرحمت فرما دیں۔

المستفتی حافظ محمد حنیف

﴿ج﴾

موجودہ دور میں عام میونسپل کمیٹیوں کے مصارف اکثر غیر ضروری ہوتے ہیں۔ مصالح عامہ سے غیر متعلق امور پر غریب مزدوروں پر قسم قسم کے ٹیکس نئے نئے ناموں سے لگائے جاتے ہیں یہ ایک ظلم ہے۔ اس ظلم میں تعاون کرنے والا بھی گنہگار ہوگا خواہ وہ ٹھیکیدار ہو یا کوئی دوسرا۔ ایسے میونسپل کمشنروں کو منتخب کرنے والے بھی اس گناہ میں شریک ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ اور یہ مصالح عامہ کے لیے بھی جواز کا حکم جب ہے کہ بیت المال خالی ہو۔ شامی لکھتے ہیں کہ ینبغی تقیید ذالک (الجواز) بما اذا لم یوجد فی بیت المال ما یکفی لذلک الخ ص ۳۳۷ ج ۲۔

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۷ ذی قعدہ ۱۳۷۶ھ

واقف کے مقصد کے خلاف کوئی بھی تصرف وقف میں متولی کے لیے ناجائز ہے

﴿س﴾

ایک صاحب نے اپنی مملوکہ زمین میں ایک مکان مشتمل بر حجرہ جات وقف متعلق مسجد اور خانقاہ کے برائے رہائش مسافروں اور طلباء اور زائرین خانقاہ اور اپنی اولاد کے کر دیا۔ وہ مکان موسوم بسرائے فلاں کاغذات سرکاری میں درج ہے۔ متولی اس کا جو واقف کا لڑکا ہے بعض حجروں کو گرا کر موٹر کا گراج اور رہائش کے کمرہ جات پختہ تعمیر کر کے اوپر ان کے مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیا اس کو ان کمرہ جات کے اوپر مسجد تعمیر کرنے کا حق پہنچتا ہے اور وہ مسجد کے حکم میں شرعاً ہوں گے یا نہ۔

شرع کی روشنی میں اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

﴿ج﴾

قال الشامی ص ۴۳۵ ج ۳ وفی الاسعاف لایجوز ان یجعل الا ما شرطہ وقت العقد وفیہ

۴۳۵ ج ۴ على انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة الخ وفي الدر المختار ص ۴۳۳ ج ۳ وشرط الواقف كنص الشارع الخ ان روايات سے معلوم ہوا کہ ان کو حجرات پر واقف کے لڑکے کو مسجد تعمیر کرنے کا حق نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

احقر العباد محمد صابر غفرلہ نائب مفتی دارالعلوم کراچی

جواب صحیح ہے جو وقف جس کام کے لیے کیا گیا ہے کسی متولی کو اس کے خلاف کوئی کام کرنا جائز نہیں۔ یہ حجرے چونکہ مہمانوں کی قیام گاہ یا امام کے استعمال کے لیے وقف ہیں۔ ان میں تصرف مندرجہ سوال درست نہیں۔

محمد شفیع

۱۹ رجب ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۳ رجب ۱۳۸۸ھ

الجواب صحیح سید مسعود علی قادری مفتی مدرسہ انوار العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اسماء رجال (احادیث لکھنے اور نقل کرنے والے لوگوں کے حالات) کے علم کا کیا فائدہ ہے

﴿س﴾

ما قولکم رحمکم اللہ تعالی اسماء الرجال کی کیا تعریف ہے اور اسماء الرجال جاننے سے کون کون سے علمی فوائد مطلوب ہوتے ہیں۔

﴿ج﴾

تعریف فن الرجال علم تعرف به رجال المسند ثقة و وصفاً وضعفاً و دیانةً و میلاداً او موتاً ولقاءً یا ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعہ سے سند حدیث کے رواۃ کے احوال معلوم کیے جاتے ہیں باعتبار ثقہ ہونے وضع ضعف دیانت ولادت، وفات اور ملاقات کرنے کے۔ فوائد معرفۃ حدیث نوعاً۔ اس فن کے جاننے سے ہر حدیث کا پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ کس نوع میں سے ہے۔ صحیح ہے، حسن ہے، ضعیف ہے وغیرہ ذلک من الانواع۔ اس فن کی فضیلت اور اہمیت کے متعلق ائمہ حدیث کے مندرجہ ذیل ارشادات ملاحظہ فرماویں۔ قال عبداللہ بن مبارک لولا الاسناد لقال من شاء ما شاء وقال الامام مالکؒ سموا لنا رجالکم وقال الامام الشافعی طلب الحدیث بلا اسناد کرجل یرتقی بلا سلم وفی المواهب اللدنية ثلاثة من خصائص هذه الامة الاعراب والانساب والاسناد وفیها ایضاً لم یکن فی امة من

الامم قوم يحفظون آثارهم ماسوى هذه الامة عرض یہ ایک ایسا عظیم الشان فن ہے۔ جس کے ذریعے ہمارا دین محفوظ ہے۔ اگر یہ علم نہ ہوتا تو پھر واضعین کذابین ذخیرہ احادیث میں بہت کچھ اپنی طرف سے ملا لیتے اور یہی وہ ایک ایسا فن ہے جس کی وجہ سے غیر مسلم قومیں مرعوب ہیں۔ ان کی آسمانی کتابیں بھی تحریف سے محفوظ نہیں رہ سکیں اور بفضلہ تعالیٰ اس امت محمدیہ نے تو اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بذریعہ فن اسماء الرجال تحریف سے بچالیا۔ هذا ما عندی والتفصيل في المطولات

عبداللطیف غفرلہ الجواب صحیح بندہ احمد عفا اللہ عنہ

کسی مسجد یا خانقاہ کے متولی کو کس وقت معزول کیا جا سکتا ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک متولی جو کہ بیت خانقاہ و مسجد شریف کے ایک چاہ رہٹ و غسل خانے خانقاہ کے بند کردے اور خلاف قبرستان سے زمین غصب کر کے بلا ضرورت مکان خود تعمیر کرے۔ نیز قبور اسلاف کرام کی کھود کر ان کی بے حرمتی کرے اور ایک قبر میں سے اپنے واجب الاحترام بزرگ کی نعش نکال کر اسے ٹکڑی بنا کر اسی قبر کے ایک کونے میں رکھ کر اپنے والد کو وہیں دفن کر دے۔ ان حرکات کا مرتکب جو تولیت کا دعویدار بھی ہو اس کے خلاف شرعاً جو حکم شریعت ہو صادر فرمایا جاوے۔

فقیر محمد مرزا ولد مولوی محمد بخش صاحب

﴿ج﴾

بصورت صحت واقعہ متولی مذکور کا معزول کر دینا واجب ہے۔ حکم وقت کے سامنے معاملہ پیش کر کے اس کو حکماً معزول کرایا جائے۔ قال في الدر المختار ص ۳۸۰ ج ۳ وينزع وجوبا لو الواقف غير مأمون (قال الشامي تعليقاً عليه) قوله وجوباً مقتضاه اثم القاضي بتركه والاثم بتولية الخائن ولا شك فيه (بحر) في المجوهر القيم اذا لم ينزع الوقف بعزله القاضي وفي خزانة المفتين اذا زرع القيم لنفسه يخرجه القاضي من يده اه ۔ نیز مسلمان بزرگ کی قبر کو کھود کر اس کی ہڈیوں کو جمع کر کے اس میں دوسرے شخص کو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ الا بالضرورة الشديدة قال في الدر المختار ص ۲۳۸ ج ۲ ولا يخرج منه بعد اهالة التراب حتی کہ کافروں کی عظم یعنی ہڈی بھی محترم ہے۔ قال في الدر عظم الذمی محترم اه

البتہ مشرکین اہل حرب کی قبروں کو کھود کر اس میں مسلمانوں کا مقبرہ بنانا جائز ہے۔ قال الشامي واما اهل الحرب فان احتيج الى نبشهم فلا بأس به (تاتارخانیہ) فتنبش وترفع العظام والآثار

وتصح مقررة المستحقين الخ لہٰذا صورت مسئولہ میں متولی فاسق ہے تو ہر کسی پر لازم ہے کہ اس کو تولیت سے معزول کر دیا جائے۔

محمود عفا اللہ عنہ خادم الافتاء مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر
۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

جو مکان مدرسہ کے لیے وقف کیا گیا ہو اس کا بیچنا اور عیدگاہ میں شامل کرنا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی زندگی میں ویسا ایک مکان وقف کیا اور وقف نامے میں یہ لکھا کہ اس مکان کی آمدنی درس وغیرہ پر خرچ کی جائے۔ رفاہ عامہ اور صدقہ جاریہ کے کاموں میں بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ اس کے تعمیل اور خرچ کا اختیار ایک انجمن ارکان کو حاصل ہوگا۔

سوال یہ ہے کہ اگر اس انجمن کے ارکان اس مکان کو فروخت کر کے اس بستی کی عیدگاہ کے ساتھ شامل کر لیں اور عیدگاہ کے ساتھ مل کر وہ زمین بھی وقف رہے اور اس عیدگاہ میں درس و تدریس کا کام بھی جاری کرا دیں ایسی صورت میں صدقہ جاریہ، رفاہ عامہ اور تدریس سب چیزیں اس وقف کے مصارف میں شامل ہو جاتی ہیں۔ کیا اس وقف شدہ مکان کو فروخت کر کے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اس کا مصرف کرنا جائز ہے یا نہ۔ دلائل کے ساتھ جواب دیں۔ شکریہ۔

﴿ج﴾

یہ مکان درس وغیرہ کے لیے وقف ہو گیا ہے لہٰذا بدون تصریح واقف اس کو فروخت کرنا اور اس بستی کی عیدگاہ میں شامل کرنا جائز نہیں ہے۔ قال في الشامي وفي الاسعاف ولا يجوز له ان يفعل الا ما شرط وقت العقد وفيه ص ۴۳۳ ج ۳ على انهم صرحوا بان مراعاة غرض الواقفين واجبة ص ۴۴۵ ج ۳ وفي الدر المختار ص ۴۳۳ ج ۳ شرط الواقف كنص الشارع الخ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ

شادی کے موقع پر سہرا باندھنا، شادی پر ڈھول باجے کا اہتمام کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ شادی کے موقع پر سہرا باندھنا جائز ہے یا نہیں۔ شادی وغیرہ کے موقع پر ڈھول اور باجے وغیرہ بجانا جائز ہے یا نہیں۔

شفیع احمد قریشی

صاحب رجب و شعبان کی تنخواہ وصول کر چکے ہیں۔ اب آپ حضرات سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس مولوی نے مدرسہ کے لیے جو چندہ جمع کیا ہے وہ چندہ کسی اور مدرسہ پر صرف کرنے کے شرعاً مجاز ہیں۔ کیا ان کو یہ حق حاصل ہے کہ سفارت کے ایام کی تنخواہ مدرسہ سے وصول کریں۔ جو چندہ مدرسہ کے لیے جمع کیا ہے وہ کسی اور مدرسہ پر صرف کریں۔

مولوی عبدالغفور اندرون دروازہ شہباں والہ قصور ضلع لاہور

﴿ج﴾

مدارس کی تولیت عامہ ان کی مجلس شوریٰ ہوتی ہے اور اسی کے ہاتھ میں تمام امور نصب و عزل ہوتے ہیں۔ مہتمم مدرسہ مجلس شوریٰ کا نمائندہ ہوتا ہے اور اسی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کو استعمال کرتا ہے۔ مدرسہ کے جملہ ملازمین، مدرسین جب تک مدرسہ کے ملازم ہیں تو آئین مدرسہ کے پابند ملازم ہوتے ہیں کسی کے لیے جائز نہیں کہ مجلس شوریٰ کے احکام سے روگردانی کرے جو رقم مدرسہ کی رسید بکوں پر جمع ہو وہ مدرسہ کی ہوئی۔ اگر وہ زکوٰۃ کی رقم ہے تو پھر مدرسہ کا مہتمم بطور وکیل مزکی طلبہ وغیرہ کو تملیک کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ مدرسہ کی رسید بک پر حاصل شدہ رقم میں کسی قسم کا تصرف کرے۔ حتیٰ کہ مدرسہ کے محصل کو یہ بھی اختیار حاصل نہیں کہ وہ اس میں تنخواہ از خود کاٹ لے۔ بلکہ اس پر لازم ہے کہ وہ رقم مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرائیں اور پھر مدرسہ سے مقرر کردہ تنخواہ وصول کریں۔ انعام سفارت بھی لینے سے پہلے طے کرنا ضروری ہے۔ پہلے سے اگر طے نہ ہو تو بوجہ جہالت اجرت کے یہ عقد اجارہ (سفارت) عقد فاسد ہوگا اور بصورت فساد عقد اجرت مثل ادا کرنی لازم ہوگی۔ اجرت مثل سے مراد اتنے دنوں اتنا کام کرنے کی معروف تنخواہ ہوگی۔ نیز ایام غیر حاضری کی تنخواہ میں مدرس مذکور بالکل استحقاق نہیں رکھتا۔ اگر یہ واقعات درست ہیں تو بوجہ ان امور کے مدرس مذکور مستحق عزل ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص نے اپنی تمام برادری کو خنزیر کہا ہو اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص بیہوش ہو اس نے جملہ برادری کو لفظ خنزیر استعمال کر گیا۔ اب ایسے شخص کے لیے شرعاً سزا کیا ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد وہ شخص اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معافی کا خواستگار ہوا۔

شیخ محمد یوسف سکن آباد کالونی ملتان

﴿ج﴾

قال فی الهدایه ولو قال یا حمار یا خنزیر لم یعذر لانه ما الحق الشین به للتیقن به (الی قوله) وان کان من العامة لا یعذر وهذا احسن (ہدایہ ص ۵۱۵ ج ۲) صورت مسئولہ میں اس شخص پر کوئی تعزیر یا کفارہ لازم نہیں۔ اس نے برالفظ استعمال کیا۔ برادری سے علانیہ معافی مانگ لینے کے بعد اب اس پر کوئی گرفت نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

شعبۂ سیاسیات

شیعہ نمائندہ کو ووٹ دینا اور ووٹ کی شرعی حیثیت

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت مسئولہ میں کہ ایک پکا سنی مسلمان عبدالکریم خان شیعہ منکر اصحاب وام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کو ووٹ دلوانے کا عہد کرتا ہے جس سے شیعہ مذکور اپنی امداد وتاش لینا چاہتا ہے۔ یعنی نمائندہ سنی برملا کہتا ہے کہ میں اپنا ووٹ کامیاب ہونے پر شیعہ مذکور کو بغیر سنی کے لیے دوں گا بلکہ اس شیعہ ہی ایک سنی کو نمائندگی کے لیے کھڑا کر کے شیعہ لوگوں سے ووٹوں کے بارے میں عہد دیکھاں لے رہا ہے۔ تو عندالشریعت شریف اگر پکا مسلمان اس شیعہ سے اپنا کیا ہوا وعدہ توڑ دے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ بھی فرما دیں کہ شریعت شریف میں شیعہ ہی کو عہد کر دینا انتخاب میں کیسا ہے۔

﴿ج﴾

جو شخص صحابہ کرام کا مخالف اور گالیاں دینے والے یا سننے والے اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت دینے والے کو امداد دیتا ہے وہ گنہگار ہے اور عہد لوہ دعائے خیر کوئی قبول نہیں۔ پکا سنی مسلمان اس قسم کے عہد سے باز آئے۔ نیز ایسے سنی کہلانے والے سے بالکل ووٹ دینے کا عہد نہ کرے جس سے صحابہ کرام اور امہات المومنین (رضی اللہ عنہم) کو سب وشتم بکنے والوں کی امداد کا شبہ ہو اور اگر کسی نے غلطی سے عہد بھی کر دیا ہے تو فوراً وعدہ توڑ کر کسی دیندار پکے مسلمان کو ووٹ دیں جس سے اس قسم کے لوگوں کی امداد کا بالکل شبہ نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبداللہ عفی عنہ

جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ

ووٹ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ووٹ دینا شہادت دینا ہے۔ اس اعتبار سے غیر مستحق امیدوار کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی دینا ہے جو گناہ کبیرہ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ لہٰذا اگر اس پکے سنی مسلمان نے اس سے شیعہ سے وعدہ بھی کیا ہو اور حلفاً بھی کیوں نہ کیا ہو اس پر اس ناجائز وعدے کو توڑنا لازم ہے اور حلفاً وعدہ کیا ہو تو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا تین روزے رکھ دے تا کہ وہ اس گناہ کبیرہ کی جھوٹی گواہی دینے سے بچ جائے گا اور قسم سے بھی بری الذمہ ہو جائے گا۔ علاوہ اس کے ایک شیعہ غالی کو

جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے صریح حکم کی خلاف ورزی کرے۔

پس صورت مسئولہ میں جس ووٹ کا ذکر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق یہ اندیشہ بھی سوال میں ذکر کی گئی ہے کہ وہ اسلامی اصول اور مفاد عامہ کے خلاف قوانین وضع کریں گے۔ ان کے ساتھ قرآن پر معاہدہ کرنا اور ان کو ووٹ دینا جائز نہیں اور حلف دینے والوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کسی لادینی رائے کے بارے میں مجبور کرنے سے بلکہ ووٹروں کے سامنے اپنا منشور پیش کریں اور مستقبل کے ارادوں سے ووٹروں کو مطلع کیا جائے اور پھر فیصلہ ووٹروں پر چھوڑ دے۔ یہی اسلامی اصول بھی ہیں اور جمہوری قواعد بھی یہی ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۷ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

کیا عورت ووٹ ڈال سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ کیا عورتوں کا ووٹ بنانا جائز ہے یا نہیں اور ووٹ بنا کر وہ اپنا ووٹ استعمال کر سکتی ہے۔ اگر وہ استعمال کر سکتی ہے تو اس کے لیے کیا شرائط ہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

عورتوں کا ووٹ بنانا جائز ہے۔ ضروری نہیں اور اگر دینی مفاد کے پیش نظر ہو تو وہ اپنا ووٹ بے پردگی سے بچتے ہوئے استعمال کر سکتی ہے اور اگر کوئی اہم دینی مصلحت پیش نظر نہ ہو تو عورتوں کے لیے ووٹ کا استعمال کرنا قباحت سے خالی نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مرزائی کے بجائے کسی مسلمان کو منتخب کیا جائے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مرزائی مسلمان کو مسلمان جماعت یا ادارہ کی نمائندگی از روئے شرع کر سکتا ہے یا نہیں اور اس کے سپرد مسلمانوں کا کوئی اہم شعبہ کیا جا سکتا ہے

﴿ج﴾

کسی مرزائی کو کسی اہم منصب پر مسلمانوں کے لیے فائز کرنا شرعاً صحیح نہیں ہے۔ چونکہ باتفاق جمیع فرق

جمعیت علماء اسلام کے جھنڈے کی مفصل تحقیق

(سوال) [illegible]

حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حسب ذیل معاملہ میں ہماری رہبری فرمائیے۔ احادیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیے تاکہ لوگوں کو الجھن ان سے نکل آئے اور دین کا صحیح راستہ معلوم ہو سکے۔ ان دنوں بڑے تذبذب کا دور گزر رہا ہے۔ بقول علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

الٰہی یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں

یہ سلطانی بھی عیاری ہے یہ درویشی بھی عیاری

حضرت ہم عوام نے آپ ہی لوگوں کی زبانی بارہا سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں قیامت کے روز ہر نبی کو، ہر رسول کو، ہر قطب کو، ہر ولی کو، ہر عالم کو، ہر جاہل کو جواب دینا ہوگا۔ اب یہ ضروری نہ رہا کہ صرف جاہل ہی خوار ہے اور عالم بے خبر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس دنیا کے فتنوں میں مبتلا ہو کر ہم عوام اور خواص ایسے ہو جائیں۔

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل — ہر کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گئے

جمعیۃ العلماء اسلام ۱۹۴۵ء سے چلی آرہی تھی۔ ۱۹۶۹ء کے اواخر میں دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ یہ موضوع زیر تحقیق نہیں۔ (اول) مرکزی جمعیۃ العلماء اسلام (تھانوی گروپ) (دوم) (ہزاروی گروپ) ہزاروی گروپ کے حامی اپنے جھنڈے کو علامت مانتے ہیں اور اس کے دلائل میں مشکوٰۃ شریف ص ۳۲۸ ج ۲ اور بھی احادیث پیش کرتے ہیں۔ اس پرچم کو پرچم نبوی سے تعبیر کرتے ہیں۔ جیسا کہ اخبار کے [illegible] سے ظاہر ہے۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے بروز جمعہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۰ء قلعہ کہنہ ملتان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جھنڈا (ہزاروی گروپ) کا پرچم نبوی نہیں ہے بلکہ کمیونسٹوں کا جھنڈا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ اس جھنڈے کو ضبط کرے۔ صرف زبانی فرمایا دلائل کا علم نہیں فرمایا ہے۔ شاید دلائل بعد میں دیئے۔ خدارا اس جھنڈے کی احادیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیے تاکہ امت مسلمہ کو صحیح راستہ مل سکے۔ ہم حیران ہیں کہ دونوں جمعیت کے جھنڈوں کی ایک ہی وضع داریاں ہیں۔ صرف ایک رنگ کا اختلاف ہے اس مسئلہ کو حل فرمائیے۔ مولانا احتشام الحق صاحب کے اس بیان سے جھنڈے کی کوئی عظمت باقی نہیں رہتی ہے۔ عوام نے ہزاروی گروپ کے کہنے پر اپنے گھروں پر جھنڈے نصب کر لیے ہیں کو باعث برکت بتایا۔ ایک رنگ کے اختلاف سے ایک جائز اور ایک ناجائز ہو گیا ہے۔ مرکزی کے مولوی صاحب کی زبان سے نکلے تو عین اسلام ہو اور پنجاب کے مولوی صاحب کی زبان سے نکلے تو غیر اسلام ہو۔ خدارا رشد وہدایت کا راستہ دکھلائیے۔

[illegible] محمد [illegible] ملتان

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ حکم پر عمل نہیں کہ حکومت کو چاہیے کہ اس کو ضبط کرے یا تو ان کی جہالت اور لاعلمی پر مبنی ہے یا یہ اقرب الی الحق اور اقرب الی الصواب جماعت جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بغض و عناد پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت سے نوازے۔

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۲۰ رجب ۱۳۹۰ھ

کیا عورت صدر یا وزیر اعظم بن سکتی ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عورت موجودہ امارت پر شرعاً فائز ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بینوا بیاناً واضحاً بالدلائل الواضحۃ الشافیۃ۔

﴿ج﴾

دلائل شرعیہ قرآنی آیات اور احادیث شریفہ اور فقہ کی عبارتیں اس پر دال ہیں کہ عورت امامت کبریٰ یعنی امارت عامہ کی اہل نہیں۔ قولہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء الآیۃ مرد حاکم ہیں عورتوں پر بما فضل اللہ بعضھم علی بعض الآیۃ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی ہے بعض کو بعض پر یعنی ایک کو ایک پر یعنی انسانوں میں مرد کو عورت پر۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کا درجہ اور فرق ان دونوں میں یوں فرمایا ہے اور مرد کا درجہ ان کے حاکم ہونے کے ساتھ بیان فرمایا تھا۔ یعنی یہ صفت مردوں کی ہے عورتوں کی نہیں۔ آیت کے اطلاق سے عموم سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ کوئی عورت مرد پر حاکم نہیں ہے۔ تو جب وہ ایک خاوند پر بھی حاکم نہیں تو تمام انسانوں کے لیے وہ کیسے حاکم بنے اور امارت عامہ کی وہ کیسے اہل ہو۔ دوسری آیت سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے اور کئی احادیث اس بات کی تصریح کرتی ہیں۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے۔ اذا کان امراء کم شرارکم واغنیاء کم بخلاء کم وامورکم الی نساء کم فبطن الارض خیر من ظھرھا۔ یعنی جب تمہارے امراء تمہارے بدترین لوگ ہوں اور جب تمہارے دولتمند بخیل ہوں اور جب تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ یعنی اس وقت تمہارے لیے زندگی سے موت بہتر ہے۔ (بخاری احمد نسائی) اور ترمذی کی روایت ہے۔ عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل فارس ملکوا علیھم بنت کسریٰ قال لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ فارس والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنے معاملات کا سربراہ

عورت کو بنایا ہو۔ نیز احادیث میں وارد ہے کہ ھن ناقصات العقل والدین یعنی عورتیں عقل اور دین میں کم ہوتی ہیں۔ علم کلام کی کتابوں شرح عقائد وغیرہ میں جہاں امامت کبریٰ کا بیان ہے اس کے اہل ہونے میں ذکرا یعنی مرد ہونے کی شرط ذکر ہوتی ہے۔ کتب فقہ سے بھی یہی واضح ہوتا ہے۔ لہٰذا ان وجوہ اور دیگر اسباب کی بنا پر تمام امت اور ائمہ کا اتفاق ہے کہ عورت عمومی طور پر اسلامی ملک اور سلطنت کی امارت کے لیے اہل نہیں۔ البتہ ضروری طور پر بعض مسائل میں حدود وقصاص کے علاوہ اگر اس کو حکم (ثالث) بنا یا جائے تو گنجائش ہے اور اس میں بھی کامیابی مشکل ہے لیکن کسی ملک کی تمام ذمہ داریوں کو اس کے حوالے کر دینا خلاف عقل ونقل ہے۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص کے مرزائی ہونے کے شواہد موجود ہوں اس کو ووٹ دینا قطعاً جائز نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ ہمارے شہر ملتان میں ایک صنعتکار میاں مختار احمد شیخ مالک یونائیٹڈ ٹیکسٹائل ملز مرزائی خاندان کے معروف فرد ہیں۔ شیخ صاحب موصوف کے والدین، برادران حقیقی اور سسرال والے بھی مرزائی ہیں۔ شیخ صاحب موصوف نے ۱۹۶۶ء جنوری میں یونین کمیٹی نمبر ۱۲ کی چیئرمینی کے انتخاب کے لیے بطور امیدوار خود کو پیش کیا۔ اس سلسلہ میں وہ شیخ محمد یعقوب صاحب بی ڈی ممبر سے ووٹ مانگنے کی غرض سے آئے۔

شیخ محمد یعقوب صاحب نے ان کی مرزائیت کی وجہ سے شیخ مختار صاحب کو ووٹ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ شیخ مختار صاحب نے شیخ محمد یعقوب کے اطمینان کے لیے ان کو مندرجہ ذیل وضاحتوں پر مشتمل تحریر دی کہ میں مسلمان ہوں۔ میرا مرزائیت کی دونوں جماعتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ میں مرزا صاحب کو اور ان لوگوں کو جو مرزا صاحب کو نبی یا مجدد سمجھتے ہیں میں ان کو بھی مسلمان نہیں سمجھتا۔ اس واضح تحریر کے بعد ان کے اپنے خاندان سے جو مرزائی ہیں بڑے ہی خوشگوار تعلقات قائم رہے اور مسلمانوں سے اور ان کے اجتماعات سے کوئی تعلق نہ رکھا بلکہ ۲ ستمبر ۱۹۶۰ء میں لاہوری مرزائیوں کے ہفتہ وار رسالہ (پیغام صلح) میں چندہ دہندگان کی فہرست شائع ہوئی جس میں شیخ مختار صاحب نے اپنے دیگر خاندان کے افراد کے ہمراہ -/۲۵۰۰ روپے چندہ دیا۔ اس فہرست میں اس خاندان کے مردوں نے -/۲۵۰۰ روپے اور عورتوں نے -/۱۰۵۰ روپے دیے۔ شیخ مختار صاحب کی بیگم فرخ مختار نے اپنے خاندان کی عورتوں کے ہمراہ -/۱۵۰ روپے دیے اور شیخ مختار صاحب کے سسر میاں غلام شبیر ریٹائرڈ ایڈیشنل کمشنر نے بھی -/۱۰۰ روپے دیے۔ شیخ صاحب کے والد شیخ فضل الرحمٰن نے بمطابق رپورٹ

ووٹ شہادت بھی ہے اور امانت بھی، نا اہل کو ووٹ دینا گناہ کبیرہ ہے

سوال کیا ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دو صاحبان جو بنیادی جمہوریت میں ممبر بننے کے امیدوار ہیں ان میں سے کون ووٹ لینے کا صحیح حقدار ہے۔

زید اور بکر دونوں بریلوی العقیدہ ہیں۔ زید صحیح العقیدہ دیوبندی جماعت کے پاس آتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ آئندہ دینی معاملات میں علمائے حق اور شریعت محمدی کے مقابلہ میں کسی قسم کی رخنہ اندازی نہیں کروں گا اور یقین دلاتا ہے کہ سیاست کے میدان میں جس طرح جمعیت علمائے اسلام مقصد ساز کرے گی اسی طرح کروں گا۔ اپنا ووٹ جمعیت کے حق میں استعمال کروں گا اور جمعیت کا ممبر بن جاتا ہے اور اب اقرار کرتا ہے کہ میں بریلوی نہیں ہوں۔ دیوبندی عقائد کو قبول کرتا ہوں اور اسی عقیدہ پر رہوں گا۔ یہ سب کچھ مسجد میں بیٹھ کر پانچ معزز حضرات کے سامنے کہہ رہا ہے۔

ہماری جماعت نے بطور امیدوار کھڑا کیا اور اس کی کامیابی کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ امیدواری کے لیے نامزدگی کی درخواست منظور کرانے سے چند دن قبل بکر اور اس کی جماعت کی طرف سے ہماری دیوبندی جماعت کے سامنے زید پر اعتراض پیش کیا جاتا ہے۔ بکر اور اس کی پارٹی اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے اس اعتراض کی بنا پر اپنے حق میں ووٹ طلب کرتے ہیں۔ اعتراض یہ ہے کہ ایک جنازہ ہوا امامت کے لیے دیوبندی العقیدہ حافظ صاحب کو بلانے کے لیے زید آتا ہے جب کہ زید وہاں موجود ہے اور کہتا ہے کہ کیا شاہ صاحب نہیں تھے۔ (واضح رہے کہ شاہ صاحب بریلوی العقیدہ ہیں) اور پھر کہتا ہے کہ اچھا حافظ جی کو لے جاؤ۔ نماز جنازہ کی امامت شاہ صاحب کرتے ہیں۔ تمام رسومات بریلوی عقیدہ کے تحت ادا کی جاتی ہیں لیکن زید اس بارے میں خاموش رہتا ہے۔ تائید کے موقع پر بکر اور اس کی جماعت زید سے تائید کنندہ کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ تائید نہ کرے اور زید کو مجبور کرے کہ زید اپنا نام واپس لے لے اور واسطہ شریعت دیتے ہیں کہ جھگڑا شریعت پر چھوڑتے ہیں۔ اگر شریعت زید کو ووٹ دلاتی ہے تو دے دو ورنہ ووٹ کے حقدار ہم ہیں۔ ہمارا نمائندہ زید کی تائید کرتا ہے۔ دونوں پارٹیوں کو ایک دیوبندی عالم کے پاس لے جاتا ہے۔ دوران الفاظ میں فتویٰ طلب کرتا ہے کہ زید نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ دینی معاملات میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا لیکن ایک جنازہ کے موقع پر وعدہ خلافی کی (مفصل حالات اوپر درج ہیں) اہم زید کے ساتھ وعدہ کے پابند ہیں کہ نہیں۔ جواب ملتا ہے کہ تم پر ضروری نہیں کہ تم وعدہ کو پورا کرو۔ اس کے بعد مذکورہ تائید کنندگان مرکزی پارٹی سے وعدہ کرتا ہے کہ ہم زید کے اپنے کاغذات واپس لینے پر

مجبور کر سکتے ہیں ورنہ ہم اپنے سارے ووٹ عمر کو دیتے ہوئے قرآن وحدیث اور فقہ حنفی کی رائے واضح فرما دیں کہ جماعت ووٹ کس کو دے۔ نیز بکر یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں اپنے لئے ووٹ دینے کا یقین دلاتا ہوں اور اپنا ووٹ کونسل میں بیک کر دوں گا۔

﴿ج﴾

ووٹ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ووٹ دینا شہادت دینا ہے۔ اس اعتبار سے غیر مستحق و نااہل امیدوار کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی دینا ہے۔ جو کہ کبیرہ گناہ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار فرمایا ہے۔ اس لیے ووٹروں کو ووٹ جو کہ ایک امانت ہے امیدواروں میں جو دیندار اور امانتدار ہو، معاملہ فہم اور قاعدہ عامہ کا خاص خیال رکھتا ہو۔ ممبری کا حق ادا کر سکتا ہو اور اپنے ووٹ کو ایسے ہی آدمی کو دے اور معاملات میں ظالم نہ ہو وغیرہ۔ ایسے امیدوار کو ووٹ دینا ضروری ہے۔ صورت مسئولہ میں زید ہی کو حسب [illegible] اپنے ووٹ کے لیے پسند کریں اگر کوئی دوسرا ایسا اہل اس حلقہ میں نہ ہو کیونکہ زید پنجگانہ نماز میں پابند ہے اور معاملات میں لوگوں کے ساتھ نسبت بکر کے اچھا ہے اور جمعیۃ علماء اسلام جو کہ ایک حق علماء کی جماعت ہے اس کا رکن ہے تو لہٰذا زید سے مزید عہد و میثاق دینی امور و معاملات سے لے کر اسی کو منتخب کریں اور بکر جو اپنا ووٹ نہیں دے سکتا ہے وہ دوسروں کا کیا دلائے گا اور علماء حق کی جماعت سے دور ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

احمد عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ایک امیدوار کا رقم لے کر دوسرے امیدوار کے حق میں دست بردار ہونا
کیا اس کو مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آج کل ووٹوں کا دور ہے۔ ایک امیدوار دوسرے کو کہتا ہے کہ تم ممبری سے دست بردار ہو جاؤ تجھے کچھ رقم دیا جائے گا/دوں گا۔ آیا وہ روپیہ جو اس نے لے کر بیٹھ جائے اور ممبری سے دست بردار ہو جائے تو وہ روپیہ مجبوری کے لیے حلال ہے یا نہ۔

اگر دست بردار ہونے والا ممبر یہ شرط کرے کہ تم اتنا روپیہ مسجد پر خرچ کرو تو میں دست بردار ہو جاؤں گا۔ آیا اس شرط پر مسجد پر خرچ کرنا جائز ہے یا نہ جائز۔ اگر ووٹر کسی امیدوار سے روپے لے کر اپنا ووٹ اس کو دے تو یہ روپیہ اس کے لیے جائز ہوگا یا نہیں۔

مستفتی عبداللطیف ملتان

یا نہیں۔ نیز نماز جنازہ اس کا پڑھنا پڑھانا جائز ہے یا نہیں۔ نیز دعا سلام کیسا ہے اگر بے علمی کی وجہ کر کے زبانی معاہدہ کر چکے ہیں کہ ووٹ شیعہ ہی کو دیں گے تو اب وعدہ کا شرعاً کیا فیصلہ ہے۔ نیز اگر اپنے مذہب کا ووٹ لینے والا کوئی نہ ہو تو اہل شیعہ کے لیے ووٹ منظور کرنا جائز ہے یا نہیں۔

محمد سمیع اللہ خان بہادر پور تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

ج

شیعہ امیدوار کو سنی کے مقابلہ میں ووٹ دینا ناجائز اور سخت گناہ ہے لیکن صرف چونکہ ووٹ دینے سے اس کے مذہب کی تصدیق اور توثیق لازم نہیں ہے۔ لہٰذا ایمان باقی رہے گا اس کا نکاح بھی باقی ہوگا۔ نماز جنازہ بھی اس کا پڑھا جائے گا۔ ہاں سنی کے مقابلہ میں شیعہ کو ووٹ دینا گناہ ہے اس سے توبہ کرنا لازم ہے۔

اگر شیعہ کو ووٹ دینے کا اس نے معاہدہ کر رکھا ہے تو شریعت میں وہ اس معاہدہ کا پابند نہیں ہے۔ بلکہ اسے اس کے خلاف کرنا ضروری ہے اور قسم اٹھانے کی صورت میں اس کے اوپر لازم ہے کہ قسم توڑ کر سنی مسلمان کو ووٹ دے کر کفارہ یمین ادا کرے۔

اگر اپنا ہم مذہب کوئی امیدوار کھڑا نہ ہوا ہو تو ووٹ کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبداللطیف معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

چونکہ کسی ایک امیدوار نے منتخب ہونا ہوتا ہے اس لیے امیدواروں میں جو دین و مذہب میں اہل السنت والجماعت کے قریب ہو اور دین و مذہب میں مفید بہتری کے لیے اس کے حق میں استعمال کریں۔

الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اعضاء کی پیوندکاری سے متعلق مفصل تحقیق

س

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ دو مریض ہیں جن میں سے ایک مریض کی قوت باہ یعنی مردانہ طاقت بالکل ختم اور زائل ہو چکی ہے اور یہ مریض شادی شدہ ہے دوسرے مریض کی مردانہ قوت تو ٹھیک ہے لیکن کسی دوسرے مرض میں مبتلا ہے۔ یہ دونوں مریض ایک قابل اور لائق سرجن کے زیر علاج ہیں۔ قدرت کو ایسا منظور ہوا کہ وہ مریض جس کی مردانہ طاقت ٹھیک تھی مر گیا۔ اب سرجن نے اس مردہ سے ذکر کاٹ لیا اور اس دوسرے مریض کو لگا دیا جس کی مردانہ طاقت ختم ہو چکی تھی اور اس کا ذکر کاٹ کر مردہ کو لگا دیا۔ اب یہ مریض جس کی قوت باہ زائل ہو چکی تھی ٹھیک ہو گیا اور اس کی مردانہ طاقت بحال ہو گئی۔ بلکہ اس دوسرے عضو کو لگانے سے اس کی اولاد بھی پیدا ہونے لگی اور اپنی بیوی کی ضرورت بھی پوری کرنے کے قابل ہو گیا۔

وقال الشامي تحت قول صاحب الدر ص ۳۶۲ ج۲ (فصل في اللبس) (ولا يشد سنه) المتحرك (بذهب بل بفضة) وجوزهما محمد (قوله المتحرك) قيد به لما قال الكرخي اذا سقطت ثنية رجل فان اباحنيفة يكره ان يعيدها ويشدها بفضة او ذهب ويقول هي كسن ميتة ولكن يأخذ سن شاة ذكية يشد مكانها وخالفه ابو يوسف فقال لا بأس به ولا يشبه سنه من ميتة استحسن ذلك وبينهما فرق عندي وان لم يحضرني اه اتقاني زاد في التتار خانية قال بشر قال ابو يوسف سألت ابا حنيفة عن ذلك في مجلس آخر فلم ير باعادتها بأسا.

وفي البدائع (ص ۱۳۲ ج۵) ولو سقط سنه يكره ان يأخذ سن ميت فيشدها مكان الاولى بالاجماع وكذا يكره ان يعيد تلك السن الساقطة مكانها عند ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله ولكن يأخذ سن شاة ذكية فيشدها مكانها وقال ابو يوسف رحمه الله لا بأس بسنه ويكره من غيره قال ولا يشبه سنه من ميت استحسن ذلك وبينهما عندي فصل ولكن لم يحضرني (ووجه) الفصل له من وجهين احدهما ان سن نفسه جزء منفصل للحال عنه لكنه يحتمل ان يصير متصلا في الثاني بان يلتئم فيشتد بنفسه فيعود الى حالته الاولى واعادة جزء منفصل الى مكانه ليلتئم جائز كما اذا قطع شئ من عضوه فاعاده الى مكانه فاما سن غيره فلا يحتمل ذلك والثاني ان استعمال جزء منفصل عن غيره من بني آدم اهانة بذلك الغير والآدمي بجميع اجزائه مكرم ولا اهانة في استعمال جزء نفسه في الاعادة الى مكانه (وجه) قولهما ان السن من الآدمي جزء منه فاذا انفصل استحق الدفن ككله والاعادة صرف له عن جهة الاستحقاق فلا تجوز وهذا لا يوجب الفصل بين سنه وسن غيره وهكذا في خلاصة الفتاوى ص ۳۷۰ ج۴ وهكذا في الهنديه ص ۳۳۶ ج۵ وفي البحر ص ۱۸۶ ج۸ لہذا اگر کسی کا دانت دوسرے شخص میں لگا دیا گیا ہو یا اسی طرح کوئی دوسرا عضو از قسم آلہ تناسل وغیرہ بذریعہ آپریشن دوسرے کے ساتھ پیوستہ کر دیا گیا ہو اگر اس کا نکالنا یا جدا کرنا بغیر ضرر ممکن ہو تو جدا کرنا ضروری ہے ورنہ نہیں لما قال فی البحر ص ۱۸۶ ج۸ وفی الذخیرۃ سقط سنہ فاخذ سن الکلب فوضعہ فی موضع سنہ فثبت لایجوز ولا یقلع ولو اعاد سنہ ثانیا وثبت قال بنظر ان کان یمکن قلع سن الکلب بغیر ضرر یقلع وان کان لا یمکن الا بضرر لا یقلع باقی صورۃ مسئولہ میں جو اس شخص کی اولاد پیدا ہوتی ہے وہ ثابت النسب ہیں اور اس کی ہو یا شمار ہوگی کیونکہ مادہ منویہ تو اس شخص کا اپنا ہے اگرچہ دوسرے شخص کا آلہ کے ذریعے رحم میں پہنچایا گیا ہے کیونکہ آلہ کا ہونا یا آلہ کا ارتقال ثبوت نسب یا حمل ٹھہرنے کے لیے ضروری نہیں ہے۔ بلکہ مادہ منویہ زوج کا بیوی کے فرج میں پہنچانا ہی

(۲) اگر تملیک کردہ شدہ داد، پس شد پس فرزندا و حصہ شرعیہ خود از وے تواند گرفت۔

(۳) بیع ایں جائز است چرا کہ مال متقوم مملوک مقدور التسلیم است و معلوم است۔

(۴) زیرا کہ تجارت افیون ناجائز است و حکومت از ایں تجارت منع مے تواند کرد۔ لہٰذا آں کسان کہ منع از حکومت تجارت افیون مے کنند۔ و برخلاف حکومت جنگ مے آیند آناں باغی شمردہ واگر حکومت بقوت ایشان را بدون قتل و قتال ختم شد تواند کرد۔ پس حکومت را با ایشان قتال کردن جائز بشرط مجبوری۔ پس از باغیان ہر آنکس کہ قتل شود شہید شمردہ نشود۔ کما قال فی الدر المختار مع شرحہ رد المحتار ص ۲۲۲ ج ۵ رمع نہی ولی الامر عنہ حرم قطعا۔ ایضاً ص ۱۰ ج ۳ (باب البغات) ہم الخارجون عن الامام الحق لغیر حق۔ فقط واللہ اعلم

عبداللطیف غفرلہ معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

انکم ٹیکس والوں کے ظلم سے بچنے کے لیے رشوت دینا

﴿س﴾

حضور والا سے نظام حکومت ملک انکم ٹیکس کا روپیہ مخفی نہیں ہے بالکل باز تو سخت تکلیف کا سامنا ہے۔ میں کاروبار کرتا ہوں سرمایہ صرف میرا ہے۔ مگر انکم ٹیکس والوں کے مظالم اور ناجائز تکلیفات جو وقتاً فوقتاً اس محکمہ سے نازل ہوتے ہیں بچنے کے لیے اپنے بھائی کی فرضی شمولیت دکھا کر کاروبار شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے فرمایا کیا حکم ہے۔

سائل محمد یوسف معرفت حسن بخش ولد کا غذار و نہ دین پاک گیٹ ملتان

﴿ج﴾

ظلم سے بچنے اور مجبوری کی صورت میں جائز ہے۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مدرسہ کے لیے وقف جائیداد کی آمدن کو مسجد، مدرسہ اور مہمان خانہ پر خرچ کرنا

مدرسہ کے مہمان خانہ کو ٹھیکہ پر دینا جائز نہیں ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے کچھ اراضی بحق مدرسہ عربیہ و حصہ مہمان

جائے۔ وہ حصہ مسجد ایک حصہ کی پانچ حصوں میں وقف کردی ہوئی ہے۔ اپنا اہتمام رکھا ہوا ہے۔ زائد نو سالانہ چار ہزار روپیہ میں تعمیر ہو پایا تو اس کا حصہ تقسیم کے مطابق مندرجہ ذیل رقومات ہیں۔

متعلق حصہ مدرسہ ۱۶۰۰/- روپیہ — خرچ سالانہ مدرسہ ۱۸۴۰/- زائد خرچ ۲۴۰/-

متعلق حصہ مہمان خانہ ۸۰۰ روپیہ — خرچ سالانہ مسجد ۸۳۰ زائد خرچ ۳۰

متعلق حصہ مسجد ۸۰۰ روپیہ — خرچ سالانہ مسجد ۸۳۰ زائد خرچ ۳۰

آمدنی سالانہ سال ۴۹ کا میزان ۴۰۰۰ — خرچ سالانہ میزان ۴۱۰۰ زائد خرچ ۱۰۰

اسی طرح ہر سال خرچ زائد ایک صد یا دو صد کے قریب ہو جاتا ہے جو کہ صاحب اہتمام اپنی گرہ سے خرچ میں دیتا ہے لیکن مدرسہ یا مہمان خانہ وغیرہ کے نام درج نہیں کرتا کیا وہ درج کر سکتا ہے۔

چونکہ حصہ کے لحاظ سے خرچ میں کمی بیشی ہو جاتی ہے کیا صاحب اہتمام کو اس طرح کرنے کا اختیار ہے کہ جس طرح مدرسہ کا حصہ ۱۶۰۰ روپیہ آتا ہے اور خرچ مدرسہ ۱۸۴۰ ہو چکا ہے یا مہمان خانہ کا نقشہ میں حصہ سے کم خرچ ہے کیا ایسا کرنے کا حق ہے۔

مدرسہ و مہمان خانہ میں صرف خرچ روٹی کو بھی تقسیم دیا ہوا ہے کہ سالانہ تخمینا ۵۰۰ روپیہ خرچ روٹی طلباء حضرات ۵۰۰ روپیہ روٹی مہمان خانہ سالانہ دی جاتی ہے اپنے اندازہ کے مطابق یہ رقومات تخمینا معلوم ہوتی ہیں تاکہ ٹھیکیدار سے زیادہ فائدہ نہ اٹھا سکیں اور یہ بھی ظاہر کرنا ضروری ہے کہ یہ ٹھیکیداری مجبوری صورت میں کی گئی ہے۔ کیونکہ مدرسہ میں تو طلباء حضرات کی تعداد معین ہونے کے باوجود ان کے مہمان وغیرہ روزانہ آتے جاتے ہیں۔ جب تعداد معین نہیں ہوتی اور مہمان خانہ میں کسی دن کچھ اور کسی دن کچھ بعض اوقات پچاس یا کسی دن پانچ ہوتے ہیں سوا ٹھیکہ دینے کے دوسری صورت معلوم نہیں ہوتی کیا بوجہ مجبوری یہ ٹھیکیداری درست ہے یا نہیں شرعی لحاظ سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

﴿الجواب﴾

مہتمم صاحب اپنی جیب سے مدرسہ و مہمان خانہ میں جو زائد رقم لگاتے ہیں وہ درج کر سکتے ہیں اور وہ اس قدر رقم بطور قرض کے رہے گی تو آئندہ وہ اس لئے کہ جس سلسلہ میں اس نے زائد رقم خرچ کی ہے وصول بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی آمد زیادہ ہو جائے اور بچت نکل آئے۔

مہمان خانہ کے حصہ کی رقم مدرسہ میں یا مدرسہ کے حصہ کی رقم مہمان خانہ کے مصرف میں صرف کرنا جائز نہیں۔

مہمان خانہ کی روٹی کا ٹھیکہ دینا جائز نہیں اس لیے کہ یہ درحقیقت میں روٹی کی بیع ہے اور یہ معلوم نہیں کہ سال میں کتنی روٹی دے گا تو یہ بیع مجہول ہے جو کہ ناجائز ہے۔ بنابریں صورت مسئولہ میں بہتر صورت یہ ہے کہ مہمان خانہ کے لیے مطبخ کا انتظام کیا جائے اور باتنخواہ باورچی رکھیں لیکن مدرسہ اور مہمان خانہ کا حساب علیحدہ علیحدہ ہو ایک مد کا پیسہ وغیرہ دوسرے مد میں صرف نہ کیا جائے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ

اگر ۱۳ سال کا لڑکا گھر سے رقم چوری کرے اور لوگ اس سے مختلف بہانوں سے لے لیں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین دریں مسئلہ کہ زید نے اپنی نقد رقم پانچ ہزار روپیہ کو دفن کر دیا گھر میں۔ تقریباً دو برس کے بعد تحقیق و سنبھال کی۔ اسی اثناء میں زید کا چھوٹا بھائی جس کی عمر تقریباً ۱۳ برس کی ہے اس کو کسی طرح رقم مدفون کا علم ہوا تو اس نے نکال لی۔ بعد ازیں خالد کے لڑکے چار ہیں۔ بکر، محمود، ناصر، رازق یہ اجنبی ہیں۔ زید و عمر کی برادری کے نہیں ہیں۔ ان کو علم ہوا ہے کہ عمر کے پاس رقم ہے۔ دوستانہ تعلق قائم کر کے کچھ کھاتے رہے اور کچھ نقد بھی لیتے رہے۔ کچھ مدت کے بعد مدفون رقم کی زید نے سنبھال کی تو رقم نہ ملی۔ آخر نالہ و فریاد ہوئی تو عمر نے کہا کہ رقم میرے پاس ہے۔ چنانچہ زید نے کہا وہ رقم مجھے دو۔ اس نے کہا اچھا کچھ دنوں کے بعد دوں گا۔ اسی اثناء میں عمر نے بکر وغیرہ سے مطالبہ کیا کہ مجھے بھائی تنگ کرتا ہے۔ مجھے رقم دو میں واپس کرتا ہوں۔ تو بکر نے کہا کہ اچھا ہم دیتے ہیں۔ آخر کئی دن گزر گئے۔ زید نے عمر کو تنگ کیا اور عمر نے بکر کو۔ آخر بکر نے کہا کہ رقم نہیں ہے۔ یہ حالات پوشیدہ ہوتے رہے۔ جب ان کا علم ہوا تو عمر نے کہا زید کو کہ میں نے رقم بکر کو اکتیس صد روپیہ دیا ہے۔ ایک ہزار ایک دفعہ اور بارہ سو دوسری دفعہ اور نو صد تیسری دفعہ۔ ساڑھے آٹھ صد محمود کو تین صد ایک دفعہ اور تین صد دوسری دفعہ اڑھائی صد تیسری دفعہ اور ایک صد رازق کو اور ایک صد عمر کو اور ایک صد ان کی والدہ زینب کو کل مجموعہ ساڑھے بیالیس صد ہوا اور باقی ساڑھے سات صد روپیہ عمر اور مذکورہ بالا اشخاص عیاشی وغیرہ میں خرچ کر گئے ہیں۔ جب زید نے اور عمر نے اور بکر وغیرہ نے انکار کر دیا کہ ہم نے جو تمہیں دیا عمر کا آخر وہ مایوس ہو کر چلے گئے۔ پھر صحیح سویرے عزیز کے پاس جھگڑا آگیا۔ تو عزیز نے جانبین کو بلایا تو بکر نے عزیز کے پاس بلا انکار کہہ دیا کہ مجھے عمر نے پانچ صد روپیہ دیا تھا جس سے میں نے ایک صد واپس کر دیا اور چار صد دینا ہے۔ باقی رقم کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں۔ اس کے بعد محمود کو لایا گیا اس نے تین صد کا اقرار کیا کہ

ایک صد میں نے بعد میں واپس کر دیا تھا اور دو صد کے کپڑے وغیرہ لے گیا تھا۔ لہٰذا باقی رقم کا میرے اوپر جھوٹ ہے۔ ناصر اور رازق دونوں نے انکار کر دیا کہ ہم نے لیا ہی نہیں ہے اور ان کی والدہ صاحبہ بھی انکار کرتی ہے۔ اب فرمائیں کہ یہ ساری رقم ان کو دینی پڑتی ہے۔ جو عمر کہتا ہے یا جو عمر وغیرہ اقرار کرتے ہیں وہ دینی ہوگی۔

﴿ج﴾

اگر زید کے چھوٹے بھائی کے پاس اس بات کے گواہ ہوں کہ میں نے فلاں فلاں کو اتنی رقم دی ہے تو لکھا پھر گواہ پیش کرے تو رقم شرعاً ان کے ذمہ ثابت ہو جائے گی اور اگر گواہ نہیں تو پھر جنہوں نے قرض لیا ہے تو جس قدر رقم وہ تسلیم کرتے ہیں وہ تو ثابت ہے اور بقیہ میں ان کو قسم دی جائے گی کہ ہمیں اتنی رقم جتنا وہ دعویٰ کرتے ہیں نہیں دی گئی۔ اگر وہ قسم اٹھالیں پھر وہ بری الذمہ ہو جائیں گے اور اگر انکار کریں تو بقدر دعویٰ رقم ان کے ذمہ واجب ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۲۳ محرم ۱۳۹۹ھ

قیمت میں سے -/۵۰ روپے کم کر کے پھر وصول کرنا ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کہ ایک شخص مسمیٰ زید نے بکر کو پچاس روپیہ برائے اللہ و رسول بخشا ہے بعد میں زید نے بکر سے وصول کر لیا ہے۔ زید نے کہا میں نے بکر کو نہیں بخشا تو کیا زید کے رشتہ تعلقات معتبر ہیں یا نہ۔ صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بخشنے والے تین صد روپے تو زمین میں پچاس روپیہ کم کر دیا تھا بکر کی رشتہ داری نے پچاس روپیہ دیا تھا اس سے روک لیا۔

﴿ج﴾

صورت مسئولہ میں زید کے لیے تین سو روپیہ میں سے پچاس روپیہ معاف کرنے کے بعد بکر سے پچاس روپیہ وصول کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ جب بھینس تین سو روپے میں فروخت کر دی پھر پچاس روپیہ میں فروخت کی تو اب زر ثمن صرف ڈھائی سو روپے رہ گیا۔ اب پچاس روپیہ واپس لینا ناجائز ہے۔ اہل علاقہ کو چاہیے کہ اسے سمجھا کر پچاس روپیہ واپس دلائیں۔ فقط واللہ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

مضاربت پر دی گئی رقم سے خریدا گیا باغ اگر سماوی آفت سے تباہ ہوا تو کیا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ زید نے عمرو کو مبلغ ایک ہزار روپیہ برائے تجارت مضاربۃً دیا۔ عمرو نے آموں کا باغ خرید لیا۔ جبکہ چھوٹی چھوٹی املیاں نکل رہی تھیں وہ باغ آفت کی وجہ سے تباہ ہو گیا۔ کیا عمرو نے جو بیع کی ہے باطل ہے یا نہیں اور عمرو کو ہزار روپیہ واپس (زید کو) دینا لازم آتا ہے یا نہیں۔

غلام سرور شاہ

﴿ج﴾

اگر باغ میں چھوٹی چھوٹی املیاں ظاہر ہو گئی تھیں اور وہ قابل انتفاع (اچار وغیرہ) تھیں تو یہ بیع درست ہوگئی تھی۔ کما فی الدر وان کان بحیث ینتفع به ولو علفا للدواب فالبیع جائز اور عقد مضاربت میں اگر نقصان ہو جائے تو یہ نقصان مال پر پڑتا ہے لہٰذا عمرو پر ہزار روپیہ زید کو واپس دینا لازم نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ له نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بیٹے کے نام بغیر قبضہ دیے دکان درج کرانا اور پھر واپس لینا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں مسمی محمد عمر نے اپنے لڑکے محمد انور مرحوم کے نام ایک دکان بے نامی یعنی عارضی طور پر پھر واپس لینے کے لیے اپنی گرہ سے روپیہ خرچ کر کے خریدی تھی۔ کیونکہ لڑکی کی شادی پر لڑکی کو جہیز میں دینی ہے۔

اسی طرح مرحوم کے نام بے نامی طور پر یعنی عارضی طور پر دوسری نصف دکان میں نام درج رجسٹری کرایا۔

اسی طرح مرحوم کی بیوی مسماۃ [illegible] بیگم کے نام ایک مکان خریدا اپنی جیب سے روپیہ دیا۔ یہ بھی بے نامی عارضی یعنی پھر واپس لینے کے لیے نام رجسٹری کرایا اور نہ کوئی ہبہ نامہ تملیک نامہ اور نہ کوئی وصیت نامہ لکھا تھا۔ اب میں ضعیف العمر ہوں۔ چار لڑکیاں اور ایک لڑکے کی بیاہ شادیاں ابھی کرنی ہیں۔ کیا اب میں مسمیٰ محمد عمر جائیداد واپس لینے کا حقدار ہوں یا نہیں ان کا کوئی جائز حق ہے کہ نہیں۔ حالانکہ مرحوم بیٹے محمد انور کو شادی پر کافی زیور کپڑا اور چاندی بھی دی تھی۔ جو اس بیوہ کے پاس ہے۔

﴿ج﴾

اگر یہ بات درست ہے کہ شخص مذکور نے سرکاری کاغذات میں صرف ان کا نام درج کیا ہے قبضہ ان کو نہیں

دیا گیا یہ دکانیں اور مکان تمام کے تمام اس کے قبضہ میں ہیں۔ تو محض سرکاری کاغذات میں اندراج سے ان کی ملکیت نہیں ہوتی اور زندگی ان میں سے کسی ایک کے فوت ہونے پر دونوں دکانیں یا مکان اس کے ورثاء کو ملے گی۔ بلکہ یہ تمام جائیداد محمد عمر کی ملکیت ہے اور وہ اس میں ہر تصرف کا مالک ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

بینک میں ملازمت کرنا، کرنٹ کاؤنٹ میں رقم رکھنا، موجودہ وکالت جائز ہے یا نہیں کیکڑا وغیرہ جانوروں کو، ورخصیوں کو فروخت کرنا، ادویات میں ڈالنا جس شربت میں شراب کی آمیزش ہو اس کا کیا حکم ہے؟ میز کرسی پر کھانا وغیرہ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام دریں مسئلہ کہ

(۱) بینک کی ملازمت مطلق حرام ہے یا کسی شکل میں جائز ہو کوئی تفصیل ہو تو تحریر فرمائیں۔

(۲) کرنٹ کھاتہ (جس میں طرفین سے سود نہ ہوتا ہو) میں رقم جمع کرانا کیسا ہے۔

(۳) وکالت جو موجودہ زمانہ میں رائج ہے کیا از روئے شریعت جائز ہے۔

(۴) بعض ادویات جیسے سرطان جو ایک مردہ حیوان ہوتا ہے یا بعض حیوانات کے خصیے جو سوکھے ہوتے ہیں دکان پر فروخت کرنا۔ نیز ان کا بطور دوا استعمال کیسا ہے۔

(۵) آج کل سوڈے کی بوتل میں اسپرٹ ڈالا جاتا ہے کیا شرعی حیثیت سے استعمال درست ہے کیونکہ شہرت یہ ہے کہ اس میں شراب پڑتی ہے یا اسپرٹ جس میں شراب ہوتی ہے۔

(۶) میز و کرسی پر کھانا وغیرہ کھانا کیسا ہے۔ بینوا توجروا

جامع مسجد چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

﴿ج﴾

(۱) بینک میں سودی کاروبار ہوتا ہے اور سود کے لینے دینے والے اور گواہ وغیرہ دونوں آدمیوں پر شریعت میں لعنت آئی ہے اور سخت وعید آئی ہے۔ اس لیے بصورت مجبوری بینک کی ملازمت جائز ہے۔ جب بھی کوئی جائز ذریعہ معاش یا ملازمت مل جائے تو بینک کی ملازمت چھوڑ دی جائے۔

(۲) اگر رقم کی حفاظت کی اور کوئی جائز صورت نہ نکلے تو بینک میں کرنٹ کھاتے کے اندر رقم جمع کرانا جائز نہیں۔ کیونکہ اس میں اعانت ہے سودی کاروبار کرنے والوں کی۔ ہاں اگر کسی بینک کا کرنٹ سود پر آمادہ کیا جا سکے

اور فی سبیل اللہ قرض کے لین دین کے لیے تیار ہو جائیں تو اس میں رقم کرنٹ کھاتہ میں جمع کر دی جائے۔

(۳) ایسی وکالت جائز ہے جس میں مظلوم کی اعانت ہوتی ہے اور صاحب حق کو حق وصول کرنے میں وکیل امداد کرے۔ ایسے مقدمہ جات جس میں ظالم کی حمایت ہوتی ہو وکالت کرنا ناجائز ہے۔

(۴) سرطان اور جھینگا، جھینگ (جو کہ دریائی حیوان ہیں) کے قصیے ہیں ان کی بیع و شراء جائز ہے البتہ کھانے میں استعمال کرنا ناجائز ہے۔ بلکہ خارجی استعمال کرنا جائز ہے۔ (والتفصیل فی بہشتی جوہر)

(۵) تحقیق کر لی جائے اگر اسنس خالص رس ہو جیسے لیموں انار وغیرہ اور اس میں شراب کی آمیزش نہ ہو تو پھر اس کا استعمال جائز ہوگا۔

(۶) میز و کرسی پر بیٹھ کر کھانا خلاف سنت ہے۔ فقط واللہ اعلم

بالوں کو وسمہ اور سیاہ خضاب لگانا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان مسئلہ کہ زید اپنے بال کو وسمہ مہندی سے سیاہ کرتا ہے اور اس کے جواز کی دلیل میں یہ کہتا ہے کہ یہ خضاب نہیں بلکہ مہندی ہے۔ شرعاً خضاب اور وسمہ مہندی کا کیا حکم ہے۔

سائل خطیب نور مسجد صوفی بازار نواب شاہ مکرم

﴿الجواب﴾

حضرت مولانا تھانوی اصلاح الرسوم میں تحریر فرماتے ہیں۔ من جملہ ان رسوم کے داڑھی کا سیاہ خضاب کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کا سینہ۔ ان لوگوں کو جنت کی خوشبو نصیب نہ ہوگی۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے (اس کی مزید تفصیل کے بعد لکھتے ہیں)۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ وسمہ کا سیاہ خضاب اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس لیے کہ حدیث میں مہندی اور نیل کے خضاب کی اجازت آئی ہے اور مہندی اور نیل سے رنگ سیاہ ہو جاتا ہے مگر یہ امر لازم نہیں کیونکہ مہندی اور نیل کی ترکیبیں مختلف ہیں۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ اگر ان دونوں کو مخلوط کر لیں تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور اگر دونوں کو جدا جدا لگا دیں تو سرخ ہو جاتا ہے۔ بعض سے سیاہی ہوتی بعض سے نہیں ہوتی۔ جب حدیث میں سیاہ خضاب سے مطلقاً ممانعت آئی ہے تو حنا اور نیل کا خضاب اسی ترکیب سے جائز ہوگا جس میں سیاہی نہ آئے۔ جیسا کہ ظاہر ہے اور سیاہ خضاب کے ممنوع

ہونے کی جو علت ہے وہ دوسری میں نہیں ہے۔ علت کے اشتراک سے حکم کا اشتراک ضروری ہے (اصلاح الرسوم ص ۲۵، ۲۰ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جب عالم دین نے خود ہی نکاح پڑھایا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین صورت مسئلہ ہذا کے حسب ذیل ہے کہ ایک عالم فقہ کے متعلق ایک عورت کے ساتھ ناجائز تعلق کا لوگوں نے الزام لگا رکھا تھا لیکن چشم خود لوگوں میں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ عالم مذکور کا اقرار تھا۔ تو عورت بال مذکورہ حاملہ ہو گئی۔ بعد گزرنے میعاد شرعی کے مقررہ عورت مذکورہ نے عالم فقہ مذکورہ کے ہمراہ دوبارہ گواہان عاقل و بالغ و عادل نکاح کر لیا۔ اس کے بعد ورثاء عورت مذکورہ کو خبر ہوئی ورثاء نکاح ثانی کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ چونکہ ورثاء عورت مذکورہ جاہل مطلق تھے۔ لہٰذا عالم مذکور نے بعد منکوحہ مذکورہ وابستہ عدالت کا چکر [illegible] مجسٹریٹ درجہ اول دفعہ ۴۹۸ میں بیانات نکاح شرعی عورت مذکورہ سے دلوا کر اجازت حاصل کر کے نکاح قانون عدالت رجسٹر نکاح خوانی کرایا جس کا ثبوت مصدقہ رجسٹر نکاح خوانی و نقول بیانات عدالت مجسٹریٹ مذکور حاصل کر کے تصحیح کرائی اور دونوں اپنے مسکن پر آ گئے۔ لہٰذا ایسے عالم فقہ کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

حاجی غلام محبوب علی عنہ

﴿ج﴾

اگر زنا وغیرہ ناجائز تعلق کا ثبوت نہیں ہوا اور عورت مذکورہ سے شرعاً صحیح نکاح تمام مذکورہ نے کر لیا ہے عالم مذکور بظاہر عورت کا کفو بھی ضرور ہے تو کوئی وجہ نہیں اس کے پیچھے نماز ناجائز یا مکروہ ہو۔ واللہ اعلم

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر زرگر کے ہاں سے کسی کے زیور چوری ہو جائیں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ زید نے ایک زیور نقرہ سے وزن میں تولہ ایک زرگر مسمی غلام حسین کو دیا کہ اس زیور کو شکست اور گال کر کے اس کی چوڑیاں بنا دو۔ بعدہٗ مسمی مذکور زرگر نے زید کے کہنے کے مطابق چوڑیاں تیار کر کے کہا کہ آپ کی چوڑیاں تیار ہیں آ کر لے جاؤ چنانچہ زید آیا اور

چوڑیوں کو دیکھا تو کہا چوڑیاں ہمارے چاندی سے بڑی ہیں اور اس وقت ہم کو ضرورت بھی نہیں ہے۔ تم اس مال کو تصرف کر لو ہم تو پھر بتا دیں گے۔ غالب حسین نے اس کے مال کو گھر رکھ دیا تو چند یوم کے بعد غالب حسین کی چوری ہو گئی تو اب زرگر کہتا ہے تمہارا مال چوری ہو گیا ہے کیا بکر زرگر سے اس کا مال لینے کا مستحق ہے یا نہ اور غالب حسین کی چوری ضرور ہو گئی ہے۔

﴿ج﴾

جب زید نے چوڑیوں کو دیکھ اور کہا کہ ہمارے چاندی سے بڑی ہیں تو گویا اس نے (اجیر) زرگر سے قبض کر لیا۔ اب گویا کہ اس نے زرگر کے ساتھ ایک عقد کر لیا کہ چوڑیوں کو تم لے لو اور اس کے بدلے میں دوسری ہمارے لیے بنوا لو اور اس نے تو زرگر کو قبض کرا لیا اور زرگر نے بعد کو قبض کرانا تھا۔ یہ عقد فاسد ہے بیع صرف میں تقابض فی المجلس شرط ہے اور تقابض کے نہ ہونے سے بیع فاسد ہوئی جس کا حکم یہ ہے کہ مقبوض بالقیمۃ ہوگا۔ زرگر سے اس کی قیمت لی جائے گی۔

ویفسد الصرف بخیار الشرط والاجل لا خلالهما بالقبض (درمختار باب الصرف ص ۲۵۱ ج ۵) بمثله ان مثلیاً والا فبقیمته یعنی بعد هلاکه الدر المختار باب بیع الفاسد ص ۹۰ ج ۵

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

خشخاش کاشت کرنا جائز ہے یا نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و دین متین کہ بندہ کے ملک ضلع سوات میں عام خشخاش کی کاشت کرتے ہیں۔ اس کو بعض لوگ حرام کہتے ہیں اور کھیت پر خشخاش بونے سے تین سال تک اس کھیت پر فصل حرام ہو جاتا ہے۔ مدلل جواب دیں اور بعض کہتے ہیں کہ مکروہ ہے۔

واضح رہے کہ خشخاش کی فصل افیون کے منافع لینے کے لیے ہے۔ کیا اس سے افیون کا منافع لینا ٹھیک ہے۔

﴿ج﴾

خشخاش کی کاشت حرام نہیں ہے۔ بندہ ان لوگوں کا قول بلا دلیل ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

جس شخص نے چچازاد بہن بھائی کی زمین فروخت کی ہو اور وہ بعد از مدت بسیار واپسی کا مطالبہ کریں تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک آدمی نے اپنے چچازاد بہن ، بھائی کی زمین اس حال میں فروخت کی کہ اس کا چچا بچی اور بچہ صغیر چھوڑ کر فوت ہوا اور اس کے پرورش کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ تو یہ ان کی پرورش کرتا رہا اور اس خرچہ میں ان کی کچھ زمین فروخت کر دی۔ ۲۶ جولائی ۱۹۴۵ء یعنی پاکستان بننے سے بھی بہت پہلے اس نے یہ زمین کسی ہندو کو بیچ کر دی ہے۔ یہ ثبوت کاغذات ملتا ہے۔ اس کے بعد اس ہندو نے یہ زمین ایک مسلمان کے ہاتھ فروخت کر دی۔ اس کا ثبوت بھی حکومت کے کاغذات میں ۵۵ والے میں اس زمین کا اس مسلمان کے نام ہونے سے ملتا ہے۔ اب وہ بھی فوت ہو گیا ہے۔ یعنی وفات پا گیا ہے زمین کے پہلے مالک کا بیٹا بھی وفات پا گیا ہے۔ اب اس کی بیٹی کہتی ہے کہ یہ زمین ہماری ہے اور پچھلے خریدار کا بیٹا کہتا ہے کہ یہ زمین میری ہے۔ پاکستان بننے پر ہندو بھی چلے گئے اور پچھلا خریدار بھی فوت ہو گیا۔ تو زمین ایک تیسرے آدمی نے اپنے قبضے میں کر لی اور آج تک اسی کے قبضے میں ہے۔ اب زمین کی پہلی فروختگی لغو کر دی جائے اور زمین پہلے مالک کو دی جائے یا پہلی فروختگی بحال کی جائے اور زمین پچھلے مالک کے بیٹے کو دی جائے اگر زمین بیٹی کو دی جائے تو پہلے مالک کے بیٹے کو بھی کچھ حق حساب سے ملے گا یا نہیں۔ بینوا توجروا

اللہ بخش معرفت مدرسہ عربیہ دار العلوم

﴿ج﴾

یہ زمین شرعاً پچھلے خریدار کی یعنی ہندو نے جس مسلمان پر فروخت کی تھی اس کی شمار ہوئی اور اس کے وفات کے بعد پچھلے خریدار کے ورثاء کو یہ زمین منتقل ہوگی جس شخص نے یہ زمین ہندو کے ہاتھ فروخت کی تھی اس کا یا اس کے ورثاء کا اس زمین میں شرعاً کوئی حق نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۱۹/۱۲/۱۳۹۲ھ

﴿ج﴾

(۱) ذبح فوق العقدہ کی حالت میں بھی عروق ثلاثہ منقطع ہو جانے کی وجہ سے ذبیحہ حلال ہے۔

(۲) اس بارہ میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہے کہ عند الذبح کس قدر حیات کی موجودگی شرط ہے شامی اور عالمگیری کتاب الصید ج ۴ میں اس مسئلہ کو تفصیل سے ذکر کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ صاحبین کے ہاں حیات مستقرہ یعنی فوق ما یکون فی المذبوح ضروری ہے اور امام صاحب کے مذہب میں حیات مستقرہ شرط نہیں۔ حیات قلیلہ بھی کافی ہے اور یہی قول مفتی بہ ہے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں چونکہ محل ذبح (یعنی ما بین الحلق واللبہ موجود ہے اور جانور میں حیات بھی باقی ہے اگرچہ قلیلہ ہے لہٰذا امام صاحب کے قول پر یہ جانور بعد از ذبح حلال ہے وعلیہ الفتویٰ۔

(۳) ایسی صورت میں مسبوق جب مقتدیوں کی نماز پوری کرلے تو سلام نہ پھیرے بلکہ کسی ایسے شخص کو آگے بڑھائے جو شروع سے نماز میں شریک ہے۔ وہ شخص سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور مسبوق اس کے ساتھ سجدہ کرے۔ اس کے بعد مسبوق اپنی بقیہ نماز کو ادا کرے۔

(۴) کوئی جزئیہ نظر سے نہیں گزرا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۱۷ ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ

کیا ہم عیسائیوں اور یہودیوں کے گھروں کا کھانا کھا سکتے ہیں

﴿س﴾

(۱) کیا ہم عیسائیوں کے گھروں کا کھانا کھا سکتے ہیں اگر نہیں تو کیوں وجہ بیان کریں۔ کیا عیسائیوں اور یہودیوں کے گھر کا کھانا اس لیے نہیں کھانا چاہیے کہ وہ مشینی ذریعے سے (یعنی جھٹکے سے) جانور ذبح کرتے ہیں۔ اگر مردار، خون اور سور کا گوشت کھا لیا جائے تو کس قدر گناہ ہوتا ہے اور کیا کیا سزائیں ہیں اور اگر کوئی مسلمان بازار سے ملنے والا گوشت (یعنی مشینی ذبح) حلال سمجھتے ہوئے کھالے اور اس کو بعد میں معلوم ہو کہ یہ حلال نہیں ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے۔ کیا اس کا کوئی کفارہ بھی ہے۔

مولوی محمد مسعود صاحب ناظم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

﴿ج﴾

اگر عیسائیوں کے گھروں میں حلال جانور کا گوشت (جائز طریق پر ذبح کیا گیا ہو) پکا ہے اور اس میں کوئی ناپاک چیز (مثلاً سور کی چربی) نہیں ملائی گئی ہے تو اس پکے ہوئے کھانے کا استعمال شرعاً درست ہوگا۔ کما فی الدر ص ۳۴۳ ج ۶ کتاب الحظر ویقبل قول کافر ولو مجوسیا قال اشتریت اللحم من کتابی فیحل. او قال اشتریته من المجوسی فیحرم. وحاصله ان خبر الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات۔

اگر یہ معلوم ہوگیا ہے کہ وہ جانور جھٹکے سے ہلاک کیا گیا تھا اس کا گوشت لے کر پکایا گیا ہے تو پھر اس کھانے کا استعمال مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے۔ مردار، خون اور سور کا گوشت جان بوجھ کر کھانا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے توبہ اور استغفار کیا جائے اور مشینی ذبح سے بھی جانور شرعاً ذبح نہیں ہوتا۔ اس لیے اس گوشت کا کھانا بھی جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر لہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

اگر پرانے زمانے سے ایک مکان کا پانی دوسرے مکان کی چھت پر سے گزرتا ہو تو منع نہیں کیا جا سکتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک مکان ۱۳۹۳ واقع اندرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر ملکیہ خوشی محمد ولد محمد عالی کا اس کا پانی مکان ۱۳۹۲ کی چھت سے گزرتا چلا آرہا ہے۔ یہ پرنالہ قبل از تقسیم ہند و پاک سے جاری ہے۔ اب مکان ۱۳۹۲ پرنالہ مذکورہ بالا کو بند کر دیا ہے۔ جبکہ عدالت دیوانی ملتان میں برحلف قرآن پاک فیصلہ ۶۸۔۱۸ کو ہو چکا ہے کہ پرنالہ مذکورہ بالا کا پانی بدستور چھت پر سے گزرے گا۔ اس چیز کو مدنظر رکھیں کہ مسجد نبوی کے صحن میں ایک مکان کے پرنالہ کا پانی گرتا تھا جب اس پانی کو موجودہ وقت کے صحابہ و حضور پاک بند نہ کرا سکے تو اب مکان مذکورہ بالا کا پانی کس رو سے بند ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق واضح طور پر دلائل سے حنفی کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمایا جائے۔

نیاز احمد ولد خوشی محمد ملتان شہر

﴿ج﴾

مالک مکان نمبر ۱۳۹۲ کو شرعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مکان ۱۳۹۳ اپنے کے پانی کو مکان ۱۳۹۲ کی چھت

پر گزرنا بند کردے۔ کما فی الهندية ص ۳۰۸ ج ۵ ولو كان لكل دار مالك على حدة فباع كل واحد داره من رجل آخر بحقوقها لم يكن لمشترى الدار الاول ان يمنع المشترى الثانی عن مسيل الماء على سطحه اه۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۷ ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ

اگر پستان میں دودھ نہ ہو تو محض چھاتی بچے کے منہ میں دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

﴿س﴾

ایک آدمی جس کا نام غلام مصطفیٰ ہے۔ اس کی دو بیویاں ہیں ایک کا نام اللہ وسائی ہے دوسری کا نام فاطمہ ہے اللہ وسائی کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہو کر مر جاتی ہے اور عرصہ تین ماہ بعد فاطمہ کے بطن سے لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ ایک دن جبکہ فاطمہ کی لڑکی زور زور سے رو رہی تھی تو اللہ وسائی نے اُسے اٹھا کر اپنا پستان اس کے منہ میں دے دیا حالانکہ اللہ وسائی کے پستان خشک ہو چکے تھے اور لڑکی نے دودھ نہیں پیا تو کیا فاطمہ کی لڑکی اللہ وسائی کے بھائی کے نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں۔

﴿ج﴾

فاطمہ کی لڑکی نے اگر واقعی اللہ وسائی کے پستان خشک ہونے کی وجہ سے اس کا دودھ نہیں پیا تو محض منہ میں پستان دینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ دودھ کو پیٹ میں پہنچنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ تو لہٰذا صورت مسئولہ میں اللہ وسائی کا بھائی مذکورہ لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔ بحر الرائق ص ۲۲۱ ج ۳ پر ہے۔ قوله هو مص الرضيع من ثدى المرءة فی وقت مخصوص ای وصول اللبن من ثدی المراة الی جوف الصغير الخ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احمد عفا اللہ عنہ

ایک شخص کی جگہ دوسرا شخص قسم نہیں اٹھا سکتا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص چوری کرتا ہے اور پانچ دس آدمی کے روبرو اقرار کرتا ہے کہ تھوڑی چوری کی ہے اور بہت نہیں کی اور مالکوں نے تھانے کے سپرد کیا تھا مگر تھانیدار صاحب نے چند دن

تھا نہ پہ کہ کر واپس گھر بھیج دیا تھا اور جس وقت گھر پہنچا تو مالکوں نے کہا کہ آپ کی کوئی اور آدمی صفائی دے۔ اب شریعت کی رو سے دیکھ کر مسئلہ عنایت فرمائیں کہ اس آدمی کی قسم پر صفائی ہوسکتی ہے۔

المستفتی طالب علم ساکن مدرسہ دارالتحصیل میلسی ضلع ملتان

﴿الجواب﴾

صورت مسئولہ میں شرعاً ایسے آدمی کی صفائی کوئی دوسرا شخص نہیں دے سکتا وہ خود اپنی صفائی پر قسم اٹھا سکتا ہے۔ کیونکہ البینة علی المدعی والیمین علی من انکر۔ مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو مدعی علیہ سے قسم لی جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

حکیم اللہ مدرسہ تعلیم القرآن میلسی

﴿الجواب﴾

کسی مجرم کی صفائی میں کسی دوسرے شخص کا حلف اٹھانا شرعاً درست نہیں۔ ولا تزر وازرة وزر اخرى الآیہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۰ محرم ۱۴۰۰ھ

زوجہ فوق العقدہ کا کیا حکم ہے، جو حاضر ناظر کا عقیدہ رکھے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہو کہ بڑھاپے کے بعد جوان ہوں تاج شاہی سر پر رکھوں گا تو کیا حکم ہے

﴿س﴾

(۱) زوجہ فوق العقدہ کے بارے میں کراہت تحریمی یا تنزیہی یا حلت مطلق کا قول فقہ حنفی کی رو سے بحوالہ جلیلہ بیان فرمائیں۔

(۲) صاحب عقیدہ حاضر ناظر و علم الغیب لغیر اللہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ اگر پڑھ لی جائے تو اعادہ واجب ہے یا اتمام ہوچکی ہے۔

(۳) اگر ایک شخص مدعی ہے کہ میں بڑھاپے کے بعد جوان ہوں گا اور پھر تاج شاہی سر پر رکھوں گا اور تجدید نکاح کروں گا یہ پیشین گوئی قابل یقین ہے یا یقین کرنے والا اس کا کلام کلام خدا و رسول کی طرح سچی سمجھے اور سچا ایمان ہی سمجھے۔ مدعی اور اس کا مرید شرعاً کس درجہ میں ہیں۔ حالانکہ مدعی مجاہد بالحق ہے۔ شرع کی پابندی ذرا بھر بھی نہیں۔

سے پیش آتی ہے اس لیے اس صورت میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں۔ نماز باجماعت اس مسجد میں بلاشبہ جائز اور صحیح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان
۱۹ شوال ۱۳۹۴ھ
الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ
۲۰ شوال ۱۳۹۴ھ

اپنی کل جائیداد بیٹی کو خدمت کی شرط پر فروخت کرنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ کہ مسماۃ چندہ نے تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اپنی بیٹی مسماۃ زینب در صورت بیع بقیمت مبلغ بارہ ہزار روپیہ کر دی اور جائیداد مذکورہ کو بحوالہ مشتریہ کر دیا گیا۔ مگر بوقت بیع یہ شرط کی گئی تھی کہ مسماۃ زینب مسماۃ چندہ کے خرچہ و خوراک کی کفیل ہوگی لیکن دس سال کی میعاد کے بعد مسماۃ زینب یعنی مشتریہ فوت ہوگئی۔ اب علماء کرام فرمائیں گے کہ بیع مسماۃ زینب صحیح ہے یا نہ۔

اور بعد از فوت زینب کے دوبارہ مسماۃ چندہ نے زینب کے بچوں پر اپنے چوتھا حصہ بقیمت مبلغ پانچ ہزار روپیہ پھر بیع کر دیا کیا اس صورت میں بیع اول اور ثانی درست ہیں یا نہیں۔

دس سال کے بعد مسماۃ چندہ نے دس پندرہ آدمیوں کے روبرو کہہ دیا کہ میری بیع جو زینب کے ساتھ ہوئی میں کوئی شرط و شرائط نہ تھے اور یہ اقرار بھی کیا کہ بیع ثانی جو فرزندان زینب کے ساتھ ہوئی تھا اس میں بھی شرط و شرائط نہ تھی۔ اب کیا اس صورت میں بیع اول و ثانی صحیح ہیں یا نہیں۔

السائل عبداللہ ولد آدم

﴿ج﴾

بیع فاسد میں رد کرنا واجب ہوتا ہے۔ بائع و مشتری دونوں کو فسخ کرنے کا حق ہوتا ہے۔ نیز متعاقدین کا مر جانا بھی مانع فسخ کا نہیں ہے۔ کما قال فی الدر المختار ص ۹۵ ج ۵ ولا یبطل حق الفسخ بموت احدھما فیخلفہ الوارث وبہ یفتی لیکن چونکہ اس بیع کے فساد پر پہلے تو کوئی ثبوت نہیں ہے بالخصوص جبکہ خود بائعہ اقرار کرتی ہے کہ فساد نہیں ہے اور شرط نہیں لگائی لیکن اگر ثبوت فساد ہو جائے تب بھی بوجہ زمانہ طویل کے گزر جانے کے دعویٰ مسموع نہ ہوگا۔ قال الشامی فی کتاب الدعوی نقلاً عن المبسوط اذا ترک الدعوی ثلث وثلثین سنۃ ولم یکن مانع من الدعوی ثم ادعی لا تسمع دعواہ لان ترک الدعوی مع التمکن یدل علی عدم الحق ظاہرا۔ ص ۴۴۲ ج ۵

محمود عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان